



# مسائل جدید

مفتی اعظم مہاراشٹر خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند  
مفتی محمد مجیب اشرف  
مدظلہ العالی

ناشر  
حافظ تحسین اشرف رضوی  
نوری میڈیکل اسٹورس ناگپور

www.ashrafulfuqaha.com

Dedicated To

Huzoor AshrafulFuqaha

Mufti Mohammad Mujeeb Ashraf Sahab

## فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۴	شرف انتساب	۱
۱۵	”مسائل سجدہ سہو“ صحیح نماز کیلئے جامع کتاب	۲
۱۸	”مسائل سجدہ سہو“ عوام وائمہ کیلئے نفع بخش	۳
۲۲	کچھ مؤلف کے بارے میں	۴
۳۲	ابتدائیہ	۵
۳۳	وجہ تصنیف	۶
۳۶	نماز کیلئے کل چھ شرطیں ہیں	۷
۳۶	شرائط نماز کی تفصیلات	۸
۳۷	نماز میں کل سات فرض ہیں	۹
۳۷	فرائض نماز کی تفصیلات	۱۰
۳۸	نماز کے واجبات اور انکی تفصیلات	۱۱
۴۰	نماز کی سنتیں اور انکی تفصیلات	۱۲
۴۳	نماز کے مستحبات اور انکی تفصیلات	۱۳
۴۴	جماہی روکنے کا مجرب عمل	۱۴
۴۴	سجدہ سہو کی حقیقت	۱۵
۴۵	سجدہ سہو واجب ہونے کی صورتیں	۱۶
۴۶	سجدہ سہو کے تین طریقے	۱۷
۴۶	طریقہ نمبر ۱	۱۸
۴۷	طریقہ نمبر ۲	۱۹
۴۷	طریقہ نمبر ۳	۲۰
۴۷	سجدہ سہو سے متعلق چند احادیث کریمہ	۲۱
۴۸	نماز کی ابتداء	۲۲

نام کتاب : تنویر الضحو لسجدۃ السہو

مؤلف : حضرت العلام مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ

کمپوزنگ : برکاتی کمپیوٹر کلاس دارالعلوم انوار رضا، نوساری

پروف ریڈنگ : رضوی سلیم شہزاد، رضا اکیڈمی، مالنگاؤں

ناشر : حافظ تحسین اشرف رضوی، نوری میڈیکل ناگپور

سن اشاعت : ۱۴۲۷ھ / ۲۰۰۶ء

تعداد اشاعت : دو ہزار

قیمت : ۵۰ روپے

### ملنے کے پتے

(۱) دارالعلوم امجدیہ، گانجہ کھیت، ناگپور 440018

(۲) حافظ تحسین اشرف، نوری میڈیکل اسٹورس، شانتی نگر، ناگپور 440002

(۳) رضا اکیڈمی، ۸۵۳، اسلامپورہ، مالنگاؤں - 423203

(۴) مولانا غلام مصطفیٰ رضوی برکاتی، دارالعلوم انوار رضا،

رضا پارک، نوین نگر سوسائٹی، نوساری (گجرات)

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۵۹	الحمد کے بعد سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں؟	۴۹
۵۹	الحمد بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اسکی قضا نہیں	۵۰
۵۹	الحمد کے بعد آمین اور بسم اللہ کیلئے خاموش رہا	۵۱
۵۹	قیام میں الحمد سے پہلے یا بعد التحیات پڑھنا	۵۲
۶۰	آمین کہنے میں بھول	۵۳
۶۰	آمین بھول گیا یا بلند آواز سے کہا	۵۴
۶۰	آمین میں کچھ بدل دیا	۵۵
۶۰	دوسرے کے دلائعہ آمین یا دعا پر آمین کہہ دینا	۵۶
۶۰	آمین کے بعد ہاتھ چھوڑ کر پھر باندھ لینا	۵۷
۶۱	ضم سورہ میں بھول	۵۸
۶۱	سورہ ملانا بھول گیا یا ایک دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع کیا	۵۹
۶۱	سورہ ملانا بھول گیا سجدہ میں یا سجدہ کے بعد یاد آیا	۶۰
۶۲	الحمد کے بعد جس سورہ کا ارادہ تھا اسکے علاوہ پڑھ دینا	۶۱
۶۲	فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورہ ملائی یا التحیات پڑھ دی	۶۲
۶۲	خلاف ترتیب سورتیں پڑھیں	۶۳
۶۳	خلاف ترتیب سورہ شروع کر کے پھر ترتیب سے پڑھی	۶۴
۶۳	دوسری رکعت میں پہلی سے طویل قرأت کی	۶۵
۶۳	ایک چھوٹی سورہ درمیان سے چھوڑ کر پڑھی	۶۶
۶۳	بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورہ شروع کر دی	۶۷
۶۳	ایک ہی سورہ دونوں رکعتوں میں پڑھی	۶۸
۶۵	ایک ہی آیت بار بار دہرایا	۶۹
۶۵	فرض کی ایک ہی رکعت میں دو سورتیں پڑھی	۷۰
۶۵	سورہ پڑھنے کے درمیان سوچنے لگا کہ کیا پڑھوں	۷۱
۶۶	سورہ پڑھتے ہوئے بھول گیا پھر شروع سے پڑھی	۷۲
۶۶	سورہ پڑھتے ہوئے بھول گیا اور دوسری سورہ میں چلا گیا	۷۳
۶۶	تین آیتوں کے بعد قرأت میں غلطی ہوئی	۷۴

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۴۸	قیام	۲۳
۴۹	تنبیہ مزید، چلتی ٹرین پر نماز	۲۴
۵۰	قیام کس طرح ہو؟	۲۵
۵۰	نیت	۲۶
۵۱	تکبیر تحریمہ	۲۷
۵۱	جس نماز میں قیام فرض ہے اس میں تحریمہ کیلئے قیام فرض ہے	۲۸
۵۲	مریض بھی تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے	۲۹
۵۲	تکبیر تحریمہ امام سے پہلے کہہ دیا	۳۰
۵۲	جلدی میں تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے امام کے ساتھ ملا	۳۱
۵۲	تکبیر میں اللہ اکبار یا اللہ اکبر کہنا	۳۲
۵۳	رفع یدین	۳۳
۵۳	مسائل سجدہ سہو	۳۴
۵۳	تکبیر تحریمہ میں سہو	۳۵
۵۳	تکبیر تحریمہ کے بعد شک ہوا	۳۶
۵۳	قرأت شروع کر دی پھر تکبیر تحریمہ میں شک ہوا	۳۷
۵۳	تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ نہیں باندھا چھوڑ دیا	۳۸
۵۳	ثناء، تعوذ اور تسبیح میں بھول	۳۹
۵۳	ثناء، تعوذ اور تسبیح بھول گیا یا آواز سے یا خلاف ترتیب پڑھا	۴۰
۵۵	فائدہ جلیلہ	۴۱
۵۶	قرأت میں بھول پر سجدہ سہو	۴۲
۵۷	سورہ فاتحہ پڑھنے میں بھول	۴۳
۵۷	سورہ فاتحہ یا اسکا کوئی لفظ بھول گیا	۴۴
۵۷	فرض کی پچھلی رکعتوں میں الحمد پڑھنا بھول گیا	۴۵
۵۸	الحمد دوبار پڑھا	۴۶
۵۸	پہلے سورہ بعد میں الحمد پڑھا	۴۷
۵۸	الحمد بھول گیا سورہ شروع کر دی	۴۸

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۷۵	سجدہ تلاوت کے بعد تین آیات کی مقدار تاخیر کر دی	۱۰۱	۶۷	قرأت کرنے میں کوئی کلمہ چھوٹ گیا	۷۵
۷۶	سورہ حج کے آخری سجدہ کا حکم	۱۰۲	۶۷	قرأت کرتے ہوئے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا	۷۶
۷۶	رکوع سجود میں سہو	۱۰۳	۶۷	تین آیتوں کے بعد بھولا اور فوراً رکوع میں چلا گیا	۷۷
۷۶	رکوع کی حقیقت	۱۰۴	۶۷	فرض کی آخری رکعت میں کچھ نہیں پڑھا	۷۸
۷۶	رکوع کا طریقہ	۱۰۵	۶۷	منہ بند کر کے قرأت کی	۷۹
۷۷	رکوع کی تکمیل بھول گیا یا لفظ بدل دیا	۱۰۶	۶۸	کسی کی خاطر لمبی قرأت کی	۸۰
۷۷	رکوع سے پہلے کھڑا سوچنے لگا	۱۰۷	۶۸	قرأت میں غلطی پر سجدہ سہو کیا اور کچھ لوگ ایک رکعت کے بعد شامل ہوئے	۸۱
۷۸	رکوع میں ایک تسبیح سے کم ٹھہرا	۱۰۸	۶۸	جو بید کی رعایت کے بغیر قرأت کی	۸۲
۷۸	رکوع کی تسبیح میں بھول	۱۰۹	۶۸	نماز میں جہر اور سر سے پڑھنے پر سجدہ سہو	۸۳
۷۸	ایک رکوع کے بجائے دو رکوع کر لئے	۱۱۰	۶۸	جہر اور سر کے معنی	۸۴
۷۸	رکوع بھول گیا اور سجدہ میں چلا گیا	۱۱۱	۶۹	کن نمازوں کی کن رکعتوں میں جہر اور سر واجب ہے	۸۵
۷۹	رکوع کے بعد کھڑا سوچتا رہا	۱۱۲	۷۰	امام نے جہری میں آہستہ اور سری میں آواز سے پڑھا	۸۶
۷۹	مقتدی کی تسبیح پوری ہونے سے پہلے امام کھڑا ہو گیا	۱۱۳	۷۰	منفرد نے سری میں جہر کیا	۸۷
۷۹	رکوع و سجود میں آیت یا بسم اللہ پڑھا	۱۱۴	۷۰	جہری نماز کی قضاؤں میں اور سری کی رات میں جماعت سے پڑھا	۸۸
۷۹	سجدہ کی حقیقت	۱۱۵	۷۱	غیر نمازی کے کہنے سے امام نے آہستہ پڑھا یا اس کا لقمہ لیا	۸۹
۸۰	سجدہ کا طریقہ	۱۱۶	۷۲	وتر اور تراویح میں آہستہ قرأت کی	۹۰
۸۱	ایک سجدہ بھول گیا	۱۱۷	۷۲	جمعہ اور عیدین میں جہر واجب ہے	۹۱
۸۱	ایک ہی رکعت میں دو سجودوں سے زیادہ کئے	۱۱۸	۷۲	سجدہ تلاوت میں سہو	۹۲
۸۱	سجدہ میں تسبیح بھول گیا	۱۱۹	۷۲	نماز میں سجدہ تلاوت فوراً واجب ہے	۹۳
۸۲	دو سجودوں کے درمیان وقفہ نہ کیا	۱۲۰	۷۲	سجدہ تلاوت کرنا بھول گیا	۹۴
۸۲	رکوع میں سجدہ کی اور سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھی	۱۲۱	۷۳	سجدہ تلاوت رکوع میں	۹۵
۸۲	سجدہ میں شک ہوا کہ دو کئے یا ایک	۱۲۲	۷۳	سجدہ تلاوت بھول گیا تو جس رکن میں یاد آئے کر لئے	۹۶
۸۳	امام کے پیچھے رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا	۱۲۳	۷۳	آیت سجدہ کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کیا	۹۷
۸۳	سجدہ کی جگہ رکوع رکوع کی جگہ سجدہ کر لیا	۱۲۴	۷۵	آیت سجدہ ایک یا سب رکعتوں میں بار بار پڑھی	۹۸
۸۳	امام نے بھول کر تین سجدہ کر لئے	۱۲۵	۷۵	امام نے سجدہ تلاوت کیا اور مقتدیوں نے رکوع کیا	۹۹
۸۳	امام بھول کر بیٹھ گیا تو یاد آنے پر دوبارہ تکبیر کہتے ہوئے اٹھے	۱۲۶	۷۵	سجدہ تلاوت کرنا یاد تھا اور سلام پھیر دیا	۱۰۰

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
91	امام کو رکعت میں شک ہو اور تکبیروں سے دیکھا	153
91	چار رکعتی سنت مؤکدہ میں دو پر سلام پھیر دیا	154
92	نماز میں حدیث ہو اور وضو کرنے گیا اس وقت تعداد رکعت میں شک ہو	155
92	دو رکعت میں سہو ہوا سجدہ سہو کے بعد چار رکعت کا ارادہ کیا	156
93	شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے	157
93	قعدہ اور التحیات	158
93	قعدہ کے کہتے ہیں	159
93	قعدہ کا مسنون طریقہ	160
93	تشہد	161
93	التحیات کے الفاظ یہ ہیں	162
93	قعدہ اولیٰ اور اسکے تشہد میں سہو	163
93	قعدہ میں دونوں پاؤں کھڑا یا بچھا ہوا رکھا	164
95	قعدہ اولیٰ بھول گیا	165
95	امام قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو رہا تھا کہ مقتدی نے لقمہ دیا	166
96	امام بیٹھنے کے قریب تھا کہ مقتدی نے لقمہ دیا	167
96	قعدہ اولیٰ بھول گیا قعدہ اخیرہ میں یاد آیا	168
96	وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ بھول گیا	169
97	نفل میں قعدہ اولیٰ بھول گیا	170
97	قعدہ اولیٰ میں التحیات بھول گیا	171
97	التحیات کی جگہ فاتحہ یا کوئی سورہ پڑھ دی	172
98	التحیات قعدہ اولیٰ میں دوبار پڑھی	173
98	مقتدی التحیات بھول گیا	174
98	قعدہ اولیٰ میں امام کھڑا ہو گیا اور مقتدی کی التحیات باقی ہے	175
98	قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا	176
99	قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد خاموش بیٹھا رہا	177
99	قعدہ اولیٰ میں مقتدی نے لقمہ صلی علیٰ محمد کے بعد لقمہ دیا	178

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
84	رکوع یا سجدہ میں التحیات یا بسم اللہ پڑھی	127
84	قومہ یا جلسہ میں عجلت کرنا	128
84	سجدہ سہو میں شک	129
84	محض شبہ سے سجدہ سہو واجب نہیں	130
85	سجدہ سہو میں شک ہو	131
85	شک کی وجہ سے سجدہ سہو کیا	132
85	سجدہ سہو میں سہو ہو گیا	133
85	سجدہ سہو ہوا جب نہیں تھا بھول کر کر لیا	134
85	امام نے سجدہ سہو نہیں کیا تو مقتدی سے ساقط ہو جائے گا	135
86	تعداد رکعت میں سہو	136
86	پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا	137
86	فجر کی چار اور عصر کی چھ رکعت پڑھ لی	138
86	ایک شبہ کا ازالہ	139
87	رکعت کی تعداد میں شک ہو	140
87	التحیات کے بعد شک ہو کہ تین ہوئیں یا چار	141
87	چار رکعتی میں بھول کر دو رکعت پر سلام پھیر دیا	142
88	امام نے چار والی تین پڑھائی	143
88	چوتھی میں التحیات پڑھ کر پانچویں کیلئے کھڑا ہو گیا	144
89	بھول کر پانچ رکعتیں پڑھ لیں	145
89	بیماری کی وجہ سے رکعت کا شمار نہیں کر سکتا	146
89	مسافر نے بجائے دو رکعت کے چار رکعت پڑھی	147
90	مسافر نے سجدہ سہو کر کے اقامت کی نیت کی	148
90	مسافر امام کے ساتھ مقیم سجدہ سہو کرے	149
90	پانچویں یا چھٹی میں کسی نے اقتدا کی	150
91	یقین ہے کہ چار رکعت پڑھی سلام کے بعد کسی نے شک دلایا	151
91	بالغ ہونے کے بعد پہلی بار تعداد رکعت میں شک	152

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۰۸	وتر میں قعدہ اولیٰ بھول گیا	۲۰۵
۱۰۸	تکبیر اور قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا	۲۰۶
۱۰۸	امام نے بھول کر بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے لقمہ دیا	۲۰۷
۱۰۹	دعاء قنوت سورہ فاتحہ کے بعد پڑھی اور سورہ ملانا بھول گیا	۲۰۸
۱۰۹	وتر کی آخری رکعت میں الحمد بھول گیا	۲۰۹
۱۰۹	دعاء قنوت چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے؟	۲۱۰
۱۱۰	وتر کی آخری رکعتوں میں شک ہوا کہ کتنی ہوں گیں؟	۲۱۱
۱۱۰	دعاء قنوت پہلی یا دوسری میں پڑھ لی	۲۱۲
۱۱۰	دعاء قنوت بلند آواز سے پڑھی	۲۱۳
۱۱۰	مسبق امام کے ساتھ قنوت پڑھے	۲۱۴
۱۱۱	دعاء قنوت کے بجائے دوسری دعاء پڑھی	۲۱۵
۱۱۱	دعاء قنوت کی جگہ سورہ اخلاص پڑھا	۲۱۶
۱۱۱	عیدین کی زائد تکبیروں میں سہو	۲۱۷
۱۱۲	عیدین کی سب یا بعض تکبیریں بھول گیا	۲۱۸
۱۱۲	تکبیر عیدین چھ سے زائد یا غیر محل میں کہیں	۲۱۹
۱۱۲	عیدین کی زائد تکبیریں چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا	۲۲۰
۱۱۲	امام عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع بھول گیا	۲۲۱
۱۱۲	صلوۃ التبیح	۲۲۲
۱۱۲	صلوۃ التبیح کی فضیلت	۲۲۳
۱۱۳	صلوۃ التبیح کا طریقہ	۲۲۴
۱۱۳	صلوۃ التبیح میں سہو ہوا	۲۲۵
۱۱۳	کسی جگہ تسبیح بھول گیا یا کم پڑھ دی تو کیا کرے	۲۲۶
۱۱۳	مسبق اور لائق پر سجدہ سہو کے مسائل	۲۲۷
۱۱۳	مقتدیوں کی قسمیں	۲۲۸
۱۱۳	مد رک	۲۲۹
۱۱۳	مسبق	۲۳۰

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۰۰	لفظ التحیات کہہ کر لقمہ دیا	۱۷۹
۱۰۰	نفل کے قعدہ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لیا	۱۸۰
۱۰۰	تراویح میں قعدہ بھول گیا	۱۸۱
۱۰۱	قعدہ اولیٰ میں شک ہو گیا	۱۸۲
۱۰۱	قعدہ اولیٰ میں بھول کر سلام پھیر دیا	۱۸۳
۱۰۱	نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت	۱۸۴
۱۰۱	تیسری رکعت میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر باندھا	۱۸۵
۱۰۱	تیسری رکعت میں بسم اللہ بھول گیا	۱۸۶
۱۰۲	تیسری رکعت میں ثناء اور تعویذ پڑھ لیا	۱۸۷
۱۰۲	نماز کی چوتھی رکعت	۱۸۸
۱۰۲	قعدہ اخیرہ میں سہو	۱۸۹
۱۰۳	قعدہ اخیرہ سوتے میں گذر گیا	۱۹۰
۱۰۳	قعدہ اخیرہ میں نہیں بیٹھا کھڑا ہو گیا	۱۹۱
۱۰۳	بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھول	۱۹۲
۱۰۳	قعدہ اخیرہ میں تشہد بھول کر قرأت شروع کر دی	۱۹۳
۱۰۴	چار رکعتی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے نے قعدہ اولیٰ میں قیام کی نیت کی	۱۹۴
۱۰۵	بغیر تشہد بیٹھنے کے بعد سجدہ تلاوت یا د آیا	۱۹۵
۱۰۵	سجدہ سہو سے قعدہ باطل نہیں ہوتا	۱۹۶
۱۰۵	قعدہ اخیرہ میں تشہد بھول گیا یا تشہد کے بجائے الحمد پڑھی	۱۹۷
۱۰۵	جہاں جہاں قعدہ اخیرہ کا شبہ ہو وہاں قعدہ کرتا جائے	۱۹۸
۱۰۶	قعدہ اخیرہ میں درود اور دعائے ماثورہ نہیں پڑھی	۱۹۹
۱۰۶	درود شریف دوبار یا آدھا پڑھا	۲۰۰
۱۰۶	التحیات اور درود کے بعد سجدہ سہو یا د آیا	۲۰۱
۱۰۷	قعدہ اخیرہ میں سلام سے پہلے کچھ سوچتا رہا	۲۰۲
۱۰۷	خروج بصدہ	۲۰۳
۱۰۷	نماز وتر میں سہو	۲۰۴

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۲۲	تعدیل ارکان	۲۵۷
۱۲۲	تعدیل ارکان بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے	۲۵۸
۱۲۳	تعدیل ارکان عادتاً یا جان بوجھ کر ادا نہیں کیا	۲۵۹
۱۲۳	نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں اور تسبیحات مع اصطلاحات	۲۶۰
۱۲۳	تکبیر تحریمہ	۲۶۱
۱۲۳	ثناء	۲۶۲
۱۲۳	تعوذ	۲۶۳
۱۲۳	تسبیہ	۲۶۴
۱۲۳	سورۃ فاتحہ	۲۶۵
۱۲۳	تائین	۲۶۶
۱۲۳	ضمیمہ سورہ	۲۶۷
۱۲۳	تکبیر رکوع	۲۶۸
۱۲۳	تسبیح رکوع	۲۶۹
۱۲۳	تسبیح قومہ	۲۷۰
۱۲۳	تکبیر سجدہ	۲۷۱
۱۲۳	تسبیح سجدہ	۲۷۲
۱۲۳	تکبیر جلسہ	۲۷۳
۱۲۳	قعدہ اولیٰ	۲۷۴
۱۲۳	التحیات	۲۷۵
۱۲۵	قعدہ اخیرہ	۲۷۶
۱۲۵	دروود شریف	۲۷۷
۱۲۵	دعاء ماثورہ	۲۷۸
۱۲۶	سلام	۲۷۹

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۱۵	لاحق	۲۳۱
۱۱۵	میسوق لائق	۲۳۲
۱۱۵	میسوق، امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے	۲۳۳
۱۱۵	میسوق سہو کا سلام امام کے ساتھ نہ پھیرے	۲۳۴
۱۱۶	میسوق نے امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا پھر یاد آیا	۲۳۵
۱۱۶	میسوق کو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں میں سہو ہو گیا	۳۲۶
۱۱۶	میسوق نے مغرب کی دو چھوٹی ہوئی رکعتوں کے درمیان قعدہ نہیں کیا	۲۳۷
۱۱۶	میسوق، امام کے سجدہ سہو کرنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا	۲۳۸
۱۱۶	میسوق سجدہ سہو کے دوسرے سجدہ میں شریک ہوا	۲۳۹
۱۱۷	میسوق سہو کے سلام کو آخری سلام سمجھ کر کھڑا ہو گیا	۲۴۰
۱۱۷	امام نے سلام پھیر کر کچھ دیر بعد سجدہ سہو کیا تو مسبق کیا کرے	۲۴۱
۱۱۷	میسوق نے امام کے ساتھ سجدہ کیا پھر اسکو خود سہو ہو گیا	۲۴۲
۱۱۸	میسوق نے بھول کر سلام پھیر دیا اور دعاء بھی مانگ لی یاد آیا	۲۴۳
۱۱۸	میسوق نے زائد رکعت میں امام کی اقتداء کی	۲۴۴
۱۱۸	میسوق قعدہ اخیرہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھے	۲۴۵
۱۱۹	میسوق نے قعدہ اخیرہ میں امام کے ساتھ درود شریف پڑھ لیا	۲۴۶
۱۱۹	سلام سے ذرا پہلے شریک ہوا تو التحیات پڑھ کر اٹھے	۲۴۷
۱۱۹	امام کے السلام کہہ دینے کے بعد مسبق شریک ہوا	۲۴۸
۱۱۹	میسوق وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا	۲۴۹
۱۱۹	میسوق ثناء کب پڑھے	۲۵۰
۱۲۰	امام مسافر ہے اور مسبق مقیم بقیہ نماز کس طرح پڑھے؟	۲۵۱
۱۲۱	مسافر امام کے پیچھے مقیم مثل مسبق کے ہے	۲۵۲
۱۲۱	لائق امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے	۲۵۳
۱۲۱	لائق اپنی نماز کس طرح پوری کرے	۲۵۴
۱۲۲	لائق کو وضو کے وقت شک ہوا اور کچھ دیر سوچتا ہوا اُتر رہا	۲۵۵
۱۲۲	تعدیل ارکان اور سجدہ سہو	۲۵۶





پایا۔ اللہ عزوجل اسے قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔ حضرت مؤلف مکرم ناشر اور اشاعت میں حصہ لینے کو صلاح و فلاح دارین سے بہرہ ور فرمائے۔ اصلاح عقائد و اعمال اور اخلاق پر مزید تالیف و تصنیف کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العلمین یا مجیب الدعوات بحرمة حبیب اشرف المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین علیہ وعلیٰ آلہ و صحبہ وازواجہ و ذریاتہ و اہل بیتہ و عترتہ و عشیرتہ و انصارہ و اصهارہ و اصولہ و فروغہ و ابویہ و محبیہ و ابنیہ الکریمین و علینا معہم افضل الصلوٰت و اشرف التسلیمات و انمی البرکات و ازکی التحیات الف الف مرۃ فی کل لمحۃ و لحظة الی یوم الدین۔

عبیدالمصطفیٰ محمد اشرف رضا قادری رضوی

خادم الاقنات والقضاة

ادارہ شرعیہ مہاراشٹر، ناگپاڑہ ممبئی نمبر ۸

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۷ھ

برطانیق ۲۵ جون ۲۰۰۶ء یکشنبہ

پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھو، پوری نماز اسی طرح ادا کرو۔ (الجامع الترمذی، باب ماجاء فی وصف الصلاة) دیکھا آپ نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم نے حفاظت نماز کیلئے کیسی انوکھی تعلیم فرمائی۔ ہر دنیاوی کام کیلئے آدمی اس کے ماہرین کی طرف رجوع کرتا ہے مگر افسوس کہ نماز وغیرہ دینی امور و عبادت کی اصلاح و تعلیم کیلئے بہت کم لوگ باشرع علماء و صالحین کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اردو کی غیر معتمد کتابوں میں کچھ پڑھ لیا، یا غیر ذمہ دار لوگوں کو جیسے تھے کرتے دیکھا بس زندگی بھر کیلئے اس کو رہنما اصول سمجھ لیا۔ اگر کسی درد مند نے کبھی کسی غلطی کی نشان دہی کی تو اصلاح قبول کرنے کے بجائے اسی غریب پر ٹوٹ پڑتے ہیں کہ کیا ہم غلط کر رہے ہیں؟

آج کل مدارس سے نکلنے والے فارغین عموماً نماز کی تربیت و اہمیت سے نااہل ہوتے ہیں اور پابندی کا حال تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ لوگ منصب امامت کو نیابت رسول اور خدمت دین کا جذبہ کم اور حصول معاش کا ذریعہ زیادہ سمجھتے ہیں۔ ان میں اکثر کے پاس مسائل دینیہ و نماز کیلئے بہار شریعت، قانون شریعت جیسی کتابیں بھی نہیں ہوتیں۔ عام مساجد کے ٹرسٹیوں کا حال تو اور دگرگوں ہے۔ کسی ذمہ دار و متدین عالم دین اور امامت کے صحیح حق داروں کو مقرر کرنے کے بجائے، جی حضوری کرنے والے صبح و شام ان کے گھر و آفس کی حاضری دینے والے، مسائل طہارت و نماز بتانے کے بجائے طوفانی تقریر کرنے والے بازاری خطیب کو مقرر کرتے ہیں۔ مگر ہمیں ٹرسٹی و ہمیں ائمہ کار نماز تمام خواہد شد، انہی حالات سے متاثر ہو کر ملک کے طول و عرض کا دورہ کرنے والے جماعت اہل سنت کے مقتدر عالم دین، شیخ طریقت، مرشدی الکریم حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ و الرضوان کے خلیفہ و تربیت یافتہ، حضرت علامہ الحاج مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ رضوی، مفتی اعظم مہاراشٹر امامت برکاتہم العالیہ نے ”تنویر الضحو نسجدۃ السہو“ مسائل سجدہ سہو میں مفصل و جامع کتاب تالیف کی ہے۔ میں نے اسے نافع و مفید

ہے اور اس کے اسباب صحت و نقص کی ایسی تفصیل و تشریح فرمادی ہے کہ تلاش و جستجو کرنے والے کو کسی باب میں بھی ذرہ برابر تشنگی کا احساس نہیں رہتا۔

مسائل نماز کے ابواب میں سے ایک اہم باب ”سجدہ سہو“ کا بھی ہے کہ بسا اوقات اس کے بغیر نماز ناقص و نامکمل اور واجب الاعادہ رہتی ہے اور سجدہ سہو سے اجبار نقصان ہو جاتا ہے جس سے نماز مکمل ہو جاتی ہے، مگر بہت سے حضرات کو دیکھا کہ سجدہ سہو کے اکثر و بیشتر مسائل سے ناواقف و لاعلم نظر آتے ہیں جہاں سجدہ سہو کرنا ضروری ہوتا ہے وہاں کرتے نہیں اور جہاں واجب نہیں وہاں کر ڈالتے ہیں۔ ایک صاحب کو دیکھا کہ رکوع میں اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ، کے بجائے اللہ اکبر کہہ دیا اور سجدہ سہو کیا جبکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح ایک صاحب کو پایا کہ وہ قعدہ اخیرہ بھول کر بالکل سیدھے کھڑے ہو گئے لقمہ ملنے پر واپس ہوئے اور سجدہ سہو نہیں کیا جبکہ اس صورت میں لازم تھا۔ اس لیے اس امر کی سخت ضرورت تھی کہ سجدہ سہو کے مسائل جو کتب فقہ کے مختلف ابواب میں پھیلے ہوئے ہیں جنہیں تلاش کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ان تمام مسائل کو آسان اسلوب کے ساتھ یکجا کر دیا جائے تاکہ لوگ آسانی سے سجدہ سہو کے مسائل اخذ کر سکیں۔

زیر نظر کتاب ”تنویر الضحوٰل لسجدۃ السہو“ میں خاص سجدہ سہو کے مسائل ہی پر گفتگو کی گئی ہے، مؤلف کتاب، خلیفہ سرکار مفتی اعظم، حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس سمت پیش رفت فرمائی جو لائق صد تحسین و آفرین ہے۔ حضرت مفتی مدوح قبلہ جو اپنی دینی تبلیغی خدمات اور خطاب و تقریر کے منفرد و موثر انداز بیان کی وجہ سے ملک و بیرون ملک مشہور و مقبول ہیں، تقریر کی طرح ان کا اسلوب تحریر بھی بڑا سہل اور دلنشین ہے، جس طرح وہ اپنی تقریر میں مشکل سے مشکل ترین بات بھی مثالوں کے ذریعہ بہت ہی آسان کر کے سامعین کے ذہن میں اتار دیتے ہیں اسی طرح تحریر میں بھی بڑے آسان پیرائے میں مشکل مسائل کی گھٹیاں

## ”مسائل سجدہ سہو“

### عوام و ائمہ کیلئے نفع بخش

از قلم: مفتی محمود اختر، ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

ہر صاحب ایمان پر عیاں ہے کہ ایمان کے بعد تمام عبادات میں اہم و افضل نماز ہے اور قرآن حکیم و احادیث کریمہ میں سب سے زیادہ تاکید و تفصیل اسی عبادت کی ہے۔ جہاں اس کی صحت و قبولیت پر بے پناہ اجر و ثواب ہے وہیں ذرا سی بے توجہی اور لاپرواہی اس کے باطل یا ناقص ہونے کا سبب اور اس کے اجر و ثواب کے ضائع ہونے کا باعث ہے۔ حدیث شریف میں ہے رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا جب اس نے نماز پڑھی تو بلایا اور فرمایا تیری نماز نہ ہوئی، راوی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا اگر تو مرا تو فطرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ (بخاری شریف)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں، جو رکوع و سجود میں تعدیل نہ کرے، ساٹھ برس تک اسی طرح نماز پڑھے اس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی، حدیث میں ہے۔ انا نخاف لو مت علی ذلک لمت علی غیر الفطرۃ ای غیر دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اسی حال پر مرنا تو دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہ مرے گا (المفروض ج ۱ ص ۱۰) لوگوں کی نمازیں صحیح و کامل ہوں اور ضائع و برباد ہونے سے محفوظ رہیں اس واسطے فقہاء کرام نے نماز کے مسائل و کیفیات کو بڑے ہی شرح و وسط کے ساتھ بیان فرمایا

بیان کیا گیا ہے جس سے کسی مسئلہ کا تلاش کرنا اور سمجھنا بہت ہی آسان و سہل ہو گیا۔ اپنے موضوع پر بہت ہی جامع اور مفید کتاب ہے جو صرف عوام ہی کیلئے نہیں ائمہ مساجد کیلئے بھی بہت نفع بخش ہے۔

رب قدر اپنے حبیب، عالم ماکان و مایکون علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کے صدقہ میں اس کتاب کی افادیت کو عام و تام فرمائے، اسے مقبول اناام کرے اور حضرت مصنف قبلہ کی اس سعی بلیغ کو قبول فرما کر انہیں اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ و التسلیم

محمود اختر القادری عفی عنہ

خادم الافتاء، رضوی امجدی دارالافتاء

۵، قاضی اسٹریٹ، ممبئی نمبر ۳

۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۷ھ

سلجھائی ہیں۔ مافی الضمیر پیش کرنے کا انداز کس قدر سلجھا ہوا اور دلنشین ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل سطور سے لگا سکتے ہیں۔

سجدہ سہو کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے بطور تمہید فرماتے ہیں۔  
انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو کبھی کبھی اس سے بھول چوک ہو جاتی، جس کی وجہ سے کام میں تھوڑی بہت خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس کا اس کو افسوس ہوتا ہے اور سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ اب کیا کروں؟ ایسی صورت حال میں وہ دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرتا ہے، پہلی بات یہ ہوتی ہے کہ اگر خرابی معمولی اور چھوٹی ہوتی ہے تو اس کو تھوڑے وقت میں معمولی محنت سے دور کر دیتا ہے اور اس کا کام درست ہو جاتا ہے، دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ خرابی ایسی ہے کہ معمولی طریقے سے اس کو دور نہیں کیا جاسکتا ایسی حالت میں اس کام کو چھوڑ دیتا ہے اور از سر نو دوبارہ اس کام کو انجام دیتا ہے، اسی انسانی فطرت کے مطابق اسلام نے نقصان اور خرابی کی تلافی کیلئے قانون بنائے ہیں خواہ عبادات ہوں یا معاملات ہر جگہ اس کی جلوہ گرمی نظر آئے گی، مثلاً حج میں کچھ غلطیاں حاجیوں سے ایسی ہو جاتی ہیں جن کی تلافی صدقہ یا دم (قربانی) کے ذریعہ کرائی گئی ہے حج کو دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے، جبکہ بعض غلطیاں ایسی بھی ہیں کہ اس کی تلافی کسی دوسرے طریقے سے نہیں ہو سکتی اس کو دوبارہ ادا کرنا ہی ہوگا مثلاً وقف عرفہ اگر چھوٹ گیا تو آئندہ سال اس کی ادائیگی ضروری ہے، بغیر اس کے حج ادا ہی نہ ہوگا۔

اسی طرح نماز اسلامی عبادتوں میں سے ایک عظیم الشان اہم عبادت ہے، جو ہر مسلمان عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض عین ہے چونکہ انسان کی فطرت میں سہو، نسیان اور بھول چوک کا مادہ موجود ہے، ہزار احتیاط کے باوجود بھی چھوٹی بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اسلام نے نماز کی غلطیوں کی تلافی کیلئے تین باتیں بتائی ہیں، معافی، سجدہ سہو اور اعادہ

(نماز کا دوبارہ پڑھنا ص ۱۶۰، ۱۵)

اس کتاب میں سجدہ سہو کے مسائل کو الگ الگ عنوان کے تحت سادہ لفظوں میں

شجرہ نسب یہ ہے۔

حضرت مفتی محمد مجیب اشرف صاحب ابن حضرت الحاج محمد حسن صاحب ابن  
حضرت حافظ محمد جمیع اللہ صاحب ابن شیخ الحافظ حضرت الحاج الحافظ احمد صاحب علیہم  
الرحمۃ والرضوان۔

### تعلیم

آپ کی تعلیم اول تا اخیر قابل اور لائق اساتذہ کی نگرانی میں ہوئی۔ قرآن شریف،  
ناظرہ محلہ کریم الدین پور کے ایک بزرگ جناب میانجی محمد تقی صاحب سے پڑھا۔ اردو  
اور حساب وغیرہ درجہ چار تک کی تعلیم مدرسہ شمس العلوم گھوسی میں ہوئی، پرائمری درجہ چار  
پاس کرنے کے بعد اسی مدرسہ میں فارسی کی ابتدائی کتابیں حضرت مولانا سمیع اللہ صاحب  
علیہ الرحمۃ امجد نگر گھوسی سے پڑھیں اس کے بعد کی فارسی کتابیں تین سال تک حضرت مولانا  
محمد سعید خاں صاحب علیہ الرحمۃ (فتح پور گھوسی) سے پڑھیں۔ عربی کی چند ابتدائی کتابیں  
اپنے چچا حضرت مولانا شمس الدین صاحب سے اور باقی کتابیں کافیہ تک شارح بخاری  
حضرت مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمۃ سے پڑھیں۔

۱۹۵۱ء میں شارح بخاری علیہ الرحمۃ کو بحکم جلالتہ العلم سرکار حافظ ملت، محدث  
مراہ آباد، دارالعلوم فضل رحمانیہ پچیہ واصلح گوئدہ (یوپی) تشریف لے گئے۔ اپنے استاذ  
محترم کے ساتھ حضرت والا بھی دارالعلوم فضل رحمانیہ چلے گئے۔ یہاں دو سال رہ کر شرح  
جامی تک کی کتابیں شارح بخاری سے پڑھیں۔ اس وقت دارالعلوم فضل رحمانیہ میں  
شاہزادہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا قاری رضا المصطفیٰ صاحب امجدی دامت برکاتہم  
العالیہ مدرس تھے ان سے بھی چند کتابیں پڑھیں۔

۱۹۵۳ء میں حضرت شارح بخاری، حضور سرکار مفتی اعظم ہند، حضرت العلام  
مصطفیٰ رضا نوری علیہ الرحمۃ کی طلبی پر بریلی شریف تشریف لے گئے۔ حضرت والا بھی آپ  
کے ہمراہ بریلی شریف حاضر ہوئے۔ وہاں مرکزی ادارہ دارالعلوم مظہر اسلام میں تعلیم کی

## کچھ مولف کے بارے

از قلم: مولانا غلام مصطفیٰ رضوی برکاتی، نوساری

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد!

میرے مشفق و مربی، استاد گرامی، مرشد اجازت، بانی الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم  
امجدیہ ناگپور، سرپرست اعلیٰ دارالعلوم انوار رضا نوساری، حضرت العلام مفتی محمد مجیب  
اشرف صاحب اعظمی، قادری برکاتی رضوی دامت برکاتہم القدسیہ کی علمی اور روحانی شخصیت  
محتاج تعارف نہیں۔ اکابر و اوصاغ علماء کرام، مشائخ عظام اور سنی عوام سبھی آپ کو اچھی طرح  
جانتے ہیں اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

آپ کی پہلو دار شخصیت میں قدرت نے بڑی خوبیاں رکھی ہیں۔ علمی اعتبار سے  
آپ کامیاب مدرس، بالغ نظر مفتی، اچھے مفسر، عظیم مفکر اور بہترین مقرر ہیں۔ تخطی اعتبار  
سے اعلیٰ منتظم، با اعتماد مہتمم اور با اخلاق محتسب ہیں۔ روحانی اعتبار سے قابل احترام شیخ  
طریقت، صاحب رشد و ہدایت، مریدین کے لئے سراپا رحمت و شفقت ہیں۔ امیر غریب،  
چھوٹے بڑے، سب آپ کے فیض کرم سے یکساں مستفیض ہوتے ہیں۔ طبیعت میں نرمی،  
مزاج میں سنجیدگی، گفتار میں سلاست اور برجستگی شامل ہے۔ آپ کی سادہ زندگی میں بڑی  
کشش پائی جاتی ہے۔ غرض کہ آپ کی ذات حسن معاشرت، حسن اخلاق اور شریعت و  
طریقت کی جامع ہے۔ آپ کی با فیض اور بابرکت صحبت میں ایک دو بار حاضر ہونے والا  
آپ کی پرکشش شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

### ولادت

آپ کی ولادت با سعادت آپ کے وطن مالوف قصبہ گھوسی، ضلع اعظم گڑھ  
(موجودہ ضلع منو) کے محلہ کریم الدین پور (یوپی) کے خوشحال علم دوست گھرانے میں  
مورخہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ مطابق ۶ نومبر ۱۹۳۷ء بروز سنچر بوقت سحر ہوئی۔ آپ کا

الاذ کیا مولانا غلام یزدانی صاحب اعظمی کے بھانجے ہیں۔ اور میرا وہ شاگرد ہے کہ کل قیامت میں میرے رب نے اگر مجھ سے سوال فرمایا کہ شریف الحق کیا لایا ہے۔ (یہ کہہ کر حضرت رونے لگے اور بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا) تو عرض کر دوں گا مجیب اشرف کو لایا ہوں۔ یہ سن کر حاضرین اور خود احسن العلماء علیہ الرحمہ کی آنکھیں نمناک ہو گئیں۔ حضور احسن العلماء نے اس وقت آپ کے سر اور سینے پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دیں۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ اپنے اس شاگرد رشید کو کتنا چاہتے تھے۔ اور اشرف العلماء کے علم و عمل پر کتنا ناز تھا۔

### درس و تدریس کا آغاز

۱۹۵۷ء میں حضرت اشرف العلماء دامت برکاتہم العالیہ کی فراغت ہوئی۔ ۱۹۵۸ء میں وسط ہند کی مشہور و معروف قدیم درس گاہ جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور کو ایک قابل نائب شیخ الحدیث کی ضرورت تھی۔ بانی جامعہ حضرت العلام مفتی محمد عبدالرشید صاحب فتح پوری علیہ الرحمہ نے حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ اور شارح بخاری حضور مفتی محمد شریف الحق اعظمی علیہ الرحمہ کو خط روانہ فرمایا کہ جامعہ عربیہ کیلئے ایک قابل و لائق نائب شیخ الحدیث روانہ فرمائیں۔ دونوں بزرگوں کی نظر انتخاب حضرت اشرف العلماء پر پڑی اور اس جواں سال کم عمر عالم نبیل کو ناگپور بھیج دیا گیا۔

حضور مفتی عبدالرشید صاحب علیہ الرحمہ نے آپ کی کم عمری کی بناء پر آپ کو بجائے جامعہ میں رکھنے کے کاٹھی جامعہ عربیہ کی شاخ میں منصب صدارت پر مقرر فرمایا، چونکہ کاٹھی کے مدرسہ میں اعلیٰ تعلیم کا انتظام نہیں تھا اسلئے حضرت والا نے وہاں دو سال تک تعلیمی خدمات انجام دینے کے بعد استعفیٰ دے دیا۔ اور حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے حکم سے ناگپور کی کچھی مین مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دینے پر مامور ہو گئے۔ چند مہینوں کے بعد حضرت مفتی جامعہ مفتی عبدالرشید علیہ الرحمہ نے آپ کی صلاحیت کا اندازہ کر کے جامعہ میں نائب شیخ الحدیث کے منصب پر فائز فرمایا۔ آپ نے باقاعدہ پوری ذمہ داری کے ساتھ

تکمیل فرمائی۔ ۱۹۵۷ء میں آپ کی فراغت ہوئی۔ دارالعلوم مظہر اسلام میں جن سے اکتساب علم و فیض فرمایا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

- (۱) فقیہ العصر، نائب مفتی اعظم ہند، شارح بخاری، مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ
- (۲) شیخ العلماء، مولانا مفتی غلام جیلانی علیہ الرحمہ (حضرت کے سگے ماموں جان)
- (۳) صدر العلماء، مولانا مفتی ثناء اللہ امجدی اعظمی علیہ الرحمہ (مظہر اسلام بریلی شریف)
- (۴) شیخ المحققات، مولانا معین الدین خان صاحب علیہ الرحمہ (فتح پور قصبہ گھوسی)
- (۵) صدر العلماء، مفتی محمد تحسین رضا خان صاحب بریلوی دامت برکاتہم العالیہ والتقدسیہ مذکورہ بالا اساتذہ کرام میں سب سے زیادہ کتابیں شارح بخاری سے پڑھیں۔

اس لئے اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ میرے استاذ کل ہیں۔ آپ نے چند کتابوں کے علاوہ اول تا آخر زیادہ تر کتابیں آپ ہی سے پڑھی ہیں۔ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ اپنے اس علمی اور روحانی فرزند ذیشان پر ناز فرماتے تھے کہ دنیا میں میرا ایک ہی شاگرد مجیب اشرف ایسا ہے جس نے اول تا آخر میرے پاس رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کی ہے۔

حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ کو اپنے اس شاگرد نامدار پر کتنا ناز تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں حضرت استاذ گرامی مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ عرس قاسمی میں شرکت کی غرض سے مارہرہ مطہرہ حاضر ہوئے، بعد نماز مغرب صاحب سجادہ سرکار کلاں حضور مرشدی و مولائی سرکار احسن العلماء حضرت مصطفیٰ حیدر حسن میاں صاحب علیہ الرحمہ سے شرف ملاقات کی غرض سے آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ وہاں پہلے سے شارح بخاری تشریف فرما تھے حضرت والا کو شارح بخاری دیکھ کر بہت خوش ہو گئے۔ اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھالیا۔ اور سرکار احسن العلماء سے تعارف کراتے ہوئے فرمایا۔

حضور! یہ مجیب اشرف، حضرت شیخ العلماء مولانا غلام جیلانی صاحب اور رئیس

۱۹۶۱ء تا ۱۹۶۵ء پانچ سال تک شاندار انداز میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ تمام طلباء پر آپ کا علمی رعب اور اثر تھا۔

چند وجوہات کی وجہ سے آپ نے جامعہ سے علیحدگی اختیار کر لی اور ۱۹۶۶ء میں الجامعہ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور کی داغ بیل ڈالی اور انتہائی محنت و جانفشانی سے اس ادارہ کو پروان چڑھایا اور آج تک ادارہ طحا کے تعلیمی اور تنظیمی ڈھانچے سے وابستہ ہیں۔ دارالعلوم امجدیہ آپ کی کارکردگی کا اعلیٰ شاہکار ہے۔

### آپ کے مشہور تلامذہ

- (۱) حضرت علامہ مولانا سید محمد حسینی صاحب قبلہ آستانہ عالیہ شمیمہ، راجپور
- (۲) فخر خاندیس حضرت علامہ مولانا عبدالغنی صاحب علیہ الرحمہ (۳) مفتی اندور حضرت مولانا مفتی حبیب یار خاں صاحب قبلہ (۴) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نسیم احمد صاحب اعظمی شیخ الحدیث رضا دارالیتامی، ناگپور (۵) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد منصور صاحب قبلہ رضا دارالیتامی، ناگپور (۶) حضرت علامہ مولانا عبدالحبیب صاحب قبلہ بانی دارالیتامی ناگپور (۷) مولانا شفیق الرحمن صاحب، شیخ المعقولات دارالعلوم امجدیہ ناگپور (۸) حضرت مولانا عتیق الرحمن صاحب، مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور (۹) حضرت مولانا حافظ محمد قلندر صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم رضائے مصطفیٰ راجپور کرنا تک (۱۰) حضرت مولانا حافظ عتیق الرحمن صاحب، نائب شیخ الحدیث دارالعلوم رضائے مصطفیٰ راجپور (۱۱) راقم الحروف فقیر غلام مصطفیٰ سورتی۔ بانی دارالعلوم انوار رضا نوساری (۱۲) حضرت مولانا خورشید احمد صاحب رضوی بانی دارالعلوم ضیاء النبی کامٹی (۱۳) حضرت مولانا محمد مجتبیٰ شریف صاحب مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور (۱۴) حضرت مولانا احسان الرحمن صاحب فاروقی ابن حضرت مفتی مالوہ مولانا رضوان الرحمن صاحب علیہ الرحمہ اندور (۱۵) حضرت مولانا حافظ غلام مصطفیٰ صاحب، مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور، (۱۶) حضرت مولانا محبوب خاں صاحب مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور (۱۷) حضرت مولانا

سید قمر میر صاحب، سابق پرنسپل کرنول کالج آندھرا پردیس (۱۸) حضرت مولانا سید علی صاحب ادونی آندھرا پردیس (۱۹) حضرت مولانا سید مخدوم صاحب ادونی آندھرا پردیس (۲۰) حضرت مولانا سید صفی میاں صاحب نائب سجادہ قطب راجپور (۲۱) حضرت مولانا عبدالستار اندوری صاحب (۲۲) حضرت مولانا مفتی محمد قاسم الرضوی جیلپوری صاحب (۲۳) حضرت مولانا شمیم احمد صاحب (شیخ الحدیث مظہر حق، ٹانڈہ) (۲۴) حضرت مولانا محمد احسان صاحب، مدرسہ حیدریہ پوسد (۲۵) حضرت مولانا عبدالرشید جیلپوری صاحب (۲۶) حضرت مولانا قاری محمد ہارون صاحب، شیخ التجوید دارالعلوم امجدیہ ناگپور (۲۷) حضرت مولانا مجیب الرحمن صاحب، مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور (۲۸) حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب، ناگپور (۲۹) حضرت مولانا سید عبدالقادر صاحب علیہ الرحمہ (۳۰) حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر صاحب، جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور (۳۱) حضرت مولانا مفتی محمد نذیر صاحب ناگپور (۳۲) حضرت مولانا سید اشرف صاحب راجپوری، فیض العلوم کالج گلبرگہ (۳۳) حضرت مولانا فخر الدین صاحب ناگپور (۳۴) حضرت مولانا سید احمد قادری عرف حامد میاں (صدر مدرس رضوان ہائی اسکول، گوکاک ضلع بیلگام)۔ ان کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں آپ کے شاگرد علماء کرام ملک و بیرون ملک میں دین و ملت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اسی لئے آپ استاذ الاساتذہ اور استاذ العلماء کے معزز القابات سے یاد کئے جاتے ہیں۔

### بیعت و خلافت

حضرت اشرف العلماء طالب علمی کے زمانہ میں حضرت اقدس، سرکار مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خاں نوری (شہزادہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ) کے دست حق پرست پر ۲۳ صفر المظفر ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں بمقام بریلی شریف مرید ہوئے۔ حضرت والائے اسی روز بعد نماز عشاء حضرت اشرف العلماء دامت برکاتہم العالیہ اور حضور شارح بخاری سیدی مفتی محمد شریف الحق صاحب علیہ الرحمہ کو ایک ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ،

برکاتیہ، رضویہ کے تعویذات، اعمال اور نقوش کی تحریری اجازت عنایت فرمائی۔  
فَالْحَمْدُ لَهُ عَلَى ذَلِكَ

پھر ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۰ء میں جب سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ ناگپور تشریف لائے اس وقت حضرت اشرف العلماء فارغ ہو کر ناگپور تشریف لے چکے تھے۔ سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے علماء اور عوام کی موجودگی میں آپ کو بلا طلب و خواہش اپنی خوشی سے خلافت و اجازت سے نوازا۔ بغداد شریف بارگاہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے سجادہ نشین حضرت والا مرتبت سید یوسف گیلانی علیہ الرحمہ نے بھی آپ کو اجازت و خلافت سے ۱۹۹۱ء میں نوازا۔

### مریدین و خلفاء

حضرت والا مرتبت صاف طینت، پاک سیرت، بافیض بزرگ ہیں۔ ہند اور بیرون ہند آپ کے تقریباً اسی (۸۰) ہزار مریدین اور بہت سے خلفاء پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہونے والے اکثر لوگوں میں عقیدے کی پختگی اور دین داری آجاتی ہے۔ آپ کی بافیض صحبت کا اثر ارادت مندوں میں بہت جلد ظاہر ہونے لگتا ہے۔ آپ کے خلفاء میں علماء اور حفاظ شامل ہیں، خلافت آپ انہیں لوگوں کو عطا فرماتے ہیں جو باصلاحیت، دیندار اور ذی علم ہوں۔ آپ کے خاص خاص خلفاء یہ ہیں۔

- (۱) حضرت فخر خاندیش مولانا عبدالغنی صاحب نصیر آبادی علیہ الرحمہ (۲) حضرت مولانا سید سلیم میاں صاحب جام نگر گجرات (۳) حضرت مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب پور بند گجرات (۴) حضرت مولانا محمد منصور صاحب، مفتی رضا دارالیتامی ناگپور (۵) حضرت مولانا مفتی محمد نذیر صاحب ناگپور (۶) حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب مدرس دارالعلوم امجدیہ ناگپور (۷) حضرت مولانا سید حافظ سعادت علی صاحب مدرس دارالعلوم غوث اعظم پور بندر (۸) حضرت مولانا حافظ تحسین اشرف صاحب، صاحبزادہ حضرت والا (۹) حضرت مولانا سید مطرہ جی الحسینی المدنی سیریا (شام) (۱۰) حضرت مولانا قربان

- خال صاحب سیریا (شام) (۱۱) حضرت مولانا محمد جمال صاحب، پاکستان (۱۲) راقم الحروف فقیر برکاتی غلام مصطفیٰ غفرلہ (۱۳) حضرت مولانا عبدالرشید صاحب، جیلپوری (۱۴) حضرت مولانا فخر الدین صاحب ناگپور (۱۵) حضرت مولانا سید آصف اقبال صاحب مدرس جامعۃ البنات ناسک (۱۶) حضرت مولانا الحاج مفتی واجد علی یار علوی، شیخ الحدیث دارالعلوم حنفیہ سنیہ مالگاؤں (۱۷) حضرت مولانا حافظ قلندر صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم رضائے مصطفیٰ راجپور (۱۸) حضرت مولانا حافظ عتیق الرحمن صاحب نائب شیخ الحدیث دارالعلوم رضائے مصطفیٰ راجپور (۱۹) حضرت مولانا حکیم عبدالحمید صاحب رضوی بانی رضا دارالیتامی ناگپور (۲۰) جناب الحاج حافظ حسام الدین صاحب خطیب ناسک (۲۱) مولانا محمد یوسف رضا قادری صدر رضا اکیڈمی بھینڈی (۲۲) حضرت مفتی عابد حسین رضوی صاحب (بہار) (۲۳) حضرت مولانا مفتی محمد رفیع الزماں مصباحی (اکبر پور) یوپی (۲۴) حضرت مولانا محبوب عالم صاحب (ناسک) (۲۵) حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب (نندور بار) (۲۶) حضرت مولانا تقویٰ علی صاحب عالم رضوی مصباحی صاحب (دارالعلوم حنفیہ سنیہ مالگاؤں) (۲۷) حضرت مولانا وقار احمد رضوی عزیز صاحب (بھینڈی) (۲۸) حضرت مولانا ابوالکلام مصباحی صاحب (کریم نگر) (۲۹) حضرت مولانا جعفر العابدین صاحب (ورنگل) (۳۰) حضرت حافظ محمد احسان اقبال رضوی صاحب (رضا اکیڈمی، کولمبو) وغیرہ۔

### دارالعلوم امجدیہ کا قیام

وسط ہند کے مشہور شہر ناگپور میں آپ نے ۱۹۶۶ء میں الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ نامی ایک عظیم مرکزی ادارہ قائم فرمایا۔ جس میں ملک کے تقریباً تمام صوبہ کے طلباء اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں اس کے علاوہ آپ نے دوسرے علاقوں میں بہت سے ادارے قائم فرمائے۔ اور بہت سے ادارے آپ کی سرپرستی میں کامیابی کی جانب رواں دواں ہیں۔ نوساری گجرات جہاں سمیت کا نام لینا جرم تھا وہاں آپ نے اپنی سرپرستی میں

غالباً یہ پہلی کتاب ہے۔ اس میں سجدہ سہو کے ضروری مسائل کو جمع کر دیا گیا ہے۔ جس کا مطالعہ ہر نمازی کے لئے عموماً اور ائمہ مساجد کیلئے خصوصاً بیحد ضروری ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو اس کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ ہوگا۔ اس کے علاوہ حضرت والا کی تصنیفات میں سے جو کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں وہ یہ ہیں (۱) خطبات کولیبو (۲) ارشاد المرشد (۳) تحسین العیادۃ (۴) پیکر استقامت و کرامت (حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ) اور کئی کتابیں وہ ہیں جو ابھی تک شائع نہیں ہو سکی ہیں۔

(۱) المرویات الرضویہ فی الاحادیث النبویہ۔ آج سے ۲۵ سال قبل آپ نے احادیث کا ایک قیمتی مجموعہ اعلیٰ حضرت کی تصنیفات سے تیار کیا تھا وہ مسودہ مہیضہ کا منتظر ہے۔

(۲) تابلش انوار مفتی اعظم، حضرت نے اس کتاب میں اپنے مشاہدات کو جمع کیا ہے۔ جو سفر و حضر میں آپ نے اپنے پیرومرشد کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہوئے مشاہدہ فرمایا تھا۔

(۳) تنویر التوفیر ترجمہ الصلاة علی البشیر النذیر، جو تیس سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں درود شریف کے فضائل و فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے ہزاروں فتاویٰ ہیں جو دارالعلوم امجدیہ کے رجسٹر میں محفوظ ہیں۔

میری دعا ہے کہ حضرت کے جتنے قلمی شہکار ہیں وہ جلد از جلد معصہ شہود پر آجائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم

طالب دُعا

فقیر غلام مصطفیٰ قادری برکاتی

بانی و مہتمم دارالعلوم انوار رضاء

نوساری گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ ۱۔ مقابعد

۱۹۸۸ء میں دارالعلوم انوار رضاء نوساری کی بنیاد رکھی جو آج گجرات کا بہترین ادارہ مانا جاتا ہے۔ جس کی خدمات سے پورا علاقہ فیض پارہا ہے۔ راقم الحروف فقیر قادری غلام مصطفیٰ غفرلہ ادارہ کا بانی و ناظم اعلیٰ ہے۔ رب تقدیر بنا چیز کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین!

اسی طرح سدی پیچھے کریم نگر آندھرا پردیس میں دارالعلوم انوار مصطفیٰ قائم ہوا، جس کے بانی حضرت سید حسین صاحب ہیں۔ جو حضرت کے مرید خاص ہیں۔ یہ ادارہ علاقہ میں اہلسنت کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔

### امجدی مسجد کا قیام

ناگپور کے محلہ شانقی نگر میں آپ نے ۱۹۸۵ء میں امجدی مسجد کی بنیاد رکھی جو ابھی تعمیری مراحل سے گذر رہی ہے۔ یہ مسجد ناگپور کی خوبصورت اور بڑی مسجدوں میں شمار ہوتی ہے۔ آپ اگر سروے کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت والا کا علمی اور روحانی فیضان ہندوستان کے ہر صوبے میں جاری و ساری ہے۔ آپ کے ہزاروں تلامذہ ہندو بیرون ہند دین و ملت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

حضرت والا مرتبت ایک مخلص بافیض بزرگ ہیں۔ آپ کی ہر مجلس، عام ہو یا خاص، اس میں علمی اور رشد و ہدایت کی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی بابرکت محفل میں بیٹھنے والا چند ہی دنوں میں اپنے اندر خوش آئند تبدیلی محسوس کرنے لگتا ہے۔

آپ سے جب بھی کوئی سوال کیا جاتا ہے تو آپ سائل کی سمجھ اور استعداد کے مطابق تسلی بخش جواب مرحمت فرماتے ہیں کہ اس کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ یہ میری زندگی کا ستائیس سالہ تجربہ ہے یونہی اچھے ہوئے مسائل کو بڑی حسن و خوبی سے حل فرما دیا کرتے ہیں۔ تدبیر معاملہ فہمی، دوراندیشی، صبر، تحمل، میں آپ کا جواب نہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہزاروں خوبیوں کا سرسبز و شاداب گلدستہ بنایا ہے۔

زیر نظر کتاب مسائل سجدہ سہو حضرت والا کی ایک قیمتی تالیف ہے اس انداز کی



ہیں کہ اسکی تلافی کسی دوسرے طریقے سے نہیں ہو سکتی اس کو دوبارہ ادا کرنا ہی ہوگا، مثلاً توقف عرفہ اگر چھوٹ گیا تو آئندہ سال اسکی ادائیگی ضروری ہے۔ بغیر اسکے حج ادا ہی نہ ہوگا اسی طرح نماز اسلامی عبادتوں میں سے ایک عظیم الشان اہم عبادت ہے، جو ہر مسلمان عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض عین ہے، چونکہ انسان کی فطرت میں سہو، نسیان اور بھول چوک کا مادہ موجود ہے، ہزار احتیاط کے باوجود بھی چھوٹی بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں اسلام نے نماز کی غلطیوں کی تلافی کیلئے تین باتیں بتائی ہیں، معافی، سجدہ سہو اور اعادہ (نماز کا دوبارہ پڑھنا)

(۱) نماز میں کوئی مستحب یا سنت چھوٹ جائے تو اسکی تلافی معافی سے کی گئی ہے، یعنی اس قسم کی غلطی کرنے والے پر نہ سجدہ سہو ہے نہ نماز کا لوٹانا ہے، البتہ جان بوجھ کر ایسی غلطی کی ہے تو ثواب میں کمی آئے گی ورنہ نہیں،

(۲) اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے تو اسکی تلافی سجدہ سہو (بھول کے دو سجدے) سے ہو جاتی ہے نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

(۳) اگر کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑا یا کوئی فرض بھول کر یا قصداً چھوٹ گیا تو اسکی تلافی سجدہ سہو سے نہیں ہو سکتی، نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

اگر ہر چھوٹی بڑی غلطی پر نماز کے اعادہ (لوٹانے) کا حکم ہوتا تو بسا اوقات آدمی نماز لوٹا لوٹا کر تنگ آجاتا، اس لئے اسلام نے مسلمانوں پر آسانی کے لیے بہت سی غلطیوں پر صرف معافی یا سجدہ سہو کا قانون بنایا ہے تاکہ نمازی حرج اور دقت میں مبتلا نہ ہوں۔

### وجہ تصنیف

میں چونکہ اکثر و بیشتر ملک و بیرون ملک بسلسلہ تبلیغ و تقریر دورے کرتا رہتا ہوں، مختلف شہروں میں مسجد کے اماموں کے پیچھے اکثر نماز پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے، کئی بار ایسا ہوا کہ امام صاحب نے سجدہ سہو کیا، نماز کے بعد جب میں نے ان سے دریافت کیا تو انھوں

### ابتدائیہ

اسلام دین فطرت ہے، اسلام کے تمام آئین اور ضابطے، شریف طبیعت رکھنے والے تمام انسانوں کی فطرت کے مطابق ہیں، ہاں اگر شیطانی طبیعت رکھنے والے کی ٹیڑھی فطرت اس کو قبول نہ کرے تو یہ الگ بات ہے، اس سے اسلام کے دین فطرت ہونے میں کچھ فرق نہیں پڑتا، بہر حال اسلام کا دین فطرت ہونا مسلمات میں سے ہے کوئی بھی دانشور علم و آگہی کی سچائی کے ساتھ انصاف و سنجیدگی کی عینک لگا کر دیکھے گا تو وہ بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ بلاشبہ اسلام دین فطرت ہے۔

انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو کبھی کبھی اس سے بھول چوک ہو جاتی ہے، جسکی وجہ سے کام میں تھوڑی بہت خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس کا اس کو افسوس ہوتا ہے اور سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ اب کیا کروں؟ ایسی صورت میں انسان دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرتا ہے، پہلی بات یہ ہوتی ہے کہ اگر خرابی معمولی اور چھوٹی ہوتی ہے تو اس کو تھوڑے وقت میں معمولی محنت سے دور کر دیتا ہے، اور اس کا کام درست ہو جاتا ہے، دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ خرابی ایسی ہے کہ معمولی طریقے سے اس کو دور نہیں کیا جاسکتا ایسی حالت میں اس کام کو چھوڑ دیتا ہے اور از سر نو دوبارہ اس کام کو انجام دیتا ہے، اسی انسانی فطرت کے مطابق اسلام نے نقصان اور خرابی کی تلافی کیلئے قانون بنائے ہیں، خواہ عبادات ہوں یا معاملات ہر جگہ اسکی جلوہ گری نظر آئے گی، مثلاً حج میں کچھ غلطیاں حاجیوں سے ایسی ہو جاتی ہیں کہ ان کی تلافی صدقہ یا دم (قربانی) کے ذریعہ کرائی گئی ہے حج کو دوبارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے جبکہ بعض غلطیاں ایسی بھی

نیز موقعہ بموقعہ سہو کے مسائل سے اپنے مقتدیوں کو آگاہ فرماتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس طریقے سے لوگوں کی اصلاح ہوگی اور نماز خراب اور فاسد ہونے سے بچ جائیگی۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ اگر میں نے اپنی کم علمی اور نااہلی سے کسی مسئلہ کو نقل کرنے میں غلطی کی ہے تو برائے مہربانی مجھے اس سے مطلع کر دیں میں اپنی اصلاح کرونگا، اور فقیر کو طعن و تشنیع کی بجائے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ع۔ گر قبول افتدز ہے عز و شرف

طالب دعاء

خادم العلماء محمد مجیب اشرف رضوی

بانی و مہتمم الجامعۃ الرضویہ

دارالعلوم امجدیہ، ناگپور

نے ایسی غلطی کا ذکر کیا جسکی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہی نہیں، مثلاً چار رکعت والی نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد قنل ہو اللہ یا کوئی سورہ ملائی اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، اور امام نے سجدہ سہو کیا، یونہی کئی بار ایسا ہوا کہ میرے دیکھنے میں سجدہ سہو واجب ہے امام صاحب نے سجدہ سہو نہیں کیا، جب نماز کے بعد میں نے ان سے عرض کی تو فرمانے لگے کہ سجدہ سہو واجب نہیں ہوا، مثلاً قعدہ اولیٰ میں کافی دیر تک بیٹھے رہے اندازہ یہ ہوا کہ انھوں نے درود شریف التحیات کے بعد پڑھا ہے اور یاد آنے پر از خود کھڑے ہو گئے، میں نے دریافت کیا کہ آپ نے قعدہ اولیٰ میں بہت دیر لگائی اسکی وجہ کیا ہے؟ امام صاحب نے فرمایا کہ بھول سے آدھا درود ابراہیم پڑھ لیا تھا اس لئے دیر ہوئی، میں نے عرض کی پھر سجدہ سہو واجب ہو گیا، امام صاحب نے فرمایا جب پورا درود پڑھتا تب تا سجدہ سہو واجب ہوتا؟ یہ سن کر مجھے بڑا افسوس ہوا اور تعجب بھی ہوا کہ آج کل کے کچھ ائمہ مساجد وہ بھی ہیں جو معمولی مسائل سے بھی واقف نہیں، اس قسم کے کتنے واقعات ہیں کس کس کو شمار کراؤں؟ بہر حال اس وجہ سے میرے دل میں خیال آیا کہ سجدہ سہو کے ضروری مسائل جن کی اکثر ضرورت پڑتی رہتی ہے ان کو ایک جگہ جمع کر کے کتابی شکل میں عام کر دیا جائے، چونکہ سجدہ سہو کے مسائل فقہ کی کتابوں میں مستقل باب کے تحت بیان ضرور کئے گئے ہیں، مگر بہت سے ضروری مسائل الگ الگ ابواب میں بھی ذکر کئے گئے ہیں، جنکو عام لوگ تلاش نہیں کر پاتے، کوئی مسئلہ نماز کے فرائض کے بیان میں آ گیا ہے تو کوئی واجبات کے تحت ذکر کر دیا گیا ہے، تو کوئی سنتوں کے بیان میں مذکور ہوا ہے۔ اس لئے ہر مسئلہ سجدہ سہو کے باب میں نہیں مل پاتا حالانکہ کتاب میں کہیں نہ کہیں اسکا ذکر آیا ہوتا ہے۔ اس لئے لوگوں کی آسانی کے لیے ان مسائل کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے اور ہر مسئلہ کے لئے ذیلی عنوان قائم کر دیا ہے، تاکہ مطلوبہ مسئلہ کو عنوان کی فہرست کی مدد سے باسانی معلوم کیا جاسکے۔ مجھے امید ہے کہ میری یہ کاوش قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیگی، میں تمام نمازیوں بالخصوص ائمہ مساجد سے گزارش کرونگا کہ وہ اس کتاب کو ضرور حاصل کریں، اور بغور اسکا مطالعہ کریں،

مگر زبان سے نیت کے الفاظ کہہ لینا مستحب ہے۔

(۶) **تکبیر تحریمہ**: یعنی نیت کے بعد نماز شروع کرنے کے ارادے سے وہ الفاظ کہنا جو خاص اللہ تعالیٰ کی تعظیم پر دلالت کرتے ہیں، جیسے اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَجَلُّ، اَللّٰهُ اَعْظَمُ، اَللّٰهُ كَبِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، يَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وغیرہا، ان الفاظ کے کہنے سے نماز شروع ہو جائے گی مگر لفظ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا واجب ہے، اس کو دوسرے الفاظ سے بدلنا مکروہ تحریمی ہے، تکبیر تحریمہ نماز کی چھٹی شرط ہے۔

### نماز میں کل سات فرض ہیں

نام: (۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) تعدہ اخیرہ (۷) خروج بھنعہ

**حکم**: اوپر ذکر کئے گئے فرضوں میں سے کوئی بھی بلا عذر صحیح قصداً ہو یا بھول کر اگر چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جائی گی، بہر صورت نماز لوٹانی پڑے گی، سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا۔

### فرائض نماز کی تفصیلات

(۱) **تکبیر تحریمہ**: اس کا بیان شرائط نماز میں گذر چکا

(۲) **قیام**: یعنی کھڑا ہونا، قیام کی کم سے کم حد یہ ہے کہ ہاتھ کواگر نیچے کی طرف بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچے، اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو، بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، فرض، وتر، سنت فجر، جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں قیام فرض ہے، نفل نمازیں بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہیں۔

(۳) **قرأت**: یعنی فرض کی دو رکعتوں میں، وتر، سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں، امام اور منفرد (تہا نماز پڑھنے والے) پر مطلقاً قرأت فرض ہے، یعنی قرآن میں سے کم

### نماز کی کل چھ شرطیں ہیں

نام: (۱) طہارت (۲) ستر عورت (۳) استقبال قبلہ (۴) وقت (۵) نیت (۶) تکبیر تحریمہ

**حکم**: اوپر جن شرطوں کا ذکر ہوا ہے، ان میں سے اگر کوئی ایک شرط بھی بلا عذر صحیح نہ پائی جائے، قصداً ہو یا بھول کر تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

### شرائط نماز کی تفصیلات

(۱) **طہارت**: یعنی نماز کے بدن کا حدث اکبر (جس سے غسل واجب ہوتا ہے) حدث اصغر (جس سے وضو ٹوٹتا ہے) اور نجاست حقیقیہ قدر مانع (یعنی اتنی نجاست جس سے نماز درست نہ ہو) سے پاک ہونا، یوں ہی کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ کا نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا نماز کی پہلی شرط ہے۔

(۲) **ستر عورت**: یعنی نماز کے بدن کے وہ تمام حصے جن کا چھپانا فرض ہے، ان کو نماز کی حالت میں چھپا ہوا رکھنا نماز کی دوسری شرط ہے۔

مرد کیلئے ستر عورت ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنوں کے نیچے تک ہے، اور عورت کیلئے اس کا سارا بدن، سوائے منہ کی نکی، ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے ٹکڑوں کے۔

(۳) **استقبال قبلہ**: یعنی نماز کی حالت میں کعبہ کی طرف منہ کرنا، نماز کی تیسری شرط ہے۔

(۴) **وقت**: یعنی اسلام نے نمازوں کیلئے جو اوقات مقرر کیئے ہیں ان کا شروع ہو جانا، نماز کی چوتھی شرط ہے، اگر وقت سے پہلے نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔

(۵) **نیت**: یعنی تکبیر تحریمہ سے پہلے جس نماز کے پڑھنے کا ارادہ ہے اس کا دل میں پختہ ارادہ کرنا، نماز کی پانچویں شرط ہے۔ نیت دراصل دل کے ارادے کا نام ہے،

از کم ایک چھوٹی آیت کی مقدار پڑھنا۔

**مسئلہ:** امام کے پیچھے پڑھنے والوں کو کسی بھی نماز میں قرأت جائز نہیں، نہ سورہ فاتحہ نہ اور کوئی سورہ۔

(۴) **رکوع:** یعنی رکوع کیلئے اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائے، یہ رکوع کی کم سے کم حد ہے اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

(۵) **سجدہ:** یعنی پیشانی کا زمین پر ٹک جانا سجدہ کی حقیقت ہے، اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا سجدہ کیلئے شرط ہے، لہذا حالت سجدہ میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی، صرف انگلی کی نوک زمین پر لگانا کافی نہیں ہے ہر رکعت کے دونوں سجدے فرض ہیں۔

(۶) **قعدہ اخیرہ:** یعنی نماز کی سب رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری التَّحِيَّاتِ ..... عِبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، تک پڑھی جاسکے۔

(۷) **خُرُوجُ بَصْنَعِهِ:** یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام وغیرہ کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہو، کہ اگر اس کام کو نماز کے اندر کیا جاتا تو نماز ٹوٹ جاتی، مگر خیال رہے سلام کے علاوہ نماز کے منافی کوئی فعل بالقصد پایا گیا تو فرض ادا ہو گیا مگر نماز واجب الاعداد ہوگی، کیونکہ لفظ "السلام" کہنا واجب ہے۔

## نماز کے واجبات اور ان کی تفصیلات

مندرجہ ذیل باتیں نماز کیلئے واجب اور ضروری ہیں، اگر ان میں سے کوئی واجب بھول کر چھوٹ گیا تو سجدہ سہو واجب ہے، اور اگر جان بوجھ کر چھوڑا تو سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا، نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ "اللَّهُ أَكْبَرُ" کہنا (۲) سورہ فاتحہ کو اس طرح پڑھنا کہ اس کا ایک لفظ بھی نہ چھوٹے (۳) سورہ فاتحہ کے بعد کم سے کم تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت جو تین

کھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھنا (۴) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورہ ملانا (۵) وتر، سنت اور نفل کی ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ کے ساتھ سورہ ملانا (۶) اَلْحَمْدُ شریف کا سورہ سے پہلے پڑھنا (۷) سورہ پڑھنے سے پہلے اَلْحَمْدُ شریف صرف ایک ہی بار پڑھنا (۸) اَلْحَمْدُ شریف اور سورہ کے درمیان فصل نہ کرنا یعنی آمین کہنے اور بسم اللہ شریف کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا، نہ ہی خاموش رہنا (۹) قرأت کے بعد فوراً رکوع کرنا (۱۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا، اور کم سے کم ایک بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی مقدار ٹھہرنا (۱۱) ہر رکعت میں ایک ہی رکوع ہونا (۱۲) ہر رکعت میں دو سجدے ہونا، دو سے کم یا دو سے زیادہ نہ ہونا (۱۳) دو سجدے کے درمیان جلسہ یعنی سیدھا بیٹھنا (۱۴) ایک سجدہ کے بعد فوراً دوسرا سجدہ کرنا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو (۱۵) سجدہ کرتے وقت دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا (۱۶) تعدیل ارکان یعنی ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرنا یعنی رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ، میں ایک بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی مقدار ٹھہرنا (۱۷) دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (۱۸) قعدہ اولیٰ کرنا اگرچہ نفل نماز ہو (۱۹) قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں پوری التَّحِيَّاتِ پڑھنا (۲۰) فرض، وتر، اور سنت مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں التَّحِيَّاتِ کے بعد کچھ نہ پڑھنا، نہ خاموش بیٹھے سوچتے رہنا (۲۱) چار رکعت کی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا اور چوتھی کیلئے فوراً کھڑے ہو جانا (۲۲) جہری نمازوں میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا (۲۳) سری نمازوں میں امام اور منفرد (تہما نماز پڑھنے والا) کو آہستہ قرأت کرنا (۲۴) وتر میں دعائے قنوت کیلئے تکبیر اللہ اکبر کہنا۔ (۲۵) وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا (۲۶) عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا (۲۷) عیدین کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع میں جانے کیلئے (اللَّهُ أَكْبَرُ) کہنا (۲۸) آیت سجدہ پڑھنے پر سجدہ تلاوت کرنا (۲۹) سجدہ سہو واجب ہونے کی صورت میں سجدہ سہو کرنا (۳۰) ہر فرض اور واجب کو اپنی جگہ ادا کرنا یعنی ترتیب کے خلاف نہ کرنا (۳۱) دو فرض یا دو واجب یا واجب اور فرض

کے درمیان تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی مقدار وقفہ نہ کرنا (۳۲) جہری اور سری نمازوں میں امام کے پیچھے بوقت قرأت چپ رہنا (۳۳) قرأت کے سوا تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا (۳۴) دونوں سلام میں لفظ ”السلام“ کہنا ، عَلَیْكُمْ واجب نہیں۔

## نماز کی سنتیں اور ان کی تفصیلات

مندرجہ ذیل باتیں نماز میں سنت ہیں ، ان کا ادا کرنا باعث ثواب چھوڑنا برا اور محرومی ہے سنتوں کو ہرگز چھوڑنا نہیں چاہئے قصداً چھوڑنے سے ثواب میں کمی اور نماز ناقص ہو جاتی ہے ، مگر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا اور سنت چھوڑنے کی عادت بنا لینا سخت برا اور عتاب و عذاب کا سبب ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کیلئے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا (۲) مردوں کو تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا (۳) عورتوں کو موٹھوں تک دونوں ہاتھوں کو اٹھانا (۴) ہتھیلیوں اور اور انگلیوں کے پیٹ قبلہ کی طرف رکھنا (۵) ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر رہنے دینا نہ خوب کشادہ کرنا نہ آپس میں ملی ہوئی رکھنا۔ (۶) تکبیر کہتے وقت سر نہ جھکانا بلکہ سیدھا رکھنا (۷) وتر میں قنوت کی تکبیر سے پہلے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔ مرد کانوں تک اور عورت موٹھوں تک (۸) عیدین میں زائد تکبیروں سے پہلے دونوں ہاتھوں کا اٹھانا (۹) ہر تکبیر میں لفظ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کی ”ر“ کو جزم پڑھنا (۱۰) ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہوتے ہوئے رکن کو ”اللَّهُ“ کے الف سے شروع کرنا اور ”اَكْبَرُ“ کی ”ر“ پر ختم کرنا (۱۱) امام کا بلند آواز سے ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ اور ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہنا (۱۲) تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ کو نہ لٹکانا فوراً باندھ لینا۔ مرد ناف کے نیچے اور عورت سینے پر (۱۳) امام کی تکبیروں کی آواز مقتدیوں تک پہنچانے کیلئے بوقت ضرورت مکبر مقرر کرنا (۱۴) قیام میں پاؤں کے دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا (۱۵) قیام کی حالت میں تھوڑی دیر ایک پاؤں پر زور دینا تھوڑی دیر دوسرے پاؤں پر وزن دینا

(۱۶) امام اور مفرد (تہا نماز پڑھنے والا) کو ثناء ، اَعُوذُ بِاللَّهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا اور آہستہ پڑھنا اور مقتدی کو صرف ثناء پڑھنا (۱۷) پہلے ثناء پھر اَعُوذُ بِاللَّهِ اسکے بعد بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا اور انکے درمیان وقفہ نہ کرنا۔ (۱۸) عیدین کی تکبیر تحریمہ کے بعد امام اور مقتدی کو ثناء پڑھنا اور تکبیرات واجبہ کے بعد یعنی پہلی رکعت کی چوتھی تکبیر کے بعد صرف امام کا تَعَوُّذُ وَ تَسْمِيَةٌ پڑھنا (۱۹) سورہ فاتحہ ختم ہونے پر آمین کہنا اور آمین آہستہ کہنا (۲۰) پہلی رکعت کے بعد ہر رکعت کو بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر شروع کرنا (۲۱) رکوع میں جاتے وقت ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا (۲۲) رکوع میں کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا (۲۳) رکوع کی حالت میں مرد کا گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا اور ہاتھوں کی انگلیوں کو خوب کھلی ہوئی رکھنا (۲۴) رکوع میں عورت کا صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیوں کو ملی ہوئی رکھنا (۲۵) رکوع میں مرد کا اتنا جھکنا کہ پیٹھ سیدھی ہو جائے (۲۶) عورت کا صرف اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے (۲۷) رکوع میں مرد کا سر کو پیٹھ کے برابر رکھنا نہ بالکل جھکائے نہ اونچا کر کے رکھے (۲۸) عورت سر کو پیٹھ سے اونچا رکھے (۲۹) مرد کا رکوع کی حالت میں ٹانگوں کو ٹیڑھی نہ رکھنا بالکل سیدھی رکھنا (۳۰) عورتوں کو رکوع میں ٹانگوں کو ٹیڑھی رکھنا مردوں کی طرح سیدھی نہ رکھنا (۳۱) رکوع سے کھڑے ہونے کیلئے امام کا ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہنا اور بلند آواز سے کہنا (۳۲) مقتدیوں کو رکوع سے کھڑے ہونے کیلئے ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَا رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ“ (۳۳) تہا فرض نماز پڑھنے والے کو ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ اور ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ دونوں کہنا (۳۴) ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کی ”ہ“ کو ساکن (جزم) پڑھنا اور ”د“ کو کھینچ کر نہ پڑھنا کہ ”د“ کے بجائے ”دا“ معلوم ہو (۳۵) ”سَمِعَ اللَّهُ“ کی ”سین“ سے سر اٹھانا شروع کرنا اور ”لِمَنْ حَمِدَهُ“ کی ”ہ“ پر سیدھا کھڑا ہونا (۳۶) رکوع سے کھڑے ہو کر ہاتھوں کو نہ باندھنا بلکہ لٹکا ہوا چھوڑ دینا (۳۷) سجدہ میں جاتے ہوئے اور سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا (۳۸) رکوع سے سیدھا کھڑا ہو کر سجدے

میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھنا پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی جبکہ کوئی عذر نہ ہو (۳۹) دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے وقت زمین سے پہلے پیشانی پھر ناک پھر دونوں ہاتھ پھر گھٹنے اٹھانا (۴۰) ہر سجدہ میں کم از کم تین بار **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** کہنا (۴۱) سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا، اور ان کا قبلہ رخ ہونا، جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔ (۴۲) سجدہ کی حالت میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں آپس میں ملی ہوئی قبلہ کی طرف ہونا (۴۳) سجدہ میں مرد کا اپنے بازو کو کروٹ سے اور پیٹ کوران سے جدا رکھنا (۴۴) عورت کو سمٹ کر سجدہ کرنا، یعنی بازو کو کروٹ سے پیٹ کوران سے ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو زمین سے چپکائے رکھنا (۴۵) سجدہ میں مرد کا اپنی کلائیوں اور کہنیاں زمین پر نہ بچھانا بلکہ ہتھیلیاں زمین پر رکھ کر کہنیاں اوپر کو اٹھائے رکھنا (۴۶) عورت کا سجدہ میں کلائیوں اور کہنیاں زمین سے لگائے رکھنا (۴۷) دونوں سجدوں کے درمیان مرد کا اس طرح بیٹھنا کہ بائیں (الٹا) قدم بچھا کر یعنی (موڑ کر) اس پر بیٹھے اور دایاں (سیدھا) قدم اس طرح کھڑا رکھے کہ انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اگر کوئی عذر نہ ہو (۴۸) عورت دونوں پاؤں داہنی (سیدھی) طرف نکال دے، اور بائیں (اٹنے) سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھے دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھے۔ (۴۹) دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے وقت دونوں پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا (۵۰) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کیلئے اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ کو ٹیک کر نہ اٹھنا، بلکہ گھٹنوں پر رکھ کر اٹھنا (۵۱) مرد و عورت کا دونوں قعدوں میں اسی طرح بیٹھنا جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے (۵۲) قعدہ میں دایاں ہاتھ داہنی ران پر اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر اس طرح رکھنا کہ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے پاس قبلہ رو رہیں، اور انگلیوں کو اپنی حالت پر رہنے دینا، نہ کھلی رہیں نہ ملی ہوں (۵۳) سنت غیر مؤکدہ اور نفل نمازوں کے قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد رو و شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا (۵۴) دعائے ماثورہ کو عربی زبان میں پڑھنا (۵۵) التحیات میں **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** پڑھتے وقت داہنے ہاتھ کی

شہادت کی انگلی اٹھانا، اس طرح سے کہ دائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی کرن انگلی) اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرنا، اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ کی شکل میں بنا دینا پھر لفظ ”لا“ پھر شہادت کی انگلی کو اٹھانا اور لفظ ”الَّا“ پر گرا دینا، اور ہاتھ کی ہتھیلی کو پہلے کی طرح سیدھی بچھا دینا، نہ کہ مٹھی باندھے ہوئے رکھنا (۵۶) نماز پوری کرنے کے بعد **اَلْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ** کہنا (۵۷) سلام دوبار کرنا، پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف۔ (۵۸) امام کا دونوں سلام بلند آواز سے کہنا۔ (۵۹) سلام پھیرنے میں چہرہ اتنا پھیرنا کہ پہلے سے ایک طرف کا رخسار دکھ سکے۔

**تنبیہ:** سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دائیں یا بائیں طرف گھوم جائے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے بشرطیکہ سامنے کوئی نماز نہ پڑھ رہا ہو مگر داہنی طرف منہ کر کے بیٹھنا افضل ہے۔

**مسئلہ:** ظہر اور مغرب اور عشاء کے بعد چونکہ سنتیں پڑھنی ہیں اس لئے مختصر دعاء مانگ کر سنتیں پڑھیں۔ طویل دعاء نہ مانگیں کہ سنتوں میں تاخیر مکروہ ہے، اسی لئے بڑے بڑے وظیفوں کی بھی اجازت نہیں، البتہ فجر اور عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر ذکر، ورد اور دعاء کرنا چاہے کر سکتا ہے مگر مقتدی جب امام کے ساتھ دعاء میں شامل ہوں کہ لمبی دعاء سے اکتا جائیں تو امام طویل دعاء نہ کرے۔

### نماز کے مستحبات اور ان کی تفصیلات

مستحب وہ ہے جس کی ادائیگی پر اجر و ثواب ملے گا اور چھوڑنے پر کسی قسم کا عذاب و تائب نہ ہوگا پھر بھی جہاں تک ہو سکے اس کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ نماز کے حسن و ثواب میں اضافہ ہو۔

(۱) نیت کے الفاظ عربی زبان میں ادا کرنا (۲) مرد کا ہاتھ اگر چادر وغیرہ کپڑے میں چھپا ہوا ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کو باہر نکالنا۔ عورت کو اپنا ہاتھ چھپائے

کر الحمد چھوٹ جائے تو نماز میں کمی ہوگی اور دوبار پڑھ لیا تو زیادتی ہوگی جس سے نماز میں نقصان آسکیا اس قسم کے نقصان کو دور کرنے کیلئے شریعت نے سجدہ سہو (بھول کا سجدہ) کرنے کا حکم دیا ہے۔ سجدہ سہو کر لینے سے نماز پوری ہو جاتی ہے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ سجدہ سہو واجب ہونے کی صورت میں اگر نہ کیا گیا تو نماز دوبارہ پڑھنی واجب ہے ہاں اگر سجدہ سہو کرنے کیلئے موقعہ اور محل نہ رہا تو ساقط ہو جائے گا مثلاً فجر کی نماز میں سہو ہوا ابھی پہلا سلام پھیرا تھا کہ سورج نکل آیا تو سجدہ سہو ساقط ہو گیا، یونہی جمعہ اور عیدین کی نماز میں زیادہ ہجوم کی وجہ سے امام نے سہو کی صورت میں سجدہ سہو نہیں کیا تو بھی نماز ہو جائیگی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

**خیال رہے:** نماز میں اگر کوئی فرض جیسے رکوع وجود چھوٹ گیا بھول کر ہوا (قصد) جان بوجھ کر یا کوئی واجب قصداً چھوڑ دیا تو پھر سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا، نماز لوٹانی ہی پڑے گی۔

### سجدہ سہو واجب ہونے کی صورتیں

(۱) نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے مثلاً فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ بھول جائے یا سورہ ملانا بھول جائے (۲) یا کسی واجب کو اس کی جگہ سے مقدم یا مؤخر (آگے یا پیچھے) کر دے مثلاً سورہ پہلے پڑھے اور الحمد اسکے بعد پڑھے۔ (۳) یا کسی واجب کی ادائیگی میں ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر کر دے مثلاً الحمد پڑھنے کے بعد تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھڑا سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں؟ (۴) یا کسی واجب کو دوبار ادا کرے، مثلاً سورہ فاتحہ کو فرض کی پہلی دو رکعتوں میں دو دو بار پڑھے یا صرف پہلی میں دو بار پڑھے۔ (۵) یا کسی واجب کو بدل دے مثلاً امام جبری نماز میں آہستہ اور سری میں بلند آواز سے قرأت کرے (۶) یا نماز کے فرضوں میں سے کسی فرض کو اس کی جگہ سے ہٹا کر بعد میں ادا کرے مثلاً پہلے سجدہ بعد میں

رکھنا (۳) بغیر مصلیٰ اور چٹائی وغیرہ بچھائے ہوئے کھلی زمین پر نماز پڑھنا (جبکہ جگہ صاف ستھری ہو) (۴) قیام میں سجدہ کی جگہ نظر رکھنا (۵) سورہ فاتحہ کے بعد جب کوئی سورہ شروع سے پڑھے تو پہلے بسم اللہ پڑھنا (۶) مقتدی کا امام کے ساتھ نماز شروع کرنا تاخیر نہ کرنا (۷) حالت رکوع میں قدم کی پشت پر نظر رکھنا۔ (۸) سجدہ کرتے وقت ناک کی طرف نظر رکھنا (۹) قعدہ میں گود کی طرف نظر رکھنا (۱۰) پہلے سلام میں دائیں شانہ کی طرف، اور دوسرے سلام میں بائیں شانہ کی طرف نظر رکھنا (۱۱) جمائی آئے تو منہ کو بند رکھنے کی کوشش کرنا اگر نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبا دینا۔ اگر پھر بھی نہ رکے تو قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ بند کر لینا۔ قیام کے علاوہ بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ کو بند کرنا۔ (۱۲) حتی الامکان کھانسی آئے تو اسکو روکنا (۱۳) جب مکبر حسیٰ علی الفلاح کہے تب ہی امام اور مقتدی کا کھڑے ہونا (۱۴) اور جب قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو نماز شروع کرنا مگر بہتر ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔

### جمائی روکنے کا مجرب عمل

جمائی روکنے کا مجرب عمل یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء کرام کو جمائی نہیں آتی تھی، یہ خیال کرتے ہی جمائی انشاء اللہ تعالیٰ رک جائیگی۔  
(نماز کے شرائط، فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات جو اوپر بیان ہوئے وہ سب کے سب درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ اور بہار شریعت وغیرہ مستند کتابوں سے ماخوذ ہیں)

### سجدہ سہو کی حقیقت

سہو کا معنی ہے بھولنا، نماز میں جو باتیں واجب ہیں ان میں سے اگر کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے تو نماز میں کمی زیادتی ہو جاتی ہے۔ مثلاً فرض کی پہلی دو رکعتوں میں، نفل، سنت اور وتر کی ہر رکعت میں الحمد شریف کا ایک بار پڑھنا واجب ہے۔ اگر بھول

**طریقہ نمبر ۲:** دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات، درود شریف اور دعاء پڑھ کر دہنی طرف سلام پھیرے اور سہو کیلئے دو سجدہ کرے پھر قعدہ میں بیٹھ کر صرف التحیات پڑھے اور دونوں طرف سلام پھیرے درود شریف اور دعاء پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ امجدیہ ص ۲۸۱ ج ۱)

**طریقہ نمبر ۳:** تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات، درود شریف اور دعاء پڑھ کر دہنی طرف سلام پھیرے اور سہو کے دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر قعدہ میں دوبارہ التحیات درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱ فتاویٰ امجدیہ ص ۲۸۱ ج ۱)

حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی مصنف بہار شریعت علیہ الرحمہ والرضوان مذکورہ تینوں طریقوں کے بارے میں فرماتے ہیں، سب درست ہیں ان میں سے کوئی صورت مکروہ بھی نہیں ہے اور یہ سب طریقے مذہب حنفی کے مطابق ہیں۔

(فتاویٰ امجدیہ ص ۲۸۱ ج ۱)

**مسئلہ:** بہتر اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھے یعنی سجدہ سہو سے پہلے اور بعد۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

### سجدہ سہو سے متعلق چند احادیث کریمہ

**حدیث:** حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا۔

(ترمذی شریف محولہ بہار شریعت ص ۲۸ ج ۳)

**حدیث:** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھا میں تو آپ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔ (بدائع الصنائع ص ۱۸۳ ج ۱)

رکوع کرے (۷) یا کسی فرض کو مکرر ادا کرے یعنی جس فرض کو ایک رکعت میں ایک ہی بار ادا کرنا ہے اس کو دوبار ادا کرے جیسے رکوع دو بار ادا کرے یا جس فرض کو دو مرتبہ ادا کرنا ہے اس کو دو سے زیادہ بار ادا کرے مثلاً ایک رکعت میں دو سجدے کے بجائے تین یا چار سجدے کرے۔ ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

### سجدہ سہو کے تین طریقے

**طریقہ نمبر ۱:** سجدہ سہو کی کمی کی وجہ سے واجب ہوا ہو یا کسی زیادتی کی وجہ سے اس کو ادا کرنے کیلئے حنفی مسلک میں تین طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دہنی (سیدھی) طرف سلام پھیرے، اسکے بعد دو سجدے کرے اور دونوں سجدوں میں حسب دستور **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** پڑھے، پھر سجدے سے سر اٹھا کر قعدہ میں بیٹھے اور دوبارہ التحیات، درود شریف اور دعاء ماثورہ پڑھ کر نماز سے نکلنے کیلئے دونوں طرف سلام پھیرے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

**مسئلہ:** سجدہ سہو کے وقت التحیات کے بعد اگر سلام نہیں پھیرا اور سجدہ سہو کر لیا تو بھی جائز ہے مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

**مسئلہ:** اگر بھول کر دونوں طرف سلام پھیر دیا اور فوراً یاد آ گیا کہ سجدہ سہو کرنا ہے تو اسی وقت سجدہ سہو کرے پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے، نماز ہو گئی، بشرطیکہ کوئی ایسی چیز جو نماز کے منافی ہونے پائی گئی ہو، مگر قصد دونوں طرف سلام پھیر دیا اور یاد تھا کہ سجدہ سہو کرنا ہے تو اس صورت میں نماز لوٹانی پڑے گی، سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا۔

(عالمگیری ص ۶۵ ج ۱، فتاویٰ رضویہ ص ۶۳۸ ج ۳)

**مسئلہ:** اگر منہ سامنے کئے ہوئے سلام کے الفاظ کہے چہرہ پھیرائیں اور سجدہ سہو کر لیا تو بھی نماز ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں، امام فخر الاسلام علیہ الرحمہ نے اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ص ۲۸۱، ج ۱)



**حدیث:** سیدنا عمران ابن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سہو کے سجدے سلام کے بعد کئے اس حدیث کو حضرت عمران کے علاوہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا مغیرہ بن شعبہ اور سیدنا سعد بن وقاص رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی روایت کیا ہے۔ (بدائع الصنائع ص ۱۸۳ ج ۱)

**حدیث:** حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سہو کیلئے سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔ (بدائع الصنائع ص ۱۸۳ ج ۱)

**حدیث:** سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا جس کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اس کی سمجھ میں نہ آئے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار؟ تو وہ صواب کو اختیار کرے (یعنی جتنی رکعت پر دل جم جائے) اسی پر پڑھ کرے (یعنی اگر تین پڑھنے پر دل جمتا ہے تو ایک اور پڑھ لے اور چار پر جمتا ہے تو قعدہ میں بیٹھ جائے) اور دو سجدے (سہو کے) سلام کے بعد کرے۔

(بدائع الصنائع ص ۱۸۳ ج ۱)

**حدیث:** سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو مقتدی امام کے پیچھے ہیں انکے سہو کا اعتبار نہیں۔ اگر امام کو سہو ہوا تو سجدہ سہو امام اور مقتدی دونوں پر ہے۔

(بزاز، بیہقی، محولہ فتاویٰ رضویہ ص ۶۲۱ ج ۳)

### نماز کی ابتداء

**قیام:** یعنی کھڑا ہونا، بیچ وقتہ فرض، جمعہ، وتر اور عیدین کی نمازوں میں اور فجر کی سنت میں قیام فرض ہے (یعنی کھڑے ہو کر پڑھنا) بلا عذر صحیح یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھی گئیں تو درست نہ ہوں گی دوبارہ کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے۔ (در مختار ص ۱۲۱ ج ۱)

**مسئلہ:** اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ

کھڑا ہو کر پڑھے بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (غنیہ بحوالہ بہار شریعت ص ۷۰ ج ۳)

**مسئلہ:** کھڑے ہونے سے تھوڑی تکلیف ہوتی ہے تو عذر نہیں ہے بلکہ قیام اس وقت ساقط (معاف) ہوگا اور نماز بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہوگی جبکہ بالکل کھڑا نہ ہو سکے، یا کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر کھڑا ہو کر پھر سجدہ نہیں کر سکتا، یا کوئی ایسا زخم ہے کہ کھڑے ہونے سے یا سجدہ کرنے سے بہنے لگتا ہے یا پیشاب کے قطروں کی شکایت ہے کہ کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا کوئی ایسا مرض ہے جیسے سانس پھولنا، ہانپ آنا کہ اس کی وجہ سے بالکل قرأت کرنے سے مجبور ہو جاتا ہے یا ایسا مرض ہے کہ کھڑے ہونے سے وہ مرض بڑھ جائیگا یا دیر میں اچھا ہوگا یا کھڑے ہونے میں ناقابل برداشت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ (یہ ہے عذر صحیح اور مجبوری) (بہار شریعت ص ۷۰ ج ۳)

**مسئلہ:** اگر اتنی طاقت ہے کہ کھڑا ہو کر صرف تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (بہار شریعت ص ۷۰ ج ۳)

**تنبیہ:** حضور صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب قبلہ مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ والرضوان بہار شریعت میں فرماتے ہیں کہ آج کل عوامیہ بات دیکھی جاتی ہے کہ ذرا بخار آیا، یا تھوڑی سی تکلیف ہوئی، بیٹھ کر نماز شروع کر دی۔ حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس پندرہ منٹ آدھا گھنٹہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے کھڑے رہتے ہیں ان کو چاہیے کہ ان مسائل کو خیال میں رکھیں جتنی نمازیں کھڑے ہونے کی طاقت کے باوجود بیٹھ کر پڑھی ہیں انکا لوٹنا فرض ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

### تنبیہ مزید

**چلتی ترین پر نماز:** آج کل یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ لوگ چلتی ہوئی ترین اور بس میں سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بلا تکلف نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ چلتی ہوئی سواری پر بغیر کسی شرعی مجبوری کے فرض، واجب اور سنت فجر پڑھنی جائز نہیں ہے اس لیے کہ جس چیز

پر یہ نمازیں پڑھی جائیں اسکا ٹھہرا ہنا شرط ہے۔ ظاہر ہے کہ چلتی ہوئی سواریاں ٹھہری ہوئی نہیں تو ایک شرط ہی مفقود ہوگئی حسب قاعدہ مشہورہ إِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ نماز درست ہی نہ ہوگی دوسری بات یہ ہے کہ قیام جو فرض ہے اس کو بھی لوگ چھوڑ دیتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اکثر قبلہ سے انحراف ہوتا ہے قبلہ کی طرف منہ کرنا یہ شرط بھی فوت ہو جاتی ہے۔ نفل نماز چلتی ہوئی سواری پر پڑھنے کی اجازت ہے۔ وہ بھی حالت سفر میں، ہاں ایسی سواری کہ زمین پر اس کا ٹھہرنا ممکن نہیں جیسے سمندری جہاز وغیرہ کہ اگر نماز نہ پڑھے تو قضا ہو جائے گی تو جس طرح ممکن ہو پڑھ لے۔ ٹرین اور بس وغیرہ سواریاں جب کھڑی ہوں تو ٹرین میں اگر جگہ ہو یا پھر اسٹیشن پر اتر کر فرض اور واجب نمازیں پڑھیں لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں۔

### قیام کس طرح ہو؟

بندہ جب نماز کے تمام شرائط و آداب کی رعایت کرتے ہوئے اَللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّةِ جَلَّ مَجْدُهُ کی بارگاہ عظمت و جلال میں سجدہ گزاری کیلئے جذبہ خلوص کے ساتھ حاضر ہو تو بصد عجز و نیاز باادب اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پاؤں کے پنجوں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ ہو۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں یہی ادب یہی سنت ہے اور یہی ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے نظر سجدہ گاہ پر ہو، سر نہ اٹھا ہوا ہونہ ہی بالکل جھکا ہوا ہو، اور منہ قبلہ کی جانب ہو، پورے ادب اور وقار کے ساتھ کھڑا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قَوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ۔ اللہ کے حضور ادب کے ساتھ کھڑے ہو ماب اس کے بعد نماز کی نیت کرے۔

**نیت:** نیت نماز کیلئے شرط ہے، بلا نیت پڑھی تو نماز نہ ہوگی، نیت اصل میں دل کے پختہ ارادے کا نام ہے، لہذا جو نماز پڑھنی ہو، پہلے اسکا دل میں اس طرح پختہ ارادہ کرے کہ اگر پوچھ لیا جائے کہ کون سی نماز پڑھنا چاہتے ہو تو فوراً بلا تامل بتا سکے کہ فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھنے کا ارادہ ہے اگر حالت ایسی نہیں بلکہ سوچ کر بتانا پڑے تو یہ نیت کافی نہیں۔

(شامی ص ۳۸۵ ج ۱)

**مسئلہ:** فرض نمازوں میں فرض وقت اور اس خاص نماز کی نیت ضروری ہے جو پڑھنا چاہتا ہے۔ مثلاً یوں نیت کرے کہ میں نے آج کے ظہر یا عصر کے فرض کی نیت کی، اور اگر کسی امام کی اقتدا میں پڑھ رہا ہو تو مقتدی کو امام کی اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے۔ یعنی یوں نیت کرے کہ میں نے نیت کی فلاں نماز کی اس امام کے پیچھے یا اقتدا میں۔ (عامہ کتب)

**مسئلہ:** نفل، سنت اور تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر بہتر یہ ہے

کہ تراویح میں تراویح کی اور سنتوں میں سنت کی نیت کرے۔ (بہار شریعت ص ۵۳ ج ۳)

**مسئلہ:** نیت میں رکعت کی تعداد کا تعین ضروری نہیں، افضل ہے مثلاً یوں نیت کی کہ میں نے آج کے ظہر کے فرض کی نیت کی یا یوں نیت کی کہ میں نے آج کے ظہر کے چار رکعت فرض کی نیت کی۔ دونوں درست ہیں، مگر رکعت کی تعداد کے ساتھ نیت کرنی افضل ہے۔

(بہار شریعت ص ۵۳ ج ۳)

**مسئلہ:** نیت میں زبان سے الفاظ کہنا ضروری نہیں، اگر کہہ لیا تو بہتر ہے، علماء کرام نے اس کو مستحب بتایا ہے، اگر بلا نیت نماز شروع کر دی پھر خیال آیا کہ نیت نہیں کی ہے تو دوبارہ نیت کر کے پھر تکبیر تحریمہ کہے ورنہ نماز ہی نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ص ۵۳، ج ۳)

**تکبیر تحریمہ:** مسئلہ: تکبیر تحریمہ نماز کیلئے شرط ہے، بغیر تکبیر تحریمہ کے نماز شروع ہی نہیں ہوگی تکبیر تحریمہ میں لفظ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا واجب ہے اس کے علاوہ ایسے الفاظ جو اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کیلئے خاص ہیں اگر ان سے تحریمہ باندھی تو بھی نماز شروع ہو جائیگی، مگر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً اَللّٰهُ كَبِيْرٌ، الرَّحْمٰنُ اَكْبَرُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، تَبَارَكَ اللّٰهُ، يٰصِرْفَ، اَللّٰهُ، يٰ، اَللّٰهُمَّ کہا (عالمگیری ص ۶۷ ج ۱) مگر اس سے سجدہ سہو واجب نہ ہوگا کیونکہ یہ کراہت نماز سے خارج ہے۔

**مسئلہ:** جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان نمازوں میں تکبیر تحریمہ بھی کھڑے ہو کر کہنا فرض ہے، اگر بیٹھ کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا پھر کھڑا ہو گیا تو اسکی نماز شروع ہی نہیں ہوئی۔

(درمختار عالمگیری بحوالہ بہار شریعت ص ۶۸ ج ۳)

**مسئلہ:** نفل نماز میں قیام فرض نہیں اس لئے اس میں تکبیر تحریمہ بیٹھ کر کہنا

جائز ہے۔

### مریض بھی تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے

**مسئلہ:** ایسا مریض جو پوری نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا لیکن تکبیر تحریمہ

کیلئے کھڑا ہو سکتا ہے، تو اس کیلئے ضروری ہے کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے، پھر بیٹھ کر نماز پوری کرے بغیر ایسی تکلیف کے جو ناقابل برداشت ہو قیام کا ترک کرنا جائز نہیں، اگر قیام ترک کر دیا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ (صغیری ص ۱۴۳)

### تکبیر تحریمہ امام سے پہلے کہہ دیا

**مسئلہ:** امام کی تکبیر تحریمہ اللہ اکبر سے پہلے مقتدی نے اللہ اکبر کہہ

دیا، یا امام نے لفظ اللہ ختم نہیں کیا تھا کہ مقتدی نے اللہ کہہ دیا تو ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی نماز شروع ہی نہ ہوئی اس کو چاہئے کہ پھر سے اللہ اکبر کہے اور امام کے ساتھ شامل ہو۔ (صغیری ص ۱۴۳)

### جلدی میں تکبیر تحریمہ کہتے ہونے

#### امام کے ساتھ ملا

**مسئلہ:** کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی نمازی مسجد میں آیا اور اس وقت امام رکوع

میں چلا گیا ہے تو مقتدی جلد بازی میں اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جاتا ہے اور اللہ اکبر کی آواز رکوع میں جا کر ختم ہوتی ہے اس طرح امام کے ساتھ نماز میں شرکت نہ ہوئی کیونکہ تحریمہ سے فارغ ہونے تک قیام فرض ہے یعنی سیدھا کھڑے ہونے کی حالت میں اللہ اکبر کی آواز ختم ہونی چاہئے اس کے بعد رکوع میں جانا چاہئے ورنہ نماز ہی نہ ہوگی۔

(صغیری ص ۱۴۳)

### تکبیر میں اللہ اکبار یا اللہ اکبر کہا

**مسئلہ:** بعض لوگ تکبیر خواہ تحریمہ کی ہو یا رکوع و سجود کی اس میں بڑی بے

اعتیاد ملی کرتے ہیں اللہ اکبر کہنے کی بجائے اللہ اکبر لفظ اللہ پر کھڑا زیادہ کرتے ہیں یا اللہ اکبار، ب اور ر کے درمیان الف بڑھادیتے ہیں ایسا کرنا غلط ہے اس سے نماز ہی نہ ہوگی اگر تکبیر تحریمہ اس طرح کہی تو سرے سے نماز شروع ہی نہ ہوئی اور اگر ان الفاظ کے خراب معنی سمجھ کر قصداً کہا تو کافر ہو جائے گا۔ (صغیری ص ۱۴۲)

## رفع یدین

### یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں

#### ہاتھوں کے اٹھانے کا طریقہ

تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہنے سے پہلے، دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دونوں کانوں تک اس طرح لے جائیں کہ دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیوں کو اپنی حالت پر رہنے دیں، نہ ان کو ملائیں اور نہ خوب کھلی ہوئی رکھیں، اور دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں، اس کے بعد نیت کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے لائیں اور ناف کے نیچے باندھ لیں، یہ خیال رکھیں کہ جب اللہ اکبر کا پہلا حرف الف زبان سے نکالیں تو ہاتھوں کو نیچے لانا شروع کر دیں اور اکبر کی را پر ہاتھوں کو باندھ لیں، ایسا نہ ہو کہ کانوں تک ہاتھ اٹھائے ہوئے اللہ اکبر کہیں پھر باندھیں۔ نہ ایسا ہو کہ ہاتھوں کو باندھ کر پھر اللہ اکبر کہیں، ایسا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

## مسائل سجدہ سہو

**تنبیہ:** اگر ایک نماز میں چند واجب بھول کر چھوٹ گئے تو سب کیلئے وہی دو

سجدہ سہو کے کافی ہیں سب کیلئے الگ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ (عامہ کتب)

**مسئلہ:** جس طرح فرض میں واجب چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب

ہے اسی طرح نفل نماز میں بھی واجب ترک ہو جانے سے سجدہ سہو واجب ہے۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر آہستہ پڑھنا سنت ہے جبکہ امام ہو یا تنہا نماز پڑھ رہا ہو، اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو صرف ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائے اَعُوذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ نہ پڑھے۔ (عامہ کتب)

**مسئلہ:** ثناء تعوذ اور تسمیہ میں سے کوئی ایک یا سب بھول کر چھوٹ جائے تو نہ سجدہ سہو ہے نہ نماز میں کراہت آئیگی، البتہ جان بوجھ کر چھوڑنا مکروہ ہے۔

(شامی، بہار شریعت ص ۵۴ ج ۴)

**مسئلہ:** ثناء تعوذ اور تسمیہ ترتیب سے پڑھنا سنت ہے یعنی پہلے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پھر اَعُوذُ بِاللّٰهِ اس کے بعد بسم اللّٰہ پڑھنا چاہئے مگر کسی نے خلاف ترتیب پڑھا تو سجدہ سہو نہیں مگر قصد ایسا کرنا برابر ہے۔ (عامہ کتب)

**فائدہ جلیہ:** اعلیٰحضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان فتاویٰ رضویہ جلد ۳ ص ۵۳ پر فرماتے ہیں کہ ہر رکعت میں الحمد شریف سے پہلے اور سورہ ملانے کے وقت شروع سورہ پر بسم اللّٰہ شریف آہستہ پڑھنا مستحب اور مستحسن ہے۔ خواہ سری نماز ہو یا جہری، سب ائمہ کرام اس کو اچھا اور بہتر جانتے ہیں۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں، اختلاف صرف سنت ہونے میں ہے کہ ابتداء سورہ فاتحہ پر جس طرح بسم اللّٰہ شریف پڑھنا سنت ہے اسی طرح ابتداء سورہ پر بھی سنت ہے یا مستحب، سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سری نمازوں میں سنت ہے۔ محیط، مضمرات، عنایہ، اور مستصفیٰ وغیرہا میں اسی کی تصریح فرمائی اور مذہب امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں صرف اسکے سنت ہونے کی نفی فرمائی ہے، اور اسی پر فتویٰ ہے اور جہاں جہاں متون میں لایا تھی ولا یسمی فرمایا گیا ہے وہاں مراد صرف نفی استننان (سنت کی نفی) ہے بہر حال اس کی خوبی و حسن پر ہمارے سب ائمہ کا اتفاق ہے۔ (ملخصاً)

(عالمگیری ص ۶۷ ج ۱ شامی ص ۶۹۳ ج ۱)

## تکبیر تحریمہ میں سہو

### تکبیر تحریمہ کے بعد شک ہوا

**مسئلہ:** کسی نے نماز شروع کی اور شک ہوا کہ تکبیر تحریمہ اللّٰہ اکبر کہا ہے یا نہیں پھر یاد آیا کہ کہہ لیا ہے اور سوچنے میں ایک رکن تین بار سبحان اللّٰہ کہنے کی مقدار تاخیر ہوگئی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے ورنہ نہیں۔ (فتح القدیر ص ۳۳۸ ج ۱)

**قرأت شروع کر دی پھر تکبیر تحریمہ میں شک ہوا**  
**مسئلہ:** کسی نے تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کی، اور قرأت بھی کر لی پھر شک ہوا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہے یا نہیں اس لیے دوبارہ تکبیر کہی اور قرأت کا اعادہ کیا۔ پھر خیال آیا کہ تکبیر تحریمہ شروع میں کہہ لی تھی تو اس صورت میں اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔

(میسوط للسر خسی ص ۲۳۲ ج ۱)

### تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ نہیں باندھا چھوڑ دیا

**مسئلہ:** اگر کسی نے تکبیر تحریمہ کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے بجائے چھوڑ دیا پھر بعد میں یاد آیا اور ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیا تو اس پر سجدہ سہو نہیں۔

**مسئلہ:** تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین (دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا) بھول گیا اور کانوں تک ہاتھ اٹھائے بغیر باندھ لیا۔ تو اس پر سجدہ سہو نہیں۔

(عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

## ثناء، تعوذ اور تسمیہ میں بھول

ثناء، تعوذ، تسمیہ، بھول گیا یا آواز سے یا

خلاف ترتیب پڑھا

**مسئلہ:** ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ آخِر کے بعد بھول گیا یا آواز سے یا

## سورہ فاتحہ پڑھنے میں بھول

### سورہ فاتحہ یا اسکا کوئی لفظ بھول گیا

**مسئلہ:** فرض کی پہلی دو رکعتوں میں واجب، نفل، سنت، اور تراویح کی کسی رکعت میں پوری الحمد شریف! یا اسکی ایک آیت یا ایک لفظ بھی پڑھنے سے رہ گیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (شامی ص ۲۲۶ ج ۱ بہار شریعت ص ۵۳ ج ۴)

### فرض کی پچھلی رکعتوں میں الحمد پڑھنا بھول گیا

**مسئلہ:** فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد پڑھنا بھول گیا تو سجدہ

سہو نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

۱ نماز میں سورہ فاتحہ واجب ہے لیکن فقہاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا پوری سورہ فاتحہ پڑھنے سے واجب ادا ہو گیا یا اکثر پڑھ لے تو بھی ادا ہو جائے گا۔ عالمگیری ج اول ص ۶۵ پر ہے وان قرا اکثر الفاتحة ونسى الباقي لا سہو عليه وان بقى الاكثر كان عليه سجدة السہو، یعنی نمازی نے سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور باقی بھول گیا تو اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر اکثر حصہ رہ گیا تو سجدہ سہو ہے، اور در مختار شرح توبہ الابصار بر حاشیہ شامی جلد اول ص ۲۶ پر ہے فیسجد للسهو بترک اکثر هالا اقلها لكن فی المعجیٰ بسجد بترک آية منها وهو اولی قلت عليه فكل آية واجبة یعنی سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ چھوٹ جانے پر سجدہ سہو ہے کم پر نہیں لیکن کتاب مجتبیٰ میں ہے کہ سورہ فاتحہ کی ایک آیت بھی چھوٹ گئی تو سجدہ سہو واجب ہے اور یہی اولیٰ ہے میں کہوں گا کہ اس قول کی بنا پر سورہ فاتحہ کی ہر آیت پڑھنا واجب ہے در مختار کی مذکورہ عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان مافی المعجیٰ منبى علی قول الامام بانها بتمامها واجبة وذكر الآية تمشيلا لا تقيدا اذ بترک منها آية او اقل ولو حرفاً فلا يكون آتياً بأكملها الذى هو الواجب، یعنی جو کچھ صاحب مجتبیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر آیت کا پڑھنا واجب ہے اس کا مدار سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہے ان کے نزدیک نماز میں پوری سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اور صاحب مجتبیٰ کا یہ فرمانا کہ ہر آیت کا پڑھنا واجب ہے محض تمثیل کے طور پر ہے قید کیلئے نہیں ہے لہذا فاتحہ کی ایک آیت یا کم اگر چہ ایک لفظ ہو پڑھنے سے رہ گیا تو واجب ادا نہیں ہوا، کیونکہ پوری سورہ کا پڑھنا واجب ہے معلوم ہوا کہ فاتحہ کا ایک لفظ بھی چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اسی کو حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے بہار شریعت میں اختیار فرمایا ہے فرماتے ہیں الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (در مختار) اور احتیاطاً بھی اسی میں ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۳۱۰۔

## قرأت میں بھول پر سجدہ سہو

**تنبیہ:** نماز میں جو قرأت واجب ہے اسکے دو حصے ہیں ایک حصہ پوری سورہ فاتحہ کا پڑھنا، یعنی الحمد سے ولا الضالین تک ایک ایک لفظ کا پڑھنا واجب ہے، دوسرا حصہ سورہ کا پڑھنا ہے، یعنی سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورہ ملانا، یعنی کسی سورہ میں سے اتنا پڑھنا کہ تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو جائے۔ فقہائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے تین چھوٹی آیتوں کی مقدار تھم نظر تھم عبس ویسر تھم اذبرو استکبر سے متعین فرمائی ہے۔ (صغیری ص ۱۵۰)

ان تینوں آیتوں میں کل ستائیس حروف ہیں، اور اگر تینوں ”تھم“ کی میم جو مشدود ہے اس کو دو حرف مانیں تو کل تیس حروف ہوئے جیسا کہ علامہ شامی نے فرمایا ہے انے مثل تھم نظر... الخ۔ وهی ثلاثون حرفاً فلو قرأ آية طويلاً قدر ثلاثين حرفاً يَكُونُ قَدَاتِي بِقَدْرِ ثَلَاثِ آيَاتٍ یعنی تھم نظر“ اخیر تک یہ کل تیس حروف ہیں، تو اگر کسی نے ایک آیت اتنی لمبی جو تیس حروف کے برابر ہے پڑھ لی تو یہ مان لیا جائے گا کہ اس نے تین آیتوں کی مقدار پڑھ لیا۔ لہذا الحمد شریف کے بعد کسی سورہ میں سے اتنا پڑھ لیا جو ستائیس یا تیس حروف پر مشتمل ہے تو واجب ادا ہو گیا اسکی نماز ادا ہو جائیگی۔

**مسئلہ:** سورہ فاتحہ یا ضم سورہ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں یونہی نفل، سنت اور واجب نمازوں کی ہر رکعت میں واجب ہے اور مطلقاً قرأت فرض ہے۔ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے (منفرد) پر قرأت کرنا واجب اور فرض ہے۔ امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں پر نہیں ہے کیوں کہ امام کی قرأت مقتدی کیلئے کافی ہے۔

## الْحَمْدُ دُوبَارِ پڑھی

**مسئلہ:** سورہ ملانے سے پہلے الحمد کو دوبار پڑھا، یا آدھی سے زیادہ پڑھ کر پھر شروع سے دوبارہ پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

**مسئلہ:** الحمد کے بعد سورہ پڑھی اس کے بعد دوبارہ الحمد پڑھی تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

**مسئلہ:** فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد دوبار پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱ بہار شریعت ص ۵۰ ج ۳)

**مسئلہ:** نفل، سنت اور وتر کی کسی رکعت میں خواہ پہلے والی ہو یا بعد والی سورہ ملانے سے پہلے الحمد اگر دوبار پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

## پہلے سورہ بعد میں الحمد پڑھا

**مسئلہ:** کسی نے الحمد سے پہلے سورہ پڑھی پھر اسکے بعد الحمد پڑھی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱ بہار شریعت ص ۵۰ ج ۳)

## الحمد بھول گیا سورہ شروع کر دی

**مسئلہ:** فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں، نفل، سنت اور وتر کی کسی رکعت میں الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورہ شروع کر دی اور ایک چھوٹی آیت کی مقدار پڑھ لیا اب یاد آیا تو اس کو چھوڑ دے اور الحمد پڑھ کر سورہ ملانے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں نماز ہو گئی۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

**مسئلہ:** اگر پوری سورہ پڑھ لینے کے بعد یاد آیا، یا رکوع میں یا رکوع سے سر اٹھانے کے بعد یاد آیا کہ الحمد پڑھنا بھول گیا ہے تو الحمد پڑھے پھر دوبارہ رکوع کرے اور بعد میں سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

حضرت امام ابولیت سمرقندی علیہ الرحمہ کے نزدیک آیت کی قید نہیں۔ اگر ایک لفظ بھی بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔

اگر دوبارہ رکوع نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائیگی نماز دوبارہ پڑھنی ضروری ہے۔

## الحمد کے بعد سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں؟

**مسئلہ:** الحمد کے بعد اتنی دیر تک سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ لیتا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۶۳۰ ج ۳)

## الحمد بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اسکی قضا نہیں

**مسئلہ:** فرض کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد پڑھنا بھول گیا نہ رکوع میں نہ رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ میں یاد آیا بلکہ سجدہ میں یا سجدہ کرنے کے بعد کسی وقت یاد آیا تو اب سجدہ سہو کرے اور پچھلی رکعتوں میں اسکی قضا نہیں۔

(در مختار، شامی، بہار شریعت ص ۵۳ ج ۳)

## الحمد کے بعد آمین اور بسم اللہ کیلئے خاموش رہا

**مسئلہ:** الحمد پڑھنے کے بعد اگر امام نے سانس لی آمین کہی اور سورہ شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھا تو اتنی دیر میں ایک رکن تین بار سبحان اللہ کہہ لینے کے برابر دیر ہو جاتی گی، مگر اس میں حرج نہیں بلکہ یہ سب باتیں سنت کے مطابق ہیں اس لیے اس سے سجدہ سہو نہیں، البتہ ان کے علاوہ اتنی دیر تک خاموش رہا تو سجدہ سہو واجب ہے، اگر سجدہ سہو نہیں کریگا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۶۵۸ ج ۱)

## قیام میں الحمد سے پہلے یا بعد التحیات پڑھا

**مسئلہ:** فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں الحمد پڑھنے کے بعد التحیات پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھی تو نہیں۔

(عالمگیری ص ۶۶ ج ۱ . بہار شریعت ص ۵۳ ج ۳)

## مسئلہ:

فرض نماز کی پچھلی رکعتوں کے قیام میں التحیات پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

**مسئلہ:** نفل، سنت، اور وتر کی کسی رکعت میں الحمد کے بعد التحیات

پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہے خواہ پوری یا آدھی یا صرف التحیات لئہ تک پڑھے بہر صورت سجدہ سہو واجب ہے۔

### آمین کہنے میں بھول

#### آمین بھول گیا یا بلند آواز سے کہا

**مسئلہ:** الحمد کے بعد امام، مقتدی اور منفرد کو ہر نماز میں آہستہ آمین کہنا سنت ہے اگر کوئی شخص آمین کہنا بھول گیا یا بلند آواز سے کہہ دیا تو اس پر سجدہ سہو نہیں نماز ہو گئی۔ (شامی ص ۶۵ ج ۱)

#### آمین میں کچھ بدل دیا

**مسئلہ:** اگر کسی نے آمین میں کچھ ردو بدل کر دیا جیسے آمین کہنے کے بجائے آمین، آمین، یا آمین یا آمن، کہا تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی نماز دوبارہ پڑھے۔

(شامی ص ۶۵ ج ۱)

#### دوسرے کے وَلَا الضَّالِّین یا دعا پر آمین کہہ دی

**مسئلہ:** نمازی نے امام کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے وَلَا الضَّالِّین سن کر آمین کہہ دی تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی۔

**مسئلہ:** کسی نے نماز سے باہر دعا مانگی، نمازی نے اس پر آمین کہہ دی تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی نماز لوٹائے، سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا۔

#### آمین کے بعد ہاتھ چھوڑ کر پھر باندھ لینا

**مسئلہ:** جس رکعت میں سورہ ملانا تھا کسی نے الحمد کے بعد آمین کہی اور رکوع میں جانے کے ارادے سے بھول کر ہاتھ چھوڑ دیئے فوراً یاد آیا کہ سورہ ملانا ہے تو ہاتھ باندھ

۱۔ یہ اسلئے کہ الحمد کے بعد آمین وغیرہ ادا کرنے کے بعد مصلیٰ میں سورہ واجب ہے درمیان میں اجنبی کا فصل یا ایک رکن کی مقدار خاموشی سے ترک واجب ہوا۔ اسلئے سجدہ سہو واجب ہے۔ ۱۲

۱۔ اور سورہ ملا کر رکوع کرے سجدہ سہو واجب نہیں ہے کیونکہ ہاتھ باندھنا واجب نہیں سنت ہے۔

### ضم سورہ میں بھول

#### سورہ ملانا بھول گیا یا

#### ایک دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع کیا

**مسئلہ:** فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت میں اور نفل، سنت اور وتر کی کسی رکعت میں الحمد پڑھنے کے بعد سورہ ملانا بھول گیا یا صرف ایک یا دو چھوٹی آیت کے برابر پڑھ کر رکوع میں گیا پھر یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور کم از کم تین چھوٹی آیتوں کی مقدار یا زیادہ پڑھ کر پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائیگی اگر قرأت کے بعد دوبارہ رکوع نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا۔

(در مختار ص ۳۲ عالمگیری ج ۱ ص ۶۶ فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۳۸)

#### سورہ ملانا بھول گیا سجدہ میں یا

#### سجدہ کے بعد یاد آیا

**مسئلہ:** چار رکعت والی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ ملانا بھول گیا اور اسی رکعت کے سجدہ میں یا سجدہ کرنے کے بعد یاد آیا تو بعد والی رکعتوں میں اسکی قضاء کرے یعنی بعد کی رکعتوں میں الحمد کے بعد سورہ ملانا واجب ہے اگر ایک میں بھولا ہے تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اگر دونوں میں بھولا ہے تو تیسری اور چوتھی دونوں میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں رکعتوں میں بھولا ہے تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قرأت جاتی رہی۔ ان تمام صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ سورہ پڑھے گا۔ اگر جبری نماز ہے تو فاتحہ اور سورہ دونوں بلند آواز سے پڑھے گا ورنہ آہستہ اور اخیر میں سجدہ سہو کرے اگر بعد والی رکعتوں میں جان بوجھ کر سورہ نہ ملائی تو نماز دوبارہ پڑھے۔

(شامی ص ۶۵ ج ۱، بہار شریعت ج ۳)

الحمد کے بعد جس سورہ کا ارادہ تھا اس کے علاوہ پڑھی  
**مسئلہ:** الحمد کے بعد اگر کسی سورہ کے پڑھنے کا ارادہ کیا تھا مگر اسکے  
 بجائے دوسری سورہ پڑھ ڈالی تو اس پر سجدہ سہو نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

### فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورہ ملائی یا

#### التحیات پڑھی

**مسئلہ:** اگر کسی نے فرض نماز کی پچھلی رکعتوں میں الحمد کے بعد سورہ  
 ملائی خواہ بھول کر یا قصداً دونوں صورتوں میں اس پر سجدہ سہو واجب نہیں مگر امام کو ایسا  
 کرنا نہ چاہیے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵ بہار شریعت ج ۴ ص ۵۰)  
**مسئلہ:** اگر فرض کی پچھلی رکعتوں میں کسی نے قیام کی حالت میں التحیات  
 پڑھ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۷ بہار شریعت ج ۴ ص ۱۰۲)

### خلاف ترتیب سورتیں پڑھیں

**مسئلہ:** قصداً قرآن شریف الٹا پڑھنا نماز کے اندر ہو یا نماز کے باہر  
 دونوں مکروہ تحریمی اور گناہ ہے اس کیلئے سخت وعیدیں آئی ہیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو قرآن ترتیب کے خلاف الٹا پڑھے تو کیا وہ خوف نہیں کرتا  
 کہ اللہ تعالیٰ اس کا دل ہی الٹ دے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) البتہ بچوں کی تعلیم کی غرض  
 سے خلاف ترتیب جو پڑھایا جاتا ہے اسکی فقہاء کرام نے اجازت دی ہے۔

**مسئلہ:** کسی نے پہلی رکعت میں اذاجاء اور دوسری میں قل یا ایہا  
 الکفرون پڑھا، اگر بھول کر ایسا ہوا تو نہ اس پر گناہ ہے نہ سجدہ سہو اور اگر قصداً ایسا کیا تو  
 اس پر صرف گناہ ہوگا سجدہ سہو نہیں ہوگا۔ (شامی ج ۱ ص ۲۲۶ بہار شریعت ج ۴ ص ۴۹)  
 اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بلکہ بعض ائمہ نے اسکے استحباب کی تصریح فرمائی ہے فقیر کے  
 نزدیک ظاہر استحباب تھا پڑھنے والے کے حق میں ہے امام کیلئے ضرور مکروہ بلکہ مقتدیوں پر گراں گذرے تو حرام  
 ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۳۷ ۱۲۷)

اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف ترتیب کے ساتھ پڑھنا تلاوت کے واجبات  
 سے ہے نماز کے واجبات میں سے نہیں ہے اسلئے ترتیب کے خلاف پڑھنے سے سجدہ سہو  
 واجب نہیں۔

### خلاف ترتیب سورہ شروع کر کے پھر ترتیب سے پڑھی

**مسئلہ:** کسی نے بھول کر دوسری رکعت میں خلاف ترتیب سورہ شروع کر دی  
 مثلاً پہلی رکعت میں اذاجاء پڑھی اور دوسری میں قل یا ایہا الکفرون شروع کر دی پھر  
 یاد آیا تو اسکو چھوڑ کر ترتیب کے موافق تبت یداً پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں نماز ہوگئی مگر  
 ایسا کرنا مکروہ ہے بلکہ جو سورہ از خود بے اختیار زبان پر جاری ہو جائے اسی کو پڑھے اسکو  
 چھوڑنا نہیں چاہیے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۱ بہار شریعت ج ۴ ص ۱۰۲)

### دوسری رکعت میں پہلی سے طویل قرأت کی

**مسئلہ:** دونوں رکعتوں میں قرآن کی تلاوت برابر ہونا چاہئے یا پھر دوسری  
 رکعت میں پہلی کی بہ نسبت کچھ کم ہو، دوسری رکعت میں اتنی لمبی قرأت کرنی کہ دونوں میں  
 نمایاں فرق محسوس ہونے لگے تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔ مگر اس سے سجدہ سہو واجب نہیں۔

(در مختار، شامی، بہار شریعت ص ۱۰۲ ج ۳)

### ایک چھوٹی سورہ درمیان سے چھوڑ کر پڑھی

**مسئلہ:** پہلی رکعت میں کوئی سورہ پڑھی اور دوسری رکعت میں ایک چھوٹی  
 سورہ درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو یہ مکروہ ہے۔ اگر وہ درمیان والی سورہ بڑی ہے کہ اگر اس  
 کو پڑھتا ہے تو دوسری رکعت کی قرأت پہلی سے طویل ہو جائیگی تو اس صورت میں حرج

۱۔ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہیں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہوگی اور اگر آیتیں چھوٹی بڑی ہوں  
 تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہ ہوگا حروف و کلمات کا اعتبار ہوگا اگر کلمات و حروف میں بہت زیادہ کمی بیشی کا فرق ہو تو  
 کراہت ہے۔ اگر چہ دونوں سورتوں کی آیتیں گنتی میں برابر ہیں مثلاً پہلی میں الم نشرح اور دوسری میں لم یکن پڑھی تو  
 کراہت ہے اگر چہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں مگر کلمات و حروف میں بہت زیادہ تفاوت ہے (در مختار، رد المحتار)



نہیں، والتین کے بعد انزلنا پڑھنے میں حرج نہیں اور اذاجاء کے بعد قل هو اللہ درمیان سے تبت ید اچھوڑ کر نہ پڑھنا چاہئے۔

(درمختار ص ۴۶۵ ج ۱، بہار شریعت ص ۱۰۲ ج ۳)

**مسئلہ:** فرض کی پہلی رکعت میں ایک سورہ کی چند آیتیں ایک جگہ سے پڑھیں اور دوسری رکعت میں اسی سورہ کی چند آیتیں پڑھیں تو حرج نہیں۔

(شامی ص ۴۶۵ ج ۱، بہار شریعت ص ۱۰۲ ج ۱)

**مسئلہ:** اگر کسی نے ایک ہی رکعت میں کسی سورہ کی چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے اسی سورہ کی آیتیں پڑھیں تو ایسا کرنا مکروہ ہے اور اگر بھول کر ایسا ہوا تو یاد آتے ہی لوٹائے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے، مگر اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

(شامی، بہار شریعت ص ۱۰۱ ج ۱)

**بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورہ شروع کر دی**

**مسئلہ:** کسی نے بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورہ شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورہ کا فاصلہ ہو گیا پھر یاد آیا تو جو سورہ شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگر چہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو مثلاً پہلی میں قل یا ایھا الکفرون اور دوسری میں الم تر کیف یا تبت ید اشرع کر دی اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر اذاجاء پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت ص ۱۰۲ ج ۳) ایسا ہو جانے سے سجدہ سہو نہیں۔

**ایک ہی سورہ دونوں رکعتوں میں پڑھی**

**مسئلہ:** فرض کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے جبکہ کوئی مجبوری نہ ہو۔ مجبوری کی صورت میں بالکل کراہت نہیں۔ مثلاً پہلی رکعت میں قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی جو قرآن کی سب سے آخری سورہ ہے لہذا دوسری رکعت میں بھی اسی کو پڑھے یا دوسری رکعت میں بلا ارادہ وہی سورہ زبان پر آگئی جو پہلی رکعت میں پڑھ چکا ہے، یا اسکے علاوہ کوئی دوسری سورہ یاد ہی نہیں آرہی ہے تو ان سب صورتوں میں وہی پہلی

سورہ، پڑھے نماز بلا کراہت ہو جائے گی سجدہ سہو نہیں۔

(شامی ص ۴۶۵ ج ۱، بہار شریعت ص ۱۰۱ ج ۱)

**مسئلہ:** نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ مکرر (بار بار) پڑھنا، یا ایک ہی رکعت میں ایک ہی سورہ بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

(بہار شریعت ص ۱۰۱ ج ۱)

**ایک ہی آیت بار بار دہرایا**

**مسئلہ:** امام نے کسی ایک آیت کو بار بار دہرایا کہ ایک رکن تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار دیر ہوگی تو بھی سجدہ سہو نہیں اسی دوران مقتدی نے بار بار لقمہ دیا یہاں تک کہ ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگی تو بھی سجدہ سہو واجب نہیں اور نہ ہی لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہوئی۔

**فرض کی ایک ہی رکعت میں دو سورتیں پڑھیں**

**مسئلہ:** فرض کی ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ایک ہی ساتھ ملا کر پڑھ دی اگر منفرد (تنہا نماز پڑھ رہا ہو) تو حرج نہیں، بشرطیکہ دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو، اگر درمیان سے ایک یا چند سورتیں چھوڑ کر پڑھیں تو مکروہ ہے اور امام کو بہر صورت ایسا نہ کرنا چاہئے مگر سجدہ سہو واجب نہیں۔

(بہار شریعت ص ۵۴ ج ۳)

**سورہ پڑھنے کے دوران سوچنے لگا کہ کیا پڑھوں؟**

**مسئلہ:** قرأت کرنے کے دوران رک کر سوچنے لگا کہ کیا پڑھوں؟ اسی سوچ میں ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر ہوگی تو سجدہ سہو واجب ہے۔

(شامی، بہار شریعت ص ۵۴ ج ۳)

**مسئلہ:** قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن کی مقدار کھڑا

سوچتا رہا پھر رکوع میں گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

## قرأت کرنے میں کوئی کلمہ چھوٹ گیا

**مسئلہ:** نماز میں قرأت کرتے ہوئے درمیان سے کوئی کلمہ چھوٹ گیا اگر اسکی وجہ سے معنی میں ایسی تبدیلی نہیں آئی جس سے نماز فاسد ہو جائے تو نماز ہو جائیگی۔ سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔ جیسے جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا میں پہلے والے سَيِّئَةٍ کے لفظ کو چھوڑ کر جَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا پڑھ دیا اور اگر تبدیلی ایسی ہے جس سے معنی فاسد ہو جاتا ہے تو اس صورت میں نماز لوٹانی پڑے گی سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا۔ (کبیری ص ۳۵۲)

## قرأت کرتے ہوئے کسی لفظ کا ترجمہ پڑھ دیا

**مسئلہ:** نماز میں قرأت کر رہا تھا کہ غلطی سے کسی لفظ کا ترجمہ منہ سے نکل گیا تو نماز فاسد ہوگئی دوبارہ پڑھے سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا۔ (شامی ج ۱ ص ۳۳۰)

**تین آیتوں کے بعد بھولا اور فوراً رکوع میں چلا گیا**

**مسئلہ:** تین چھوٹی آیتوں کی مقدار یا ایک لمبی آیت پڑھنے کے بعد بھول گیا اور فوراً رکوع میں چلا گیا تو نماز بلا کراہت ہوگئی سجدہ سہو واجب نہیں اگر ایک رکن تین بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کے برابر سوچنے میں دیر لگائی اسکے بعد رکوع میں گیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۴۲۷)

## فرض کی آخری رکعت میں کچھ نہیں پڑھا

**مسئلہ:** فرض کی آخری رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا بالکل خاموش رہا یا تسبیح سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھا تو بھی نماز ہوگئی مگر ایسا نہ کرنا چاہیے پھر بھی اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

## منہ بند کر کے قرأت کی

**تنبیہ:** بعض لوگ نماز میں اس طرح قرآن پڑھتے ہیں کہ منہ بالکل بند رہتا ہے یا دل میں پڑھتے ہیں اس طرح پڑھنے سے قرأت جو نماز کا ایک رکن (فرض) ہے وہ ادا ہی نہیں ہوتا نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اسکا خیال رکھنا ضروری ہے بہت سے لوگ اس مسئلہ

## سورہ پڑھتے ہوئے بھول گیا پھر شروع سے پڑھی

**مسئلہ:** کسی نے سورہ شروع کی اور آدھا حصہ یا کم یا زیادہ پڑھ کر بھول گیا پھر دوبارہ شروع سے پڑھ کر ختم کیا تو نماز ہوگئی سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

(فتاویٰ سراجیہ بر حاشیہ قاضی خاں ص ۷۲)

## سورہ پڑھتے ہوئے بھول گیا اور

### دوسری سورہ میں چلا گیا

**مسئلہ:** امام نے سورہ العصر کو اِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ تک پڑھا پھر بھول کر سورہ وَالْتَّيْنِ میں پہنچ گیا اور پڑھ دیا فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ اور آخر تک پڑھا تو نماز ہوگئی سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۹۲ ج ۱)

**مسئلہ:** سورہ شروع کی ابھی تین چھوٹی آیتوں کی مقدار نہیں پڑھ پایا تھا کہ بھول گیا پھر اسے دہرایا مگر یاد نہ آیا اور اسے چھوڑ کر دوسری سورہ یا آیتیں پڑھیں تو نماز ہوگئی سجدہ سہو کی ضرورت نہیں اور اگر سوچنے میں تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار دیر ہوگئی پھر اس کے بعد پڑھنا شروع کیا تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ص ۱۲۵ ج ۳)

## مسئلہ:

اگر تین آیت کی مقدار پڑھ چکا ہے اسکے بعد بھولا تو چاہیے کہ رکوع کرے اور بقیہ نماز پوری کرے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

## تین آیتوں کے بعد قرأت میں غلطی ہوئی

**مسئلہ:** امام نے سورہ فاتحہ کے بعد تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت پڑھ لی، اسکے بعد کہیں غلط پڑھ دیا اگر یہ غلطی ایسی ہے جس سے نماز فاسد ہو جائے گی تو مقتدیوں کو لقمہ دینا ضروری ہے ورنہ سب کی نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر اس غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو لقمہ دینا جائز ہے مگر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (کبیری ص ۴۱۷)

(کم سے کم) درجہ ہے۔ اعلیٰ کیلئے کوئی حد مقرر نہیں البتہ ضرورت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کیلئے باعث تکلیف ہو کر رہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے اور اتنا آہستہ پڑھنا کہ قریب کے دو ایک آدمی سن سکیں جہر نہیں کہلائے گا۔

(شامی در مختار، بہار شریعت، وغیرہ عامہ کتب)

**سیر**، یعنی آہستہ پڑھنا۔ سر کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خود نے اگر صرف ہونٹ ہلائے یا اس قدر آہستہ پڑھے کہ خود بھی نہ سن سکے تو اس کو سرنہ کہیں گے۔ اس طرح نماز میں قرآن پڑھنے سے نماز ہی نہیں ہوگی، بہر حال آہستہ پڑھنے میں اتنا ضروری ہے کہ اگر شور و غل نہیں ہے تو اپنی آواز کو خود نہ سنے۔

(عامہ کتب)

### کن نمازوں کی کن رکعتوں میں جہر اور سر واجب ہے

مغرب اور عشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں، فجر، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک میں وتر باجماعت کی ہر رکعت میں امام پر واجب ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور سورہ کو جہر کے ساتھ (بلند آواز سے) پڑھے اور جن نمازوں میں امام پر جہر واجب ہے ان کو ”جہری نماز“ کہتے ہیں۔

نماز مغرب کی تیسری اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد آہستہ پڑھی جائیگی ظہر اور عصر کی سب رکعتوں میں امام اور منفرد (تنہا پڑھنے والے) پر آہستہ قرأت کرنی واجب ہے۔ ان نمازوں کو جن کی ہر رکعت میں سر (آہستہ) پڑھنا واجب ہے ان کو ”سری نماز“ کہتے ہیں۔

**مسئلہ**: دن کی نقلی نمازوں میں قرأت آہستہ کرنی واجب ہے رات کی نقلی

نمازوں میں اختیار ہے آہستہ پڑھے یا بلند آواز سے پڑھے دونوں جائز ہے۔

**مسئلہ**: جہری نمازوں میں منفرد (تنہا نماز پڑھنے والے) کو اختیار ہے جہر

کرے یا آہستہ پڑھے جائز ہے مگر جہری نماز میں بلند آواز سے پڑھنا افضل (بہتر) ہے۔

(عامہ کتب)

سے غافل ہیں۔ یاد رہے جہاں کہیں کچھ پڑھنے کا حکم ہے اس کو اس طرح پڑھنا چاہیے کہ اگر شور و غل نہ ہو تو خود اپنی آواز کو سن سکے۔

### کسی کی خاطر قرأت لمبی کی

**مسئلہ**: امام کو اپنی جان پہچان والے کیلئے قرأت کو لمبا کرنا یا نماز میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے مگر سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر کسی خاص شخص کا لحاظ کئے بغیر عام لوگوں کو نماز میں شامل ہونے کیلئے ایسا کیا تو امانت علی الصلوٰۃ کی وجہ سے حرج نہیں۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۶۲)

### قرأت میں غلطی پر سجدہ سہو کیا اور

### کچھ لوگ ایک رکعت کے بعد شامل ہونے

**مسئلہ**: امام نے قرأت کی مقتدی نے لقمہ دیا امام نے لقمہ قبول کر کے اس کو صحیح کر لیا پھر آخر میں اسی غلطی پر سجدہ سہو کیا جس کی ضرورت نہیں تھی تو اس صورت میں امام اور ان مقتدیوں کی نماز ہوگئی جو پہلی رکعت سے ہی امام کے ساتھ شریک تھے۔ مگر وہ لوگ جو ایک رکعت کے بعد یا سجدہ سہو کا سلام پھیرنے کے بعد اس نماز میں شامل ہوئے ان کی نماز فاسد ہوگئی، دوبارہ پڑھیں جبکہ ان کو معلوم ہو کہ امام پر سجدہ سہو نہیں تھا اور کر لیا۔

(طحطاوی علی المواقی ص ۲۵۳)

### تجوید کی رعایت کے بغیر قرأت کی

**مسئلہ**: نماز میں اگر کسی نے تجوید کی رعایت کے بغیر قرآن پڑھا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہاں اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو نماز کا اعادہ واجب ہوگا نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

نماز میں جہر (آواز سے) اور سر (آہستہ) پڑھنے پر سجدہ سہو

**جہر اور سر کا معنی**: جہر یعنی آواز سے پڑھنا، شریعت میں

جہر سے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ پہلی صف میں ہیں وہ آواز کو سن سکیں یہ جہر کا ادنیٰ

**امام نے جہری میں آہستہ اور سری میں آواز سے پڑھا**  
**مسئلہ:** جہری نماز میں امام نے بھول کر ایک آیت کی مقدار جس سے قرأت کا فرض ادا ہو جائے آہستہ پڑھا۔ سری نماز میں بلند آواز سے پڑھ دیا تو سجده سہو واجب ہے، اور اگر ایک آدھ کلمہ آہستہ یا زور سے پڑھ دیا تو سجده سہو واجب نہیں۔

(عالمگیری ص ۶۵ ج ۱، در مختار، شامی ص ۶۹۲ ج ۱، فتاویٰ رضویہ ص ۱۹۱)  
 جیسے الْحَمُّ يَا الْحَمْدُ سری میں آواز سے پڑھ دیا اور جہری میں آہستہ تو سجده سہو نہیں اور الْحَمْدُ لِلَّهِ پڑھ دیا تو سجده سہو واجب ہے، یونہی قُلْ پڑھا تو سجده سہو نہیں اور قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھا تو سجده سہو واجب ہے۔

### منفرد نے سری میں جہر کیا

**مسئلہ:** منفرد یعنی جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اسکو اختیار ہے کہ جہری نماز میں آہستہ قرأت کرے یا بلند آواز سے پڑھے، مگر سری نماز میں بلند آواز (جہر) سے پڑھنے کی اجازت نہیں اس لیے اگر منفرد نے سری نماز میں بلند آواز سے بھول کر قرأت کی تو اس پر سجده سہو واجب ہے!

### جہری نماز کی قضا دن میں اور

### سری کی رات میں جماعت سے پڑھا

**مسئلہ:** رات والی نماز جس میں بلند آواز سے قرأت واجب ہے اگر کسی

عالمگیری ص ۱۲۸ ج ۱ پر والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والا خفاء لانهما من خصائص الجماعة هذا في التبين. لیکن اسی عالمگیری میں الفصل الثالث فی واجبات الصلوة میں اس کے خلاف تصریح فرمائی کہ منفرد کو جہری میں اختیار ہے اور سری میں سہو واجب ہے عبارت یہ ہے ان كان منفردا وان كانت الصلوة يخافت فيها فيخافت حتما هو الصحيح وان كانت الصلوة يسجهر فيها فهو بالخيار. اور تخویر الابصار میں ہے ویسخر المنفرد فی الجهرية اس پر صاحب در مختار نے فرمایا فی السرية يخافت حتما علی المذهب. اور علامہ شامی نے فرمایا کذا فی البحر اس سے معلوم ہوا کہ منفرد کو صرف جہری میں اختیار ہے مگر سری میں سری واجب ہے جہر کرے گا تو سجده سہو واجب ہوگا۔

عذر صحیح سے چھوٹ گئی اور لوگ رات میں اسکو پڑھ نہ سکے اب دن میں اسی نماز کی قضا جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیں تو امام پر واجب ہے کہ باواز بلند قرأت کرے۔ یونہی دن کی سری نماز کی قضا اگر رات میں پڑھیں تو آہستہ قرأت کرنی واجب ہے اگر بھول کر اسکے خلاف کیا تو سجده سہو واجب ہے، اگر قصد کیا تو نماز لوٹانی واجب اور ضروری ہے۔

(عالمگیری باب واجبات الصلوة)

### غیر نمازی کے کھنے سے امام نے آہستہ پڑھا

### یا اس کا لقمہ لیا

**مسئلہ:** ظہر یا عصر کی نماز میں بھول کر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع

کی اور کسی دوسرے شخص نے جو اسکے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے کہا کہ آہستہ پڑھو، اسکے کہنے سے کچھ توقف کرنے کے بعد آہستہ پڑھنا شروع کیا تو نماز ہو گئی اور اگر اسکے کہنے پر فوراً بلا توقف آہستہ پڑھنا شروع کیا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۸۱ ج ۱)

**تنبیہ:** خیال رہے کہ اگر ایک چھوٹی آیت کی مقدار جس سے قرأت کا فرض

ادا ہو جاتا ہے بلند آواز سے پڑھ لیا تو اس صورت میں سجده سہو واجب ہوگا ورنہ نہیں۔

**مسئلہ:** اگر امام قرأت کرتے ہوئے بھول گیا اور کسی دوسرے شخص نے جو

اسکے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے اس کا لقمہ لے لیا اور فوراً بلا توقف

اسکے بتانے سے پڑھنا شروع کیا تو نماز فاسد ہو گئی، لوٹانی پڑے گی، اور کچھ توقف کے بعد

پڑھا تو نماز ہو گئی، سجده سہو کی ضرورت نہیں۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۸۱ ج ۱)

**تنبیہ:** خیال رہے، بتانے یا لقمہ دینے کے بعد اتنا توقف کیا کہ جتنی دیر

میں ایک رکن تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکتا ہے، تو اس صورت میں بھی اس پر سجده سہو

واجب ہوگا، اگر سجده سہو نہیں کیا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔

## وتر اور تراویح میں آہستہ قرأت کی

**مسئلہ:** رمضان المبارک میں باجماعت وتر میں یا تراویح کی نماز میں امام نے آہستہ قرأت کی تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

**مسئلہ:** رمضان کے علاوہ یا رمضان میں تنہا وتر پڑھے تو قرأت آہستہ کرے، اگر بلند آواز سے قرأت کی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

## جمعہ اور عیدین میں جہر واجب ہے

**مسئلہ:** جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں امام پر جہر (بلند آواز سے قرأت) واجب ہے اگر بھول کر ترک کیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۷ ج ۱)

**مسئلہ:** اگر نماز جمعہ اور عیدین میں، جہوم زیادہ ہے اور امام نے سجدہ سہو نہیں کیا تو بھی نماز ہوگی۔

## سجدہ تلاوت میں سہو

### نماز میں سجدہ تلاوت فوراً واجب ہے

**مسئلہ:** جس نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اس پر فوراً سجدہ تلاوت واجب ہے۔ اگر سجدہ کرنے میں تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا۔ تاخیر سے مراد یہ ہے کہ آیت سجدہ کے بعد تین چھوٹی آیتوں کی مقدار پڑھ لے، اگر اس سے کم پڑھا تو اس تاخیر کا اعتبار نہیں خیال رہے جو آیت سجدہ نماز میں پڑھی گئی ہے اس کا سجدہ نماز یا حرمت نماز میں ہی ادا ہوگا، بیرون نماز اسکی ادائیگی نہیں ہو سکتی۔ اگر نماز میں قصد سجدہ نہیں کیا تو گنہگار ہوگا۔

(در مختار ص ۷۲ ج ۱)

### سجدہ تلاوت کرنا بھول گیا

**مسئلہ:** اگر کسی نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک نماز یا حرمت نماز میں ہے تو یاد آتے ہی سجدہ تلاوت ادا کرے اور بعد میں سجدہ سہو

کرے۔ (در مختار، شامی ص ۷۲ ج ۱)

خیال رہے کہ حرمت نماز میں ہونے کا مطلب فقہاء کے نزدیک یہ ہے کہ نماز کا سلام پھیر چکا ہو مگر سلام کے بعد ابھی تک کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز کے منافی ہے۔ مثلاً بات چیت کرنا، کھانا پینا وغیرہ۔

**مسئلہ:** آیت سجدہ تلاوت کی اور ابھی اس کے بعد تین چھوٹی آیتوں کے برابر نہیں پڑھا تھا کہ یاد آیا اور فوراً سجدہ کر لیا تو اس صورت میں اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (در مختار، شامی ص ۷۲ ج ۱)

### سجدہ تلاوت رکوع میں

**مسئلہ:** اگر کسی نے سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی اور فوراً بلا تاخیر رکوع کیا اور اس رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت کر لی تو اس سے اس کا سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا، لیکن اگر امام ہے تو یہ صورت مناسب نہیں، کیونکہ اس سے صرف امام کا سجدہ ادا ہوگا، مقتدیوں کا سجدہ تلاوت رہ جائیگا اس لئے کہ امام کی نیت کے ساتھ مقتدیوں کو بھی نیت کرنی ضروری ہے اور یہاں امام کی نیت کا حال مقتدیوں کو معلوم نہ ہو سکے گا مگر ایسا کرنے سے اس پر سجدہ سہو نہیں۔ (شامی ص ۷۳ ج ۱)

**مسئلہ:** رکوع میں جاتے وقت سجدہ تلاوت کی نیت نہیں کی بلکہ رکوع میں جانے کے بعد یا رکوع سے اٹھنے کے بعد نیت کی تو یہ نیت کافی نہیں۔ اس طرح رکوع سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہوگا۔ دوبارہ کرنا ہوگا۔ (عالمگیری، بہار شریعت ص ۷۰ ج ۳)

**مسئلہ:** آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیت سجدہ کر لی مگر مقتدیوں نے نہ کی، تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوا۔ لہذا جب امام سلام پھیرے تو مقتدی سجدہ تلاوت کر کے قعدہ کریں اور سلام پھیریں اس قعدہ میں بھی تشہد پڑھنا واجب ہے اگر سجدہ تلاوت کے بعد قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ قعدہ اخیرہ جاتا رہا یہ حکم جہری نماز کا ہے، سری نماز میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہذا معذور ہے۔ (شامی، بہار شریعت ص ۷۰ ج ۳)

## سجدہ تلاوت بھول گیا تو جس رکن میں یاد آنے کرے

**مسئلہ:** نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ تلاوت کرنا بھول گیا پھر رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں یاد آیا تو اسی وقت سجدہ کرے، اور جس حالت میں تھا اسی حالت کی طرف لوٹ آئے، مثلاً رکوع میں تھا تو رکوع میں واپس آئے، اگر اس رکن کو پورا ادا کر لیا تھا تو اس کا اعادہ نہیں نماز ہوگئی، مگر قعدہ اخیرہ کا لوٹنا فرض ہے۔ کیونکہ سجدہ تلاوت کی ادائیگی سے قعدہ اخیرہ باطل ہو گیا اس لئے دوبارہ قعدہ اخیرہ کرے۔ بہر حال اس صورت میں اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (در مختار)

## آیت سجدہ کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کیا

**مسئلہ:** آیت سجدہ نماز میں پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً بلا توقف یا تین چھوٹی آیتوں سے کم مقدار پڑھ کر رکوع کیا پھر سجدہ کیا تو اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہو پھر بھی ادا ہو جائے گا اور اس صورت میں اس پر سجدہ سہو بھی واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری، در مختار)

۱۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۶۵۴ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں صورت مستفسرہ میں تلاوت کیلئے مستقل سجدہ نہ کیا بلکہ آیت سجدہ پڑھتے ہی معاً نماز کا رکوع بجا لایا اور اس میں نیت سجدہ نہ کیا پھر قومہ کے بعد فوراً نماز کے سجدہ اولیٰ میں جائے اور اس میں نیت سجدہ کرے اب نہ کوئی قباحت یا کراہت یا تقویت فضیلت لازم ہوئی، نہ مقتدیوں پر کچھ دقت ہوئی اگرچہ انہوں نے نیت سجدہ تلاوت نہ کی ہو، کہ سجدہ نماز جب فی الفور کیا جائے تو اس سے سجدہ تلاوت خود بخود ادا ہو جاتا ہے اگرچہ نیت نہ کی ہو اسکے چند سطر بعد فرماتے ہیں یہ صورت اسی حالت میں بن پڑیگی کہ آیت سجدہ کے بعد نماز کے رکوع اور سجود میں دیر نہ کی ہو فوراً بجالایا، ورنہ اگر آیت سجدہ پڑھ کر تین چار آیتیں اور پڑھ لی تو اب سجدہ تلاوت ہرگز بے خاص مستقل سجدہ کے ادا ہی نہ ہوگا اور تاخیر کا گناہ ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع کر کے نماز کا سجدہ کرنے سے دونوں قسم کے سجدے بلا کراہت ادا ہو جائیں گے نہ ترک واجب ہوگا نہ ہی تاخیر واجب لازم آئیگی، نہ گناہ ہوگا نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوگا۔ ۱۲ منہ

## آیت سجدہ ایک یا سب رکعتوں میں بار بار پڑھی

**مسئلہ:** کسی نماز کی ایک ہی رکعت میں ایک ہی آیت سجدہ کو بار بار پڑھ کر یا ایک بار پڑھ کر سجدہ تلاوت کیا پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اسی رکعت میں اسی آیت کو پھر دوبارہ اور سہ بارہ پڑھا تو ان سب صورتوں میں وہی ایک سجدہ اس کیلئے کافی ہے۔ یونہی نماز کی سب رکعتوں میں یا دو یا تین میں وہی ایک آیت سجدہ پڑھی تو سب کیلئے ایک ہی سجدہ کافی ہے اور ان تمام صورتوں میں اس پر سجدہ سہو نہیں، بشرطیکہ پہلی رکعت میں اس نے فوراً سجدہ تلاوت بلا تاخیر کر لیا ہو، اور اگر اس نے پہلی رکعت میں فوراً سجدہ نہیں کیا، تاخیر سے کیا یا آخر رکعت میں کیا، تو ان صورتوں میں اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۷۷ ج ۱)

## امام نے سجدہ تلاوت کیا اور مقتدیوں نے رکوع کیا

**مسئلہ:** امام نے آیت سجدہ تلاوت کی اور فوراً سجدہ میں چلا گیا اور مقتدیوں کو رکوع کا گمان ہوا اور رکوع میں چلے گئے تو حکم یہ ہے کہ رکوع توڑ کر سجدہ کریں۔ جس نے رکوع اور ایک سجدہ کیا اس کا سجدہ ادا ہو گیا اور نماز بھی ہوگئی اور جس نے رکوع کر کے دو سجدے کئے تو اسکی نماز نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھے۔ (در مختار ص ۵۲ ج ۱)

## سجدہ تلاوت کرنا یاد تھا اور سلام پھیر دیا

**مسئلہ:** نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ کرنا بھول گیا پھر نماز کے اندر ہی یاد آیا وجود اسکے قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ تلاوت ساقط ہو گیا مگر واجب کو قصداً چھوڑ دینے سے نماز مکروہ تحریمی ہوئی اس کا لوٹنا ضروری ہے۔

## سجدہ تلاوت کے بعد تین آیات کی مقدار تاخیر کر دی

**مسئلہ:** کسی نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ تلاوت کرنے میں تین چھوٹی آیتوں کی مقدار یا زیادہ تاخیر کر دی تو سجدہ سہو کرے۔

(غنیہ بحوالہ بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷)

## سورہ حج کے آخری سجدہ کا حکم

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ والرضوان کے نزدیک سورہ حج کا آخری سجدہ واجب ہے اگر کوئی حنفی مقتدی شافعی مذہب امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو حنفی مقتدی کو بھی چاہیے کہ امام کی اقتداء میں سورہ حج کا آخری سجدہ کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۷۸)

## رکوع و سجود میں سہو

**رکوع کی حقیقت:** رکوع کم از کم اتنے جھکنے کو کہتے ہیں کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ بالکل سیدھی بچھا دے۔

**رکوع کا طریقہ:** سورہ ملانے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے فوراً رکوع میں جائے رکوع کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے اس طرح پکڑیں کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر جمی رہیں اور انگلیاں ایک دوسرے سے الگ الگ خوب پھیلی ہوئی ہوں، سب انگلیوں کو ایک جگہ ملا کر رکھنا یا چار انگلیوں کو ایک طرف اور انگوٹھے کو دوسری طرف رکھنا نہ چاہیے کہ یہ سنت کے خلاف ہے اور عورت رکوع میں تھوڑا جھکے، یعنی صرف اس قدر کی ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، مردوں کی طرح پیٹھ خوب سیدھی کر کے کبھی نہ رکھے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے۔ مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔

اور رکوع میں جاتے وقت بھی یہ خیال رکھیں کہ اللہ اکبر کی الف جب کہنا شروع کریں تو اسی وقت سے سر کو جھکانا شروع کر دیں اکبر کی ،، جب ختم ہو تو پورے طور پر رکوع میں جھک جائیں بعض لوگ پہلے رکوع میں چلے جاتے ہیں پھر اللہ اکبر کہتے ہیں یونہی بعض لوگ اللہ اکبر کھڑے کھڑے کہہ لینے کے بعد رکوع میں جاتے ہیں یہ دونوں طریقے غلط ہیں اس عادت کو بدلتی چاہیے۔

**مسئلہ:** جس کی پیٹھ میں اتنا کبڑا پن ہے کہ حد رکوع کو پہنچ گیا ہے ایسے شخص

کیلئے حکم یہ ہے کہ رکوع کیلئے سر سے اشارہ کرے اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

(عالمگیری)

**مسئلہ:** اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کیلئے پورا رکوع کرنے کا معتدل طریقہ یہ ہے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آجائے اس طرح رکوع کرنے کیلئے سرین اٹھانے کی حاجت نہیں اور سر کو اتنا جھکانا کہ زمین کے قریب ہو جائے اور پیچھے سے سرین اٹھ جائے عبث اور بیجا ہے جو ناپسندیدہ اور مکروہ تنزیہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۱)

**مسئلہ:** نماز کی ہر رکعت میں رکوع کرنا فرض ہے اور ایک سے زیادہ رکوع نہ کرنا واجب ہے۔

## رکوع کی تکبیر بھول گیا یا لفظ بدل دیا

**مسئلہ:** فرض، وتر، سنت اور نفل کی ہر رکعت میں رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا سنت ہے۔

**مسئلہ:** اگر کوئی شخص رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا بھول گیا یا بجائے اللہ اکبر کے سبحان اللہ یا سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ وغیرہ کہہ دیا یونہی رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا بھول گیا یا اس کے بجائے اللہ اکبر یا سُبْحَانَ اللہ کہہ دیا تو سجدہ سہو واجب نہیں نماز ہوگی۔ (عامہ کتب)

**مسئلہ:** عیدین کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع میں جاتے وقت جو تکبیر کہی جاتی ہے وہ واجب ہے لہذا اگر یہ تکبیر بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے مگر زیادہ ہجوم کی وجہ سے سجدہ سہو نہیں کیا تو بھی نماز ہوگی کیونکہ بہت ہجوم کے وقت سجدہ سہو کرنے کی وجہ سے نماز میں افراتفری ہو جانے کا اندیشہ ہے اس لئے سجدہ سہو ساقط ہو جاتا ہے۔

## رکوع سے پہلے کھڑا کچھ سوچنے لگا

**مسئلہ:** سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھ لینے کے بعد فوراً رکوع واجب ہے اگر کوئی شخص سورہ پڑھ لینے کے بعد اتنی دیر خاموش سوچتا رہا جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ

پہلی رکعت جو بلا رکوع پڑھی ہے وہ باطل ہوگی کیونکہ فرض چھوٹ گیا۔ لہذا یہ رکعت نماز کی رکعتوں میں شمار نہ ہوگی۔

### رکوع کے بعد کھڑا سوچتا رہا

**مسئلہ:** دو فرض یا دو واجب یا واجب اور فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا واجب ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۴) لہذا اگر کوئی شخص رکوع سے اٹھنے کے بعد بھول کر تین تسبیح کی مقدار کھڑا سوچتا رہا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قصد اتنی دیکھ کر اٹھا تو نماز لوٹائے۔

### مقتدی کی تسبیح پوری ہونے سے پہلے امام کھڑا ہو گیا

**مسئلہ:** مقتدی نے ابھی تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ نہیں کہا تھا کہ امام نے رکوع سے سر اٹھالیا تو مقتدی بھی سر اٹھالے اتنی دیر تک نہ جھکار ہے کہ امام کی مخالفت لازم آئے۔ سنت کی ادائیگی میں امام کی متابعت سنت ہے بشرطیکہ تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کر دے۔ (بہار شریعت)

### رکوع وسجود میں آیت یا بسم اللہ پڑھا

**مسئلہ:** نماز میں قیام کی حالت کے علاوہ رکوع یا سجدہ یا قعدہ کی حالت میں قرآن کی کوئی آیت یہاں تک کہ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا جائز نہیں اگر رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں قرآن کی کوئی آیت پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہے۔

(عالمگیری، فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۳۳، بہار شریعت ج ۳ ص ۱۵۱)

### سجدہ کی حقیقت

پیشانی کا زمین پر جتنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا شرط ہے لہذا اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین پر لگی رہی انگلی کا پیٹ نہ لگا تو اس صورت میں اسکی نماز ہی نہ ہوگی اس مسئلہ سے بہت سے لوگ غافل ہیں۔ (در مختار فتاویٰ رضویہ)

لیتا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۷۱۰)

### رکوع میں ایک تسبیح سے کم ٹھہرا

**مسئلہ:** رکوع میں کم سے کم اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنی جگہ قرار پا جائے اور ایک بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا جاسکے واجب ہے اگر کسی نے بھول کر اس کو ترک کر دیا یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے کی مقدار رکوع میں نہ ٹھہرا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قصد ایسا کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ضروری ہے۔ (طحطاوی ص ۱۶۶)

### رکوع کی تسبیح میں بھول

**مسئلہ:** رکوع میں کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا سنت ہے اور تین سے زیادہ افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہونا چاہیے ۵، ۷، ۹ پر۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۸۳)

**مسئلہ:** رکوع کی تسبیحات اگر بھول گیا یا صرف ایک بار یا دو بار کہہ کر اٹھ گیا تو اس پر سجدہ سہو نہیں نماز ہوگی۔ مگر بلا عذر جان بوجھ کر ایسا کرنا اچھا نہیں۔

### ایک رکوع کے بجائے دو رکوع کرنے

**مسئلہ:** نماز کی ہر رکعت میں ایک سے زیادہ رکوع نہ کرنا واجب ہے لہذا اگر کسی نے بھول کر ایک سے زیادہ رکوع کر لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قصد ایسا کیا تو نماز لوٹانی واجب ہے سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۳)

### رکوع بھول گیا اور سجدہ میں چلا گیا

**مسئلہ:** سورہ پڑھنے کے بعد رکوع بھول گیا اور سجدہ میں چلا گیا اور دوسری رکعت شروع کرنے سے پہلے یاد آیا تو اسی وقت فوراً کھڑا ہو کر رکوع میں جائے اس کے بعد پھر دوبارہ سجدہ کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے نماز ہوگی اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع مان لیا جائے گا اور یہ دوسری رکعت پہلی رکعت ہو جائے گی اس صورت میں بھی سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷) اور



## سجدہ کا طریقہ

رکوع سے کھڑا ہونے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے سجدہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، اس طور پر کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے، اور نظر ناک کی طرف رہے، اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے، اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی جانب رکھے، اس طرح کہ دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جے رہیں اور ہتھیلیاں یکجہی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملادے اور پیٹ کو ران سے۔ اور ران کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے۔ (عالمگیری وغیرہ) اور سجدے میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۶۳)

**مسئلہ:** سجدہ میں ناک کا زمین پر اس طرح ٹکانا واجب ہے کہ نرم حصہ ہڈی تک دب جائے اگر نرم حصہ ہڈی تک نہ دبا تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی! لوٹنا واجب ہے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۷۲)

**مسئلہ:** ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں ۲ اور ہر رکعت میں دو سجدوں

سے زیادہ سجدہ نہ کرنا واجب ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۲ و عامہ کتب)

۱۔ قال فی الہندیہ فی باب الرابع فی صفة الصلوة ” وکما السنة فی السجود وضع الجبهة والانف جميعا ولو وضع احدهما ان كان من عذر لا يكره وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا لاداء الفرض وهو وضع الجبهة ويكره تحريرا وان كان بالعكس وكذا لك عند ابي حنيفة رحمه الله قال لا يجوز وعليه الفتوى۔ ۱۲ منہ

۲۔ ہر رکعت میں دو سجدے بالاجماع فرض ہیں کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پہلا سجدہ فرض ہے اور دوسرا واجب ہے یہ درست نہیں اجماع امت کے خلاف ہے سیدنا علی حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۷ پر فرماتے ہیں باجماع امت دونوں سجدے فرض ہیں اصلاً انہیں کسی عالم کا اختلاف نہیں اس کا منکر اجماع امت کا منکر ہے فقیر غفرلہ بلا مبالغہ دو سو کلمات علماء کرام سے اسکی سندیں پیش کر سکتا ہے۔ لہذا طوالت کی وجہ سے صرف دس نصوص صریحہ پر قناعت نص اول بحرائق میں کنز الدقائق کے قول (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

**مسئلہ:** اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے سجدہ کرتے وقت پیشانی کو زمین پر نہیں لگا سکتا ہے تو صرف ناک پر سجدہ کرے پھر بھی ناک کی نوک لگانا کافی نہیں ہے، بلکہ ناک کا نرم حصہ ہڈی تک زمین پر دہنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۲)

**مسئلہ:** گھاس، روئی، قالین اور گدے وغیرہ نرم چیز پر سجدہ کیا اور پیشانی اگر خوب جم گئی کہ اب دبانے سے نہ دبے گی تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

(عالمگیری، بہار شریعت ج ۳ ص ۷۲)

**تنبیہ:** لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس بات کا پورا پورا خیال رکھنا چاہیے کہ پیشانی اور ناک کا نرم حصہ ہڈی تک خوب اچھی طرح دب جائے ورنہ نماز مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہوگی۔ یعنی اس طرح پڑھی ہوئی نماز کو لوٹنا واجب ہے۔

## ایک سجدہ بھول گیا

**مسئلہ:** اگر کسی رکعت کا ایک سجدہ بھول کر چھوٹ گیا تو جب یاد آئے کر لے اگر چہ سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا بشرطیکہ کوئی فعل جو نماز کے منافی ہو نہ کیا ہو اور پھر اسکے بعد سجدہ سہو کر لے نماز ہوگی۔

(در مختار، بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷)

## ایک ہی رکعت میں دو سجدوں سے زیادہ کنے

**مسئلہ:** کسی نے ایک ہی رکعت میں تین یا تین سے زیادہ سجدے بھول کر کر لئے تو سجدہ سہو کرے۔ نماز ہو جائیگی۔

(در مختار، بہار ج ۳ ص ۷۷)

## سجدہ میں تسبیح بھول گیا

سجدہ میں کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا سنت ہے پانچ، سات یا

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) فرضها التحريمه والقيام والقراءة، والركوع، والسجود، کی شرح میں فرمایا ركعوا، واسجدوا، والاجتماع على فرضيتها وركنيتها والمراد من السجود والسجدتان فاصله ثابت بالكتاب والسنة والاجتماع وكونه مشني في كل ركعة بالسنة والاجتماع الى آخره مزيد تفصيل كيلے فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ کرے۔ ۱۲ منہ

اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (در مختار ص ۱۰۳ ج ۱)

**مسئلہ:** اگر شک کی صورت میں ایک جانب غالب گمان ہو تو اسی پر عمل کرے یعنی غالب گمان یہ ہے کہ ایک سجدہ کیا ہے تو ایک اور کرے اور غالب گمان یہ ہے کہ دو سجدے کر لئے ہیں تو مزید سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں نماز پوری کرے اس صورت میں اس پر سجدہ سہو بھی نہیں ہے۔ (در مختار ص ۱۰۳ ج ۱)

### امام کے پیچھے رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا

**مسئلہ:** امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے کسی کا رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا جس وقت یاد آئے تو اس کو ادا کر کے امام کے ساتھ ہو جائے ایسی صورت میں اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر یاد آنے پر نہ کیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرے پھر سجدہ سہو کرے اور اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار نہ کی تو اس کی نماز نہ ہوئی دوبارہ پڑھے۔

(عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

### سجدہ کی جگہ رکوع، رکوع کی جگہ سجدہ کر لیا

**مسئلہ:** نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کیا مثلاً پہلے سجدہ کر لیا بعد میں رکوع کیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

### امام نے بھول کر تین سجدے کر لیے

**مسئلہ:** اگر امام بھول کر تیسرے سجدہ میں چلا گیا مقتدی اس کی اقتداء نہ کریں اس صورت میں صرف امام پر سجدہ سہو ہوگا مقتدی اس سجدہ سہو میں امام کی اتباع نہ کریں گے اور اگر سب یا بعض مقتدیوں نے امام کے ساتھ تیسرا سجدہ کر لیا تو ان مقتدیوں پر بھی سجدہ سہو واجب ہے جو امام کے ساتھ تیسرے سجدہ میں گئے لہذا وہ بھی امام کے ساتھ سجدہ سہو کریں گے۔ (در مختار ص ۳۳۹ ج ۱)

نوبار کہنا افضل ہے اگر کسی نے اس تسبیح کو چھوڑ دیا یا ایک دو بار ہی کہی تو اس پر سجدہ سہو نہیں نماز ہوگئی اگر قصداً چھوڑا تو خلاف سنت کیا۔

### دو سجدوں کے درمیان وقفہ نہ کیا

**مسئلہ:** دو سجدوں کے درمیان ایک بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی مقدار سیدھا ہو کر بیٹھنا چاہیے لہذا اگر کوئی سیدھا بیٹھا نہیں اور دوسرا سجدہ کر لیا تو تعدیل ارکان ادا نہ ہونے کی وجہ سے نماز واجب الاعداء ہوگی اور اگر بھول کر اتفاقاً ایسا ہو گیا ہے تو سجدہ سہو کرے **تنبیہ:** بہت سے لوگ رکوع و سجود میں اتنی جلدی کرتے ہیں کہ ابھی سیدھے کھڑے بھی نہیں ہوئے کہ سجدہ میں چلے گئے سجدہ سے سر اٹھایا پیٹھ سیدھی بھی نہ ہوئی کہ جھٹ دوسرے سجدہ میں چلے گئے اس طرح نماز کا واجب تعدیل ارکان ترک ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے ایسی نمازوں کا لوٹنا واجب ہے، ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے اللہ تعالیٰ سب کو صحیح طور پر نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

### رکوع میں سجدے کی اور سجدے میں رکوع کی تسبیح پڑھی

**مسئلہ:** اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى اور سجدہ میں رکوع کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں اگر اسی وقت یاد آجائے تو رکوع کی تسبیح رکوع میں اور سجدہ کی تسبیح سجدہ میں کہہ لے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔ (رد المحتار ص ۳۶۱ ج ۱)

**مسئلہ:** رکوع کی تسبیح سجدہ میں اور سجدہ کی تسبیح رکوع میں قصداً پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے اس سے بچنا چاہیے۔ (رد المحتار ص ۳۶۱ ج ۱) مگر سجدہ سہو واجب نہیں۔

### سجدہ میں شک ہوا کہ دو کئے یا ایک

**مسئلہ:** کسی کو نماز کے سجدے میں شک ہو جائے کہ میں نے ایک سجدہ کیا ہے یا دو، اور کسی طرف ظن غالب نہیں تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ ایک سجدہ اور کرے اور

## امام بھول کر بیٹھ گیا تو یاد آنے پر دوبارہ

### تکبیر کہتے ہوئے اٹھے

**مسئلہ:** امام بھول کر پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹھ گیا اور مقتدیوں نے لقمہ دیا، یا اس کو خود یاد آیا تو چاہئے کہ دوبارہ تکبیر کہتا ہوا کھڑا ہو۔ (کبیری ص ۳۱۳ ج)

**مسئلہ:** اگر اتنی دیر بیٹھ کر اٹھا جتنی دیر میں تین بار سُبْحَانَ اللّٰہ کہہ لیتا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے ورنہ نہیں۔

## رکوع یا سجدہ میں التحیات یا بسم اللہ پڑھی

**مسئلہ:** رکوع میں یا سجدہ میں اَلتَّحِيَّات (پوری یا کچھ) پڑھی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (طحطاری ص ۲۵۰)

**مسئلہ:** رکوع یا سجدہ میں بجائے تسبیح کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ دیا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (ہدایہ ص ۱۲۰ ج ۱)

## قومہ یا جلسہ میں عجلت کرنا

**مسئلہ:** اگر کوئی شخص رکوع سے اٹھ کر قومہ کی حالت میں اطمینان سے کھڑا نہیں ہوا یا سجدے سے اٹھ کر جلسہ کی حالت میں سیدھا اطمینان سے نہیں بیٹھا تو اگر بھول کر ایسا ہوا تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قصد ایسا کیا یا اس طرح کی عادت بنائی ہے تو ایسی نماز کا لوٹانا ضروری ہے سجدہ سہو سے تلافی نہ ہوگی۔ (شامی ص ۲۲۵ ج ۱)

## سجدہ سہو میں شک

### محض شبہ سے سجدہ سہو واجب نہیں

**مسئلہ:** اگر کسی کو نماز کے کسی واجب کے چھوٹ جانے کا شک ہو تو اس شک کی وجہ سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا البتہ غالب گمان ہے کہ واجب چھوٹ گیا ہے تو پھر اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (شامی ص ۳۵۲ ج ۱)

## سجدہ سہو میں شک ہوا

**مسئلہ:** کسی پر سجدہ سہو واجب تھا لیکن قعدہ اخیرہ میں اس کو سجدہ سہو کے بارے میں شک ہو گیا کہ سجدہ سہو کیا یا نہیں تو ایسی حالت میں اپنے غلبہ نظر پر عمل کرے اگر غالب گمان یہ ہے کہ سجدہ سہو کر لیا ہے تو نماز پوری کرے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں اور اگر غالب گمان یہ ہے کہ سجدہ سہو نہیں کیا تو سجدہ سہو کرے اور اگر کرنے نہ کرنے میں دونوں طرف رجحان برابر ہے تو اس صورت میں بھی سجدہ سہو کرے۔ (شامی ص ۵۲۹ ج ۱)

## شک کی وجہ سے سجدہ سہو کیا

**مسئلہ:** کسی پر سجدہ سہو واجب نہیں تھا خواہ خواہ اسے سجدہ سہو واجب ہونے کا شک ہو گیا اور اسی شک کی وجہ سے اس نے سجدہ سہو کر لیا تو فتویٰ اس قول پر ہے کہ اسکی نماز ہوگئی۔ (شامی ص ۵۶۰ ج ۱)

## سجدہ سہو میں سہو ہو گیا

**مسئلہ:** اگر کسی کو سجدہ سہو کرنے کی حالت میں سہو ہو گیا اور حالت سجدہ میں تھوڑی دیر تک سوچتا رہا تو اس پر دوبارہ سجدہ سہو واجب نہیں۔ (مبسوط ج ۱ ص ۲۳۲)

**سجدہ سہو واجب نہیں تھا بھول کر لیا**

**مسئلہ:** کسی امام کو سہو نہیں ہوا تھا مگر بھول کر اس نے سجدہ سہو کر لیا تو امام اور ان مقتدیوں کی نماز ہوگئی جو شروع سے امام کے ساتھ رہے یا سجدہ سہو کے سلام پھیرنے سے پہلے شریک ہوئے مگر ان لوگوں کی نماز نہیں ہوگی جو سجدہ سہو کا سلام پھیرنے کے بعد امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے خواہ یہ شرکت سجدہ میں ہو یا اسکے بعد قعدہ میں ہو بہر صورت ان کو نماز لوٹانی پڑگی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۵)

## امام نے سجدہ سہو نہیں کیا تو مقتدی

### سے ساقط ہو جائے گا

**مسئلہ:** اگر امام پر سجدہ سہو تھا اور نہیں کیا تو مقتدیوں سے ساقط ہو جائیگا اگر

مقتدی کو امام کا سہو معلوم ہے تو وہ اپنی نماز لوٹائے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۳)

### بے سلام پھیرے سجدہ سہو کیا

**مسئلہ:** سجدہ سہو کرنے کے لئے داہنی طرف سلام نہیں پھیرا، یا بھول کر بائیں طرف پھیرا، یا چہرہ پھرائے بغیر سلام کے الفاظ کہہ کر سجدہ سہو کر لیا تب بھی درست ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۵۵۶) سجدہ سہو ادا ہو گیا۔

**مسئلہ:** اگر سجدہ سہو کے لئے قصد بائیں طرف سلام پھیرے گا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۳۸)

### تعداد رکعت میں سہو

#### پہلی یا تیسری رکعت میں بیٹہ گیا

**مسئلہ:** کوئی شخص پہلی یا تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا اور تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار سے کم بیٹھ کر اٹھا تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے اور اگر تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر کر کے اٹھا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

#### فجر کی چار اور عصر کی چہ رکعت پڑھ لی

**مسئلہ:** اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کے بجائے چار رکعت یا عصر کی نماز چار کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی اور قعدہ اخیرہ کرنے کے بعد یہ زائد رکعتیں پڑھی ہیں تو فرض ادا ہو گیا اور وہ دو زائد رکعتیں نفل ہو جائیں گی مگر اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (شامی ج ۱ ص ۷۰۰)

#### ایک شبہ کا ازالہ

**مسئلہ:** نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک یونہی عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک نفل نماز مکروہ ہے تو اس سے یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ فجر اور عصر میں دو زائد رکعتیں جو نفل ہو گئی

ہیں وہ مکروہ ہوں گی اس کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں نمازوں کے بعد نفل نماز پڑھنی اس وقت مکروہ ہے جبکہ قصد پڑھے اگر بھول کر یا کسی مجبوری کے سبب پڑھی تو مکروہ نہیں ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۷۰۰)

### رکعت کی تعداد میں شک ہوا

**مسئلہ:** اگر رکعت کے شمار میں بھول ہو گئی تو غالب گمان پر عمل کر کے اسی پر بنا کرے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں مگر غیر محل میں اتنی دیر تک سوچتا رہا جس میں ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر ہو گئی تو اس تاخیر کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر غالب گمان کسی طرف نہیں تو کم کو اختیار کرے مثلاً تین اور چار میں شک ہو تو تین مانے، دو اور تین میں شک ہو تو دو قرار دے اور تیسری چوتھی رکعت پر قعدہ کرے کیونکہ تیسری رکعت میں چوتھی کا احتمال باقی ہے پھر چوتھی میں قعدہ کر کے سجدہ سہو کرے پھر سلام پھیرے۔ (در مختار ص ۷۰۵ ض ۱، ہدایہ، بہار شریعت ج ۳ ص ۵۷)

#### التحیات کے بعد شک ہوا کہ تین ہونیں یا چار

**مسئلہ:** کسی کو التحیات پڑھنے کے بعد یہ شک ہوا کہ تین رکعتیں ہونیں یا چار اور تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار سوچتا رہا پھر یقین ہو گیا کہ چار ہو گئی ہیں تو اس صورت میں اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج ۳ ص ۷۵)

#### چار رکعتی میں بھول کر دو رکعت پر سلام پھیر دیا

**مسئلہ:** چار رکعت والی نماز پڑھ رہا تھا یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہو گئیں دو پر سلام پھیر دیا تو خیال آتے ہی چار پوری کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷) بشرطیکہ اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز کے منافی ہے۔

**مسئلہ:** چار رکعت والی نماز پڑھ رہا تھا اسکو یہ گمان ہوا کہ میں مسافر ہوں مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں یا ظہر کی نماز کو جمعہ کی نماز سمجھ کر یا عشاء کی نماز کو تراویح کی نماز سمجھ کر

دور رکعت پر سلام پھیر دیا تو ان سب صورتوں میں اس کی نماز گئی دوبارہ پڑھے۔

(در مختار بہار شریعت ج ۳ ص ۵۷)

### امام نے چار والی تین پڑھانی

**مسئلہ:** کسی امام نے چار رکعت والی نماز بھول کر تین رکعت پڑھادی اور سلام پھیر دیا اس کے بعد مقتدیوں میں چرچا ہوا کہ امام نے تین پر سلام پھیر دیا ہے امام نے مقتدیوں کی گفتگو سن کر بغیر کسی سے کچھ پوچھے اور بات کئے اللہ اکبر کہہ کر چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور چار پوری کر کے سجدہ سہو کیا اور سلام پھیرا تو امام اور نہ بولنے والے مقتدیوں کی نماز درست ہو گئی لیکن جن مقتدیوں نے بات چیت کر لی ہے ان کی نماز نہ ہوئی دوبارہ پڑھیں۔

(شامی ج ۱ ص ۶۹۱)

### چوتھی میں التحیات پڑھ کر پانچویں کے لئے کھڑا ہو گیا

**مسئلہ:** امام اگر چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں کیلئے بھول کر کھڑا ہو گیا تو مقتدی انتظار کریں، اگر پانچویں کا سجدہ کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی امام کے ساتھ ہو جائیں یعنی امام کے ساتھ سلام پھیریں اور سجدہ سہو کریں اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا لوٹنا نہیں تو اس صورت میں مقتدی تنہا سلام پھیر دیں امام کا ساتھ دینے کی ضرورت نہیں، اور جن مقتدیوں نے امام کے ساتھ پانچویں کا سجدہ کر لیا ہے اس میں ایک اور رکعت ملائیں تاکہ چھ پوری ہو جائے اور اخیر میں سجدہ سہو کریں، چار پہلی والی فرض اور دو بعد والی نفل شمار ہوں گی۔

(کبیری ص ۱۲۱، عالمگیری ص ۶۷ ج ۱، بہار شریعت ص ۱۳۹ ج ۳)

**مسئلہ:** اگر مقتدی نے امام کو پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے لقمہ دیا اور امام بیٹھ گیا تو سجدہ سہو کرے، التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے، نماز ہو گئی۔

**مسئلہ:** اگر چوتھی رکعت میں قعدہ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں کیلئے کھڑا ہو گیا تو یاد آتے ہی لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے اور اگر پلٹنا نہیں پانچویں

کا سجدہ کر لیا تو اس صورت میں سب کی نماز فاسد ہو گئی، اگر کسی مقتدی نے امام کا ساتھ نہ دیا

اور تشہد پڑھ کر سلام پھیرا تو اس کی نماز ہو گئی۔

(عالمگیری ص ۶۷ ج ۱، بہار شریعت ص ۱۳۹ ج ۳)

### بھول کر پانچ رکعتیں پڑھ لیں

**مسئلہ:** کسی نے چار رکعت پڑھ کر قعدہ اخیرہ کیا پھر بھول کر پانچویں کیلئے کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا رکوع اور سجدہ بھی کر لیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اس کی چار رکعت نماز درست ہو گئی اور پانچویں رکعت بیکار ہو گئی۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۶۹۸)

### بیماری کی وجہ سے رکعت کا شمار نہیں کر سکتا

**مسئلہ:** جس شخص کو بہت زیادہ بھولنے کی بیماری ہے اس کیلئے نہایت ضروری ہے کہ باجماعت نماز پڑھے جب کوئی شخص لائق امامت نہ ملے تو اپنی یادداشت پر پڑھے اگر رکعتوں میں شبہ ہو تو کم کو اختیار کرے، مثلاً ایک اور دو میں شبہ ہو تو ایک جانے، دو اور تین میں شبہ ہو تو دو سمجھے، اسی طرح جہاں قعدہ اخیرہ کا شبہ ہو وہاں وہاں بیٹھتا جائے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔

(فتاویٰ رضویہ ص ۴۳۸ ج ۳)

### مسافر نے بجائے دو رکعت کے چار رکعت پڑھی

**مسئلہ:** مسافر پر واجب ہے کہ قصر کرے یعنی چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھے، قصداً چار رکعت پڑھے گا تو گنہگار ہو گا اسکے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے، لہذا اگر کسی مسافر نے دو رکعت قصر نماز پڑھنے کی بجائے بھول کر چار رکعت پڑھ لیں اور دوسری رکعت کا قعدہ کر لیا ہے تو اس کی فرض نماز درست ہو گئی لیکن سجدہ سہو واجب ہے اور بعد والی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی، مگر اس صورت میں اگر امام مسافر ہے اور مقتدی متیم ہے تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی۔

(شامی ص ۷۴۱ ج ۱)

**مسئلہ:** اگر مسافر نے قصداً چار رکعتیں پڑھیں اور دو رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو اس کا فرض ادا ہو جائے گا اور بعد والی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی، مگر قصداً واجب ترک کر دینے کی وجہ سے وہ سخت گنہگار ہو اس لئے توبہ بھی کرے، اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ

**یقین ہے کہ چار رکعت پڑھی سلام کے بعد**

**کسی نے شک دلایا**

**مسئلہ:** کسی نے اپنے یقین کے ساتھ چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا سلام

کے بعد ایک دو لوگوں نے کہا کہ تم نے تین ہی رکعت پڑھی سلام پھیرا ہے، تو ایسی صورت میں وہ اپنے یقین کے مطابق عمل کرے اس کی نماز ہوگی جب کہ خبر دینے والے عادل (شرعاً قابل اعتماد) نہ ہوں اور اگر خبر دینے والا عادل شخص ہے تو نماز لوٹائے اگر چہ اسکے خیال میں یہ خبر غلط ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج ۳ ص ۵۷)

**بالغ ہونے کے بعد پہلی بار تعداد رکعت میں شک ہوا**

**مسئلہ:** جس کو رکعت کے شمار کرنے میں شک ہوا کہ تین ہوئی یا چار اور بالغ

ہونے کے بعد یہ پہلا واقعہ ہے تو سلام پھیر کر نماز توڑ دے یا غالب گمان کے مطابق عمل کر کے نماز پوری کرے مگر بہر صورت اس نماز کو دوبارہ پڑھے سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۷۵)

**امام کو رکعت میں شک ہوا اور کنکھیوں سے دیکھا**

**مسئلہ:** امام نے دو رکعت نماز پڑھائی دوسرے سجدہ سے اٹھتے وقت اس کو

شک ہو گیا کہ ایک رکعت ہوئی یا دو اس وجہ سے اس نے اپنے شک کو دور کرنے کیلئے بلا منہ پھیرے گوشہ چشم یعنی کنکھیوں سے مقتدیوں کی طرف دیکھا کہ اگر وہ لوگ اٹھیں تو اٹھوں اور بیٹھیں تو میں بھی بیٹھ جاؤں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے نہ ہی اس پر سجدہ سہو واجب ہے، البتہ بلا کسی غرض صحیح کے کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

**چار رکعتی سنت مؤکدہ میں دو پر سلام پھیر دیا**

**مسئلہ:** چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کی اور دو رکعت پر بھول کر سلام پھیر

دیا تو یاد آتے ہی کھڑا ہو جائے اور چار پوری کر کے قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کرے۔

(شامی ج ۱ ص ۶۳۰)

کیا تو فرض ادا نہ ہوا، اس کی یہ نماز نفل ہوگی فرض کو دوبارہ پڑھے۔

(ہدایہ، عالمگیری، در مختار وغیرہ بحوالہ بہار شریعت ص ۷۷ ج ۳)

**مسافر نے سجدہ سہو کر کے اقامت کی نیت کی**

**مسئلہ:** مسافر نے قصر کی وجہ سے دو رکعت کی نیت کی، نماز میں سہو ہو گیا اس لئے اس نے سجدہ سہو بھی کر لیا پھر سلام پھیرنے سے پہلے اقامت کی نیت کر لی تو اب اس صورت میں اس کو چار رکعت پڑھنی ضروری ہے اور اخیر میں دوبارہ سجدہ سہو بھی کرنا واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

**مسافر امام کے ساتھ مقیم سجدہ سہو کرے**

**مسئلہ:** امام مسافر ہے، اس کو نماز میں سہو ہوا، اور اسکے پیچھے مقیم مقتدی بھی ہیں

تو جب دو رکعت کے بعد امام سجدہ سہو کرے گا تو مقیم مقتدی بغیر سلام پھیرے امام کے ساتھ سجدہ سہو کریں گے، اس کے بعد مقیم جب اپنی نماز پوری کرنے لگا تو اس میں سہو ہوا تو پھر اخیر میں دوبارہ سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری، شامی، فتاویٰ رضویہ)

**مسئلہ:** اگر مقیم نے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا تو اپنی نماز پوری کرنے کے

بعد اخیر میں سجدہ سہو کرے ورنہ نماز لوٹانی پڑے گی یونہی اگر مقیم نے مسافر امام کے ساتھ قصد اسلام پھیر کر سجدہ سہو کیا تو نماز لوٹانی پڑے گی۔

(عالمگیری، شامی اور فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

**پانچویں یا چھٹی میں کسی نے اقتدا کی**

**مسئلہ:** آخری قعدہ کر کے امام بھولے سے پانچویں یا چھٹی کیلئے کھڑا ہو

گیا اور اسی حالت میں کسی نے امام کی اقتدا کی تو اقتدا کرنے والے کی فرض نماز درست نہیں ہوگی کیونکہ بعد والی رکعتیں امام کی نفل ہوں گی۔ (مستفاد من الہندیہ ص ۶۸ ج ۱)

**مسئلہ:** اگر کسی نے ظہر کی پہلی چار رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کی اور دو رکعت پڑھنے سے پہلے جماعت کھڑی ہو گئی تو اسے چاہئے کہ دو رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے اور جماعت میں شریک ہو جائے پھر فرض کے بعد کی سنت مؤکدہ دو رکعت ادا کر کے چار رکعت پڑھے پہلی والی دو رکعت نفل ہو گئی۔ ا۔

(شامی ج ۱ ص ۶۳۰)

**نماز میں حدت ہوا اور وضو کرنے گیا اس وقت**

**تعداد رکعت میں شک ہوا**

**مسئلہ:** کوئی شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ نماز میں اس کو حدت لاحق ہو یعنی وضو

ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا اس وقت اس کو شک ہوا کہ اس نے تین رکعتیں پڑھیں ہیں یا چار اور سوچنے میں کچھ دیر تک وضو کرنے سے رکا رہا تو جب وضو کر کے اپنی بقیہ نماز پڑھے گا تو اس میں اس پر آخر میں سجدہ سہو واجب ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶، بہار شریعت ج ۲ ص ۵۸)

**دو رکعت میں سہو ہوا، سجدہ سہو کے بعد**

**چار رکعت کا ارادہ کیا**

**مسئلہ:** کسی نے دو رکعت نفل کی نیت باندھی اور اس میں سہو ہو گیا اور سجدہ

سہو بھی کر لیا پھر سلام پھیرنے سے پہلے چار رکعت پڑھنے کا ارادہ کر لیا تو اسکی چار رکعت نفل

۱۔ اس میں علمائے کرام کا اختلاف ہے، بعض حضرات نے فرمایا کہ جمعہ اور ظہر سے پہلے والی چار رکعت سنت مؤکدہ شروع کی اور خطبہ جمعہ کے لئے امام کھڑا ہو گیا یا ظہر کی جماعت قائم ہوگی تو چار رکعت پوری کرے۔ دو پر سلام نہ پھرے جب کہ خطبہ اور جماعت کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اسی کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۱۲ پر ترجیح دی ہے مگر دونوں قولوں کو صحیح اور ان کے دلائل کو قوی بتایا ہے۔ فرماتے ہیں در مسئلہ ازان قبیل مست کہ انسان ہر دو قولوں پر ہر چہ خواند عمل نماید هیچ جائے ملامت مست من فقیر بقول آخر خود را مانل نہ سہی بینم۔ ترجمہ: یہ مسئلہ اس قبیل سے ہے کہ اس کے دونوں قولوں میں سے انسان جس پر چاہے عمل کرے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں خود دوسرے قول کی طرف اپنے آپ کو

ماں پاتا ہوں۔ ۱۲

صحیح ہو جائی گی لیکن آخر میں دوبارہ سجدہ سہو کرنا ہوگا ایسی حالت میں اس کیلئے بہتر یہ تھا کہ اس پر ہنا نہ کرتا دو رکعت علیحدہ پڑھتا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۷)

**شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے**

**مسئلہ:** شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے، اور غالب گمان کی

صورت میں نہیں، مگر جب کہ سوچنے میں ایک رکن تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار تاخیر ہو گئی تو سجدہ سہو واجب ہے۔

(شامی، بہار شریعت ج ۲ ص ۵۸)

### قعدہ اور التحیات

**قعدہ کسے کہتے ہیں:** دوسری رکعت کے دونوں سجدوں

کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں پوری التحیات پڑھی جاسکے اسی کو شریعت میں قعدہ کہتے ہیں چار رکعت والی نماز میں ہر دو رکعت پر قعدہ کیا جائے گا فرض، واجب اور سنت مؤکدہ نمازوں میں پہلا قعدہ واجب ہے، اور قعدہ اخیرہ (دوسرا قعدہ) فرض ہے، اور نفل نمازوں میں ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۵۲)

### قعدہ کا مسنون طریقہ

**مسئلہ:** قعدہ میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ جب قعدہ کرنا ہو تو سجدوں

سے فارغ ہونے کے بعد بائیں (الٹا) پاؤں بچھا کر دونوں سرین کو اس پر رکھ کر بیٹھے، اور داہنا (سیدھا) قدم کھڑا کر کے زمین پر اس طرح رکھے کہ پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں یہ حکم مردوں کیلئے ہے، اور عورتیں دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال دیں اور بائیں سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھیں، اس کے بعد داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر مرد، عورت دونوں اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں اپنی حالت پر رہیں نہ ملی ہوں اور نہ خوب پھیلی ہوئی ہوں، اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ران پر قبلہ رخ رہیں، گھٹنوں کو

ہاتھ سے پکڑ کر نہ رکھیں قعدہ کی حالت میں نظر گود کی طرف رکھیں اور پیٹھ کو سیدھا رکھیں۔

### تشہد

**مسئلہ:** قعدہ اولیٰ، اور قعدہ اخیرہ میں پوری التحیات پڑھنی واجب ہے نیز ان دونوں قعدوں کے علاوہ بھی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد پڑھنا واجب ہے، اگر ایک لفظ بھی چھوٹ گیا تو ترک واجب لازم آئے گا۔ (بہار شریعت ص ۷۶ ج ۳)

### التحیات کے الفاظ یہ ہیں

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا  
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے  
اسی کو تشہد کہتے ہیں۔

**مسئلہ:** جب کلمہ ”لا“ کے قریب پہنچے دہانے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے  
کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اسکے پاس والی کو ہتھیلی سے ملائے اور لفظ ”لا“ پر کلمہ کی انگلی  
اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ ”لا“ پر انگلی کو گرا دے اور سب انگلیوں کو فوراً سیدھی کر  
لے۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۶۶)

### قعدہ اولیٰ اور اس کے تشہد میں سہو

#### قعدہ میں دونوں پاؤں کھڑا یا بچھا ہوا رکھا

**مسئلہ:** اگر کسی نے قعدہ میں دونوں پاؤں کو کھڑا رکھا یا بچھا کر اس پر بیٹھا تو  
اس سے سجدہ سہو واجب نہ ہوگا، ایسا کرنا سنت کے خلاف ہے، اگر کسی عذر اور بیماری کی وجہ  
سے ہے تو حرج نہیں نماز بلا کراہت ہو جائے گی۔

### قعدہ اولیٰ بھول گیا

**مسئلہ:** قعدہ اولیٰ (پہلا قعدہ) بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو اور  
فوراً بیٹھ جائے اس صورت میں اس پر سجدہ سہو نہیں ہے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب قعدہ  
کی طرف نہ لوٹے نماز پوری کر کے اخیر میں سجدہ سہو کرے نماز ہوگئی اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر  
قعدہ کی طرف لوٹا تو بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے مگر ایسا کرنا گناہ ہے لہذا حکم یہ ہے کہ اگر  
سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھا ہے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔

(شامی ص ۷۰ ج ۱ بہار شریعت ص ۵۱ ج ۳ اغنیہ)

#### امام قعدہ بھول کر کھڑا ہو رہا تھا کہ مقتدی نے لقمہ دیا

**مسئلہ:** امام قعدہ اولیٰ بھول گیا اور کھڑا ہونے لگا ابھی پورا کھڑا نہ ہوا تھا  
بلکہ بیٹھنے کی حالت کے قریب تھا یعنی بدن کے نیچے کا حصہ سیدھا نہ ہونے پایا تھا کہ کسی  
مقتدی نے لقمہ دیا یا امام کو خود یاد آ گیا اور بیٹھ گیا تو اس صورت میں اس پر سجدہ سہو واجب  
نہیں امام اور مقتدی سب کی نماز ہوگئی۔

**مسئلہ:** اور اگر پورا کھڑا نہ ہوا تھا بلکہ سیدھا کھڑا ہونے کے قریب تھا یعنی  
بدن کا آدھا نچلا حصہ سیدھا ہو گیا تھا مگر پیٹھ میں ابھی خم (ٹیڑھا پن) باقی تھا کہ اس حالت  
میں مقتدی نے لقمہ دیا یا از خود پلٹ آیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے آخر میں سجدہ سہو کرے  
نماز ہوگئی، اور لقمہ دینے والے کی بھی نماز ہوگئی۔

**مسئلہ:** اگر پورا کھڑا ہو گیا کہ پیٹھ بھی سیدھی ہوگئی تو اب پلٹنے کی ضرورت  
نہیں بلکہ حکم یہ ہے کہ بغیر پلٹنے ہوئے نماز پوری کرے اخیر میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس  
صورت میں قعدہ کی طرف پلٹے گا تو گناہ گار ہوگا سیدھا کھڑا ہو کر یاد آنے پر خود بخود بغیر کسی  
کے لقمہ دیئے پلٹنا تو حکم یہ ہے کہ فوراً کھڑا ہو جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائی گی اور  
اگر فوراً کھڑا نہیں ہوا قعدہ اولیٰ پورا کر کے اٹھا اور نماز پوری کی تو اس صورت میں بھی اس پر سجدہ  
سہو واجب ہے اگر سجدہ سہو کر لیا تو نماز ہوگئی، نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔



**مسئلہ:** امام قعدہ اولیٰ بھول کر سیدھا کھڑا ہو گیا یا سیدھا کھڑا ہونے کے قریب تھا اور مقتدی نے لقمہ دیا اور مقتدی کے لقمہ دینے کی وجہ سے امام قعدہ اولیٰ میں لوٹا تو اس صورت میں امام اور تمام مقتدیوں کی نماز گئی اس نماز کو دوبارہ پڑھنی لازم ہے سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا (اکثر لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں) اگر امام نے مقتدی کا لقمہ قبول نہیں کیا یعنی قعدہ اولیٰ کی طرف نہیں پلٹا نماز پوری کر کے اخیر میں سجدہ سہو کر لیا تو امام اور دوسرے تمام مقتدیوں کی نماز ہو گئی مگر لقمہ دینے والے کی نماز نہ ہوئی اس کو دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۶۳۲ ج ۳ فتاویٰ فیض الرسول ص ۳۸۷ ج ۱)

### امام بیٹھنے کے قریب تھا کہ مقتدی نے لقمہ دیا

**مسئلہ:** امام قعدہ اولیٰ بھول گیا اور کھڑا ہونے لگا مگر ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تھا بلکہ بیٹھنے کے قریب تھا اسی حالت میں مقتدی نے لقمہ دیا مگر امام لقمہ دینے کے باوجود بیٹھا نہیں کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں امام کو بیٹھ جانا ضروری ہے اگر بیٹھ گیا تو نماز ہو گئی سجدہ سہو کی ضرورت نہیں اور لقمہ دینے کے بعد نہ بیٹھا تو امام نے نہ بیٹھ کر واجب کو قصد ترک کیا اس لئے اس صورت میں نماز دوبارہ پڑھنی واجب ہے سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا۔

(عالمگیری ص ۱۱۸)

### قعدہ اولیٰ بھول گیا قعدہ اخیرہ میں یاد آیا

**مسئلہ:** اگر کسی نے بھول کر قعدہ اولیٰ چھوڑ دیا قعدہ اخیرہ میں سلام سے پہلے یاد آیا تو اسی وقت سجدہ سہو کر لے پھر التحیات اور درود شریف پڑھ کر سلام پھیرے نماز ہو گئی۔ (در مختار ص ۴۲۳ ج ۱)

### وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ بھول گیا

**مسئلہ:** وتر کی نماز مثل مغرب کی نماز کے ہے یعنی وتر کی نماز کا بھی قعدہ اولیٰ واجب ہے لہذا اگر کسی نے وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ بھول کر چھوڑ دیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (شامی ص ۶۲۳ ج ۱)

### نفل میں قعدہ اولیٰ بھول گیا

**مسئلہ:** سنت غیر مؤکدہ اور چار رکعت والی نفل نماز میں اگر قعدہ اولیٰ بھول گیا اور چار رکعتیں پڑھ لیں تو صحیح مذہب پر نماز ہو گئی مگر آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ (نفل کی ہر دو رکعت مستقل نماز ہونے کے باوجود فقہاء کرام نے بطور استحسان ان چاروں کو ایک نماز کے حکم میں شمار کرتے ہوئے قعدہ اولیٰ بھول کر چھوٹ جانے پر سجدہ سہو کر لینے سے نماز کو جائز بتایا ہے) (مراقی الفلاح ص ۲۲۸ بہار شریعت ص ۱۵ ج ۴)

**مسئلہ:** اگر کسی نے چار رکعت والی نفل میں بھول کر قعدہ اولیٰ ترک کر دیا اور چار پڑھ لیں اور آخر میں سجدہ سہو نہیں کیا تو یہ چاروں دوہی کے قائم مقام گئی جائیں گی۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۵۲۰ ج ۳)

### قعدہ اولیٰ میں التحیات بھول گیا

**مسئلہ:** قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ دونوں میں پوری التحیات پڑھنی واجب ہے اسی طرح جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد پڑھنا واجب ہے اگر کوئی ایک لفظ بھی چھوٹ گیا تو واجب کا ترک ہوگا لہذا اگر بھول کر التحیات یا اس کا کچھ حصہ یا ایک لفظ بھی چھوٹ گیا تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر جان بوجھ کر چھوڑا تو نماز لوٹانی واجب ہے سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا نماز خواہ فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل ہو۔ (عامہ کتب)

### التحیات کی جگہ فاتحہ یا کوئی سورہ پڑھ دی

**مسئلہ:** اگر کسی نے التحیات پڑھنے کے بجائے بھول کر سورہ فاتحہ یا اور کوئی سورہ پڑھ دی اور اسی وقت قعدہ میں ہی یاد آیا تو فوراً یاد آتے ہی التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو، یا کھڑا ہو گیا پھر یاد آیا تو التحیات پڑھنے کیلئے لوٹے نہیں اسی طرح نماز پوری کر لے اور ان دونوں صورتوں میں اس پر سجدہ سہو واجب ہے اخیر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو گئی۔

**مسئلہ:** اگر قعدہ اولیٰ میں پہلے التحیات پڑھی پھر بھول کر اس کے بعد سورہ

فاتحہ یا اور کوئی سورہ پڑھ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قعدہ اخیرہ میں ایسا ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (طحطاوی ص ۲۵۰)

### التحيات قعدہ اولیٰ میں دو بار پڑھی

**مسئلہ:** اگر کسی نے قعدہ اولیٰ میں دو بار یا زیادہ التحیات پڑھی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

### مقتدی التحیات بھول گیا

**مسئلہ:** نماز کے پہلے قعدے میں امام التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور کوئی مقتدی التحیات پڑھنا بھول گیا اور امام کے ساتھ وہ بھی کھڑا ہو گیا تو یاد آتے ہی بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر امام کے ساتھ مل جائے اگر چہ رکعت چھوٹ جائے۔

(عالمگیری، بہار شریعت ص ۱۳۸ ج ۳)

**تنبیہ:** **مسئلہ:** التحیات پڑھنے کی وجہ سے جو رکعت چھوٹ گئی ہے اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پڑھے، نماز ہو جائے گی سجدہ سہو کی ضرورت نہیں، اور اگر تشہد نہیں پڑھا اور امام کی متابعت کر کے نماز پوری کر لی تو نماز کو لوٹانا واجب ہے کیونکہ یاد آنے کے بعد قصد اوجہ کو چھوڑ دیا ہے۔

### قعدہ اولیٰ میں امام کھڑا ہو گیا اور مقتدی کی

### التحيات باقی ہے

**مسئلہ:** قعدہ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے ابھی التحیات پوری نہیں کی ہے تو مقتدی کو واجب ہے کہ التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہو۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷)

### قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا

**مسئلہ:** فرض، واجب، اور سنت مؤکدہ نمازوں کے پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد بھول کر درود شریف پڑھ لیا، یا صرف اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ يَا اللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰی سَيِّدِنَا تَحِيَّاتُكَ يَوْمَئِذٍ بِمَا كَرِهْتَ لِكُلِّ فِتْيَانٍ لَّمْ يَلِدْ وَأَنْ يُولَدْ وَأَنْ يَكْفُرًا أُولَئِكَ فِي عَذَابٍ مُّتَسَاوِينَ (ردالمحتار ج ۱ ص ۷۸ بہار شریعت ج ۳ ص ۷۷)

**مسئلہ:** اگر التحیات کے بعد صرف اللّٰهُمَّ، يَا اللّٰهُمَّ صَلِّ، يا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی کہا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔

### قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد خاموش بیٹھا رہا

**مسئلہ:** قعدہ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر فوراً کھڑا نہیں ہوا بلکہ خاموش بیٹھا رہا اگر یہ خاموشی ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ہے تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم ہے تو نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

### قعدہ اولیٰ میں مقتدی نے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

### کے بعد لقمہ دیا

**مسئلہ:** پہلے قعدہ میں امام نے التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف شروع کر دیا اور کوئی امام سے اتنا قریب تھا کہ اس کے درود پڑھنے کو سن لیا۔ ابھی امام صَلِّ عَلٰی سے آگے نہیں بڑھا ہے تو مقتدی اللّٰهُمَّ اَكْبَرُ يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ کہہ کر لقمہ دے، اگر امام نے لقمہ لیا اور فوراً کھڑا ہو گیا، تو نماز ہو گئی سجدہ سہو کی ضرورت نہیں اور اگر لقمہ قبول نہیں کیا اور اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سے آگے مُحَمَّدٍ، کہا یا سَيِّدِنَا کہا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی، دوبارہ پڑھے، سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۳۴)

**مسئلہ:** اگر مقتدی کو معلوم ہو گیا کہ امام اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا يَا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھ لیا ہے تو مقتدی کو اس صورت میں لقمہ دینا جائز نہیں ہے، بلکہ انتظار کرنا چاہیے، اگر امام کو خود یاد آ گیا اور کھڑا ہو گیا تو ٹھیک ہے، ورنہ جب سلام پھیرنے

لے سجدہ سہو اس لئے واجب نہیں ہوا کہ اس نے درود شریف پڑھا بلکہ اس لئے کہ قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا واجب تھا۔ اس میں تاخیر ہوگی اور واجب چھوٹ گیا اس لئے سجدہ سہو واجب ہے۔ یہی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے۔ ۱۲ منہ

## قعدہ اولیٰ میں شک ہو گیا

**مسئلہ:** کسی کو قعدہ اولیٰ میں شک ہو گیا کہ قعدہ میں بیٹھا کہ نہیں، تو ایسی حالت میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۸)

## قعدہ اولیٰ میں بھول کر سلام پھیر دیا

**مسئلہ:** اگر کسی نے نماز کے پہلے قعدہ میں بھول کر ایک طرف، یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، اور فوراً یاد آ گیا، اور کوئی ایسا کام جو نماز کے منافی ہے سرزد نہیں ہوا، تو فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، اور نماز پوری کر کے آخر میں سجدہ سہو کرے۔

(شامی ج ۱، ص ۶۹۴)

## نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت

**مسئلہ:** قعدہ اولیٰ کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے اور حسب دستور ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے، اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھے۔ بسم اللہ پڑھنے کا حکم امام اور تہما نماز پڑھنے والے کیلئے ہے، جو لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں انہیں بسم اللہ نہیں پڑھنا ہے کیونکہ بسم اللہ قرأت کے تابع ہے، اور مقتدیوں پر قرأت نہیں، اسلئے انہیں بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

## تیسری رکعت میں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر باندھا

**مسئلہ:** کسی نے بھول کر تیسری رکعت میں اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر باندھا تو اس صورت میں اس پر سجدہ سہو نہیں ہے اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو سنت کے خلاف کیا مگر سجدہ سہو بہر حال نہیں ہے۔

## تیسری رکعت میں بسم اللہ بھول گیا

**مسئلہ:** تیسری رکعت میں الحمد سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول گیا،

لگے اس وقت لقمہ دے کر بتائے، اگر اس سے پہلے لقمہ دیا تو لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہے گی، اور اگر امام نے لقمہ قبول کر لیا تو امام اور سب مقتدیوں کی نماز جائے گی، سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا، نماز کو لوٹانی پڑے گی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۴۴)

## لفظ التحیات کھہ کر لقمہ دیا

**مسئلہ:** کسی نے اپنے امام کو اللہ اکبر یا سبحان اللہ کے بجائے التحیات کہہ کر لقمہ دیا، تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئی نماز ہوگی، جبکہ اللہ اکبر یا سبحان اللہ کہہ کر لقمہ دینا سنت ہے، بہر حال اس سے سجدہ سہو واجب نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۴۴)

## نفل کے قعدہ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لیا

**مسئلہ:** چار رکعت والی نفل نماز کے پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف وغیرہ پڑھ لیا تو سجدہ سہو واجب نہیں، بلکہ چار رکعت والی نفل نماز کے قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ (در مختار ج ۱ ص ۹۵)

## تراویح میں قعدہ بھول گیا

**مسئلہ:** تراویح کی نماز میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور تیسری رکعت کیلئے سیدھا کھڑا ہو گیا تو یاد آتے ہی قعدہ کی طرف لوٹ آئے اور التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے، پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرے، اور اگر لوٹا نہیں بلکہ تیسری رکعت پڑھ کر قعدہ میں بیٹھا اور التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کیا، تو اصح (صحیح ترین) مذہب پر نماز نہ ہوئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھے، اور جتنا قرآن ان تین رکعتوں میں پڑھا ہے اسکو دہرائے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۳)

**مسئلہ:** اگر دو رکعت پڑھ کر نہیں بیٹھا، چار رکعت پڑھ کر بیٹھا، تو یہ چار رکعتیں

دو شمار ہوں گی مگر سجدہ سہو واجب ہوگا۔ اور جتنا قرآن ان چاروں رکعتوں میں پڑھا ہے، اسکو دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (شامی ج ۱ صف ۴۷۴، فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۵۳)

یا قصد انہیں پڑھادونوں صورتوں میں اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ مگر قصد بسم اللہ چھوڑنا لہجھا نہیں ہے۔

### تیسری رکعت میں ثنا اور تعوذ پڑھ لیا

**مسئلہ:** فرض، وتر اور سنت مؤکدہ کی تیسری رکعت میں کھڑے ہو کر الحمد پڑھنے سے پہلے کسی نے بھول کر ثنا یا تعوذ پڑھ لیا تو سنت کے خلاف کیا، نماز ہوگی اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

**مسئلہ:** سنت غیر مؤکدہ اور نفل نماز کی تیسری رکعت میں جب کھڑا ہو تو پہلے ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ، پھر اَعُوذُ بِاللَّهِ اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر الحمد پڑھے۔

**مسئلہ:** اگر کسی نے ثنا، اَعُوذُ بِاللَّهِ اور بسم اللہ ان تینوں کو یا بعض کو نفل کی تیسری رکعت میں نہیں پڑھا تو لہجھا نہیں کیا، مگر اس سے سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔

### نماز کی چوتھی رکعت

**مسئلہ:** ہر نماز کی چوتھی رکعت کے شروع میں الحمد شریف سے پہلے بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، اس کے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔

(ماخوذ فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت)

### قعدہ اخیرہ میں سہو

قعدہ اخیرہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے قعدہ اولیٰ میں بیٹھا تھا، جس کا ذکر قعدہ اولیٰ میں ہو چکا ہے۔

**مسئلہ:** نماز کی کل رکعتیں پوری کرنے کے بعد یعنی چار رکعتی نماز کی چاروں، تین رکعت والی کی تینوں اور دو رکعت والی کی دونوں رکعتوں کو پوری کرنے کے بعد آخر میں اتنی دیر

تک بیٹھنا جتنی دیر میں پوری التحیات یعنی عہدہ و رسولہ تک پڑھی جاسکے فرض ہے، اور قعدہ اخیرہ میں التحیات پوری پڑھنی واجب ہے، اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو سجدہ سہو واجب ہے۔

**مسئلہ:** قعدہ اخیرہ میں بیٹھا، پھر یہ گمان کیا کہ ایک رکعت باقی رہ گئی ہے کھڑا ہو گیا پھر یاد آیا کہ سب رکعتیں پوری ہو گئی ہیں بیٹھ گیا، اور دونوں بار کا بیٹھنا مجموعی طور پر اتنا ہو گیا جس میں پوری التحیات پڑھی جاسکے تو فرض ادا ہو گیا اس صورت میں التحیات اگر بھول گیا ہے تو سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی، اور اگر التحیات کو قصداً چھوڑ دیا تو نماز لوٹانی پڑے گی سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۳)

### قعدہ اخیرہ سوتے میں گزر گیا

**مسئلہ:** پورا قعدہ اخیرہ سوتے میں گزر گیا، تو بیداری کے بعد اسکا اعادہ کرے یعنی بقدر التحیات بیٹھے اور سجدہ سہو بھی کرے ورنہ نماز ہی نہ ہوگی۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۴۳)

### قعدہ اخیرہ میں نہیں بیٹھا کھڑا ہو گیا

**مسئلہ:** قعدہ اخیرہ میں نہیں بیٹھا بلکہ بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے یاد آتے ہی قاعدہ میں لوٹ آئے اور التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر تشهد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے، اور اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز لوٹائے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۴۳)

### بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھول

### قعدہ اخیرہ میں تشهد بھول کر قرأت شروع کر دی

**مسئلہ:** کسی نے چار رکعت والی نماز کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھی اور قعدہ اخیرہ کے موقع پر تشهد پڑھنا بھول گیا۔ اور قرأت شروع کر دی۔ قرأت کے بعد رکوع بھی کر لیا تو اس کا حکم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی طرح ہے جو بھول کر چوتھی رکعت کے

## بقدر تشهد بیٹھنے کے بعد سجدہ تلاوت یاد آیا

**مسئلہ:** قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا بھول گیا ہے، یاد آنے پر اگر وہ سجدہ کر لیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد دوبارہ بقدر تشهد بیٹھے، کیونکہ پہلا قعدہ جاتا رہا، اس صورت میں اس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر دوبارہ قعدہ نہ کریگا تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۴)

## سجدہ سہو سے قعدہ باطل نہیں ہوتا

**مسئلہ:** سجدہ سہو کرنے سے وہ قعدہ جو سجدہ سہو سے پہلے کیا ہے وہ باطل نہ ہو باقی رہتا ہے، مگر دوبارہ تشهد پڑھنا واجب ہے، اگر سجدہ سہو کر کے بغیر التحیات پڑھے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا مگر واجب چھوڑ دینے سے گنہگار ہوا، ایسی نماز کو لوٹانا واجب ہے۔ (ردالمحتار بہار شریعت ج ۳ ص ۷۴) اگر بھول کر سلام پھیر دیا اور ابھی حرمت نماز میں ہے یعنی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو پھر دوبارہ سجدہ سہو کرے اور التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے نماز ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

## قعدہ اخیرہ میں تشهد بھول گیا یا

### تشہد کے بجائے الحمد پڑھی

**مسئلہ:** قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنا بھول گیا، یا التحیات کے بجائے الحمد شریف پڑھ دیا اور سلام پھیر دیا تو یاد آتے ہی لوٹے اور التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

## جہاں جہاں قعدہ اخیرہ کا شبہ ہو وہاں قعدہ کرتا جانے

**مسئلہ:** کسی کو رکعتوں میں شبہ ہوا کہ کتنی ہوئی تو اس صورت میں کم کو مان کر جتنی باقی رہ گئی ہے اسکو پڑھے، مثلاً ایک اور دو میں شک ہو تو ایک مانے دو اور تین میں شک ہو تو دو مانے تین اور چار میں شک ہو تو تین مانے جہاں جہاں قعدہ اخیرہ کا شبہ ہو وہاں وہاں قعدہ کرتا جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ مثلاً دو رکعت والی نماز میں شک ہوا

بعد کھڑا ہو جاتا ہے۔ لہذا اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے نے جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے، تو یاد آنے پر تشهد پڑھے اور سجدہ سہو کرے، نماز ہو جائے گی۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۵۹)

**مسئلہ:** اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو نماز جاتی رہی، دوبارہ پڑھے، سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۵۹)

## چار رکعتی نماز بیٹھ کر پڑھنے والے نے

### قعدہ اولیٰ میں قیام کی نیت کی

**مسئلہ:** چار رکعت نماز بیٹھ کر پڑھنے والے نے دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد قعدہ اولیٰ کی نیت کی بجائے قیام کی نیت کی، مگر قرأت شروع نہیں کی تو یاد آتے ہی تشهد پڑھے اور نماز پوری کرے، سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۵۹)

**مسئلہ:** اور اگر قیام کی نیت کر کے قرأت شروع کر دی تب یاد آیا تو قرأت چھوڑ کر تشهد نہ پڑھے بلکہ چار رکعت پوری کر کے اخیر میں سجدہ سہو کرے، نماز ہوگی۔ جو حکم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا اور قعدہ اولیٰ چھوٹ جانے کا ہے، وہی حکم اس کا ہے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۵۹)

**مسئلہ:** قعدہ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو گیا اور چار رکعت والی نماز میں پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہیں بیٹھا، چوتھی کا سجدہ کر لیا یونہی فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سجدہ کر لیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گیا نماز دوبارہ پڑھے سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا، البتہ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے اسکی یہ نماز نفل ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۷۴، فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۶۸)

مغرب میں تین کے بعد ایک رکعت اور پڑھ لی ہے تو چار ہو گئیں اب اگر ایک اور ملائے گا تو پانچ بے جوڑ ہو جائے گی۔

وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

### قعدہ اخیرہ میں سلام سے پہلے کچھ سوچتا رہا

**مسئلہ:** قعدہ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ لینے کے بعد سلام نہیں پھیرا بلکہ خاموش کچھ دیر تک سوچتا رہا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

(شامی ج ۱ ص ۴۴۵)

### خُرُوجُ بِصُنْعِهِ

نماز کا آخری فرض ”خُرُوجُ بِصُنْعِهِ“ ہے، ”خُرُوجُ بِصُنْعِهِ“ کا مطلب یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ پورہ کرنے کے بعد نمازی اپنے قصد و ارادے سے سلام و کلام وغیرہ ایسا کام کرے جو نماز کے منافی ہو یعنی اگر وہ کام نماز کے اندر کیا جاتا تو نماز ٹوٹ جاتی جیسے نماز کے اندر السلام علیکم کہنا۔ خیال رہے کہ سلام کے علاوہ کوئی ایسا کام نمازی نے اپنے قصد و ارادے سے کیا جو نماز کو توڑ دے تو نماز کا فرض ادا ہو جائیگا، مگر نماز واجب الاعداد ہوگی، یعنی سلام کے بجائے کلام کر لیا یا قہقہہ لگا کر ہنسیا کچھ کھا پی لیا تو نماز لوٹانی پڑے گی، کیونکہ قعدہ اخیرہ پورا کر کے ”السلام“ کہنا واجب ہے، جسکو جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے، اس لئے نماز لوٹانی واجب ہے، سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا، اسکی وجہ یہ ہے کہ حرمت نماز کلام وغیرہ کر لینے سے جاتی رہی، تو اب سجدہ سہو کا موقع محل بھی باقی نہ رہا۔ (خلاصہ عامہ مکتب)

### نماز وتر میں سہو

وتر کی تین رکعت نماز عشاء کی نماز کے بعد پڑھنی واجب ہے، چونکہ یہ نماز دوسری نمازوں سے قدرے مختلف ہے، کیونکہ وتر میں دعائے قنوت اور دعائے قنوت سے پہلے تکبیر اللہ اکبر کہنا واجب ہے، اس لئے اس کے مسائل سجدہ سہو کو الگ سے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوا۔

کہ دو ہوئی یا ایک، تو ایک مان لے اور قعدہ کر کے دوسری رکعت پڑھے، کیونکہ ممکن ہے کہ یہی دوسری رکعت ہو، یونہی چار رکعت والی نماز میں شبہ ہوا کہ چار ہوئی یا تین، تو تین مان لے اور قعدہ کرے پھر چوتھی کیلئے کھڑا ہو اور ایک رکعت پوری کرے پھر قعدہ کر کے سجدہ سہو کرے، کیونکہ شک کی صورت میں یہ ممکن ہے کہ جس کو ایک مانا ہے وہی دوسری ہو، یونہی جس کو تین مانا ہے وہی چوتھی ہو، اور دوسری رکعت میں دو پر اور چار رکعتی میں چار پر قعدہ فرض ہے۔ اسلئے جہاں جہاں قعدہ اخیرہ کا شبہ رکعت میں شبہ کی وجہ سے ہو وہاں وہاں قعدہ کرتا جائے تاکہ فرض ادا ہو جائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائیگی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ صف ۶۶۸)

### قعدہ اخیرہ میں درود اور دعائے ماثورہ نہیں پڑھی

**مسئلہ:** کسی نے قعدہ اخیرہ میں درود شریف اور دعائے ماثورہ یا دونوں میں سے ایک بھول کر یا قصد انہیں پڑھا تو اس پر سجدہ سہو نہیں، کیونکہ ان دونوں کا التحیات کے بعد قعدہ اخیرہ میں پڑھنا سنت ہے واجب نہیں، البتہ قصد اچھوڑنا سنت کے خلاف ہے، اور درود شریف کا قصد ترک کرنا سخت محرومی ہے۔

### درود شریف دوبار یا آدھا پڑھا

**مسئلہ:** اگر کسی نے قعدہ اخیرہ میں درود شریف ایک بار پڑھنے کے بجائے دوبار پڑھ لیا یا آدھا پڑھا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر آدھا درود شریف پڑھ کر بھولے سے دعائے ماثورہ شروع کر دی پھر خیال آیا تو اس کے لئے بہتر ہے کہ دعاء چھوڑ کر پورا درود شریف پڑھے پھر دعاء پڑھے پھر سلام پھیرے مگر اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

(شامی ج ۱ ص ۴۴۵)

### التحیات اور درود کے بعد سجدہ سہو یاد آیا

**مسئلہ:** کسی پر سجدہ سہو واجب تھا التحیات کے بعد سجدہ سہو کرنا یاد نہ رہا، درود شریف یا دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد یاد آیا، تو اسی وقت سجدہ سہو کرے پھر التحیات

خیال رہے کہ وتر واجب ہے اگر کسی نے سہو آیا قصد نہ پڑھا تو دوسرے وقت میں اسکی قضا واجب ہے۔ (عامہ کتب)

### وتر میں قعدہ اولیٰ بھول گیا

**مسئلہ:** وتر کی نماز تین رکعت ہے، اس میں بھی قعدہ اولیٰ (دور رکعت پر بقدر تشہد بیٹھنا) واجب ہے، صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، درود شریف وغیرہ نہ پڑھے، جیسے مغرب کی نماز میں کرتے ہیں ویسے ہی کرے اور اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو یاد آنے پر لوٹے نہیں آخر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائیگی۔

(شامی ج ۱ ص ۲۲۳ بہار شریعت ج ۳ ص ۳)

**مسئلہ:** وتر کے قعدہ اولیٰ میں التحیات بھول گیا یا التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۳۸)

### تکبیر اور قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا

**مسئلہ:** وتر کی نماز میں اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں تکبیر قنوت اور دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا، پھر یاد آنے پر لوٹ آیا، اور تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھی تو بعد میں دوبارہ رکوع نہ کرے پہلا رکوع کافی ہے، اور نماز پوری کرے، یا پھر بھول سے دوبارہ رکوع کر لیا، یا دعائے قنوت کے لئے نہیں لوٹا اور حکم یہی ہے کہ نہ لوٹے، جب بھی نماز ہوگئی، مگر ان سب صورتوں میں اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔

(در مختار بر حاشیہ شافی ج ۱ ص ۶۲۷)

**مسئلہ:** اگر جان بوجھ کر دوبارہ رکوع کیا تو نماز دوبارہ لوٹانی پڑے گی سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ صف ۶۶۹)

### امام نے بھول کر قنوت پڑھے بغیر رکوع کر دیا

#### اور مقتدی نے لقمہ دیا

**مسئلہ:** اگر امام بھول کر دعائے قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا، اور مقتدی

نے لقمہ دیا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر امام نے لقمہ قبول کر لیا اور پھر قنوت پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گیا تو امام اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائیگی، دوبارہ پڑھیں سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۳)

**تنبیہ:** امام قنوت بھول کر رکوع میں چلا گیا تو مقتدیوں کو لقمہ دینا جائز نہیں، لوگ اس مسئلے سے غافل ہیں۔

### دعائے قنوت سورہ فاتحہ کے بعد پڑھی اور

#### سورہ ملانا بھول گیا

**مسئلہ:** اگر کسی نے وتر کی تیسری رکعت میں الحمد پڑھ کر دعائے قنوت پڑھ لی اور الحمد کے بعد سورہ ملانا بھول گیا، اور رکوع میں چلا گیا، تو ضروری ہے کہ رکوع سے کھڑا ہو کر سورہ ملائے، پھر دعائے قنوت پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۶۲۷)

### وتر کی آخری رکعت میں الحمد بھول گیا

**مسئلہ:** وتر کی آخری رکعت میں الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورہ پڑھ لی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے، اگر رکوع میں یاد آیا تو لوٹے پہلے سورہ فاتحہ پڑھے، پھر سورہ ملائے اور قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۵)

### دعائے قنوت چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا

#### تو مقتدی کیا کرے؟

**مسئلہ:** رمضان شریف میں جب وتر کی نماز جماعت سے پڑھے اس وقت امام دعائے قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا گیا، تو اگر مقتدی دعائے قنوت پڑھ کر امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو سکتا ہے تو پڑھ کر رکوع میں شریک ہو جائے، اور اگر رکوع چھوٹنے کا اندیشہ ہے تو بغیر دعائے قنوت پڑھے رکوع میں چلا جائے، اگر امام کو یاد آیا کہ قنوت بھول گیا ہے اور کھڑے ہو کر پڑھ لی تو دوبارہ رکوع کرنے کی ضرورت نہیں، پہلا رکوع کافی ہے، بہر

صورت اس پر سجدہ ہو واجب ہے۔ (عالمگیری شامی بہار شریعت ج ۳ ص ۷)

### وترکی رکعتوں میں شک ہوا کہ کتنی ہونی

**مسئلہ:** وتر میں شک ہوا کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری یا تیسری ہے تو اس رکعت میں بھی دعائے قنوت پڑھے، اور قعدہ کرے، اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھے، اور ہر رکعت میں دعائے قنوت بھی پڑھے اور قعدہ کرے، اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔

(در مختار، عالمگیری بہار شریعت ج ۳ ص ۷)

**مسئلہ:** یونہی اگر یہ شک ہوا کہ یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو دونوں میں دعائے قنوت پڑھے اور قعدہ کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔

(در مختار، عالمگیری بہار شریعت ج ۳ ص ۷)

### دعائے قنوت پہلی یا دوسری میں پڑھ لی

**مسئلہ:** اگر کسی نے دعائے قنوت وتر کی پہلی رکعت میں یا دوسری رکعت میں پڑھ لی، تو تیسری میں پھر پڑھے یہی راجح ہے، اور آخر میں سجدہ سہو کرے،

(غنیہ، بحر الرائق، بہار شریعت ج ۳ ص ۷)

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جب دعائے قنوت وتر کی پہلی یا دوسری میں پڑھ لی ہے تو اب تیسری میں نہ پڑھے صرف آخر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی۔ (طحطاوی ص ۱۶۶)

### دعائے قنوت بلند آواز سے پڑھی

**مسئلہ:** اگر کسی نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت بلند آواز سے پڑھی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں، سنت کے خلاف ہے۔

### مسبق امام کے ساتھ قنوت پڑھے

مسبق اس مقتدی کو کہتے ہیں جو امام کے ساتھ جماعت میں پہلی رکعت کے رکوع کے بعد کبھی بھی شامل ہوا ہے۔

**مسئلہ:** رمضان شریف میں اگر کوئی شخص امام کے ساتھ وتر کی دوسری یا تیسری

رکعت میں آ کر شریک ہو تو دعائے قنوت امام کے ساتھ پڑھے اور اگر تیسری رکعت کے رکوع میں ملا تو بعد میں جب چھوٹی ہوئی رکعت پڑھے گا تو اس میں دعائے قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (عالمگیری بہار شریعت ج ۳ ص ۷)

**مسئلہ:** اگر رکوع کے بعد تیسری رکعت میں شریک ہو تو پھر بعد میں دعائے قنوت پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

### دعائے قنوت کے بجائے دوسری دعاء پڑھی

**مسئلہ:** اگر کسی نے دعائے قنوت کے بجائے دوسری دعاء پڑھی جو حمد و ثناء پر مشتمل ہے، تو واجب ادا ہو جائیگا، سجدہ سہو کی ضرورت نہیں، کیونکہ خاص اسی دعائے قنوت کا پڑھنا سنت ہے واجب نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۸۸)

**مسئلہ:** اگر دعائے قنوت یاد نہ ہو تو یاد کر لینا چاہئے اور جب تک یاد نہ ہو اللہم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار پڑھ لیا کرے، اگر یہ بھی یاد نہ ہو تو ۳ بار اللہم اغفر لی کہہ لیا کرے، یہ بھی نہ آئے تو یارب یارب تین بار کہہ لے، واجب ادا ہو جائے گا۔ سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۸۸)

### دعائے قنوت کی جگہ سورہ اخلاص پڑھا

**مسئلہ:** اگر کسی نے وتر میں بجائے دعائے قنوت پڑھنے کے قل هو اللہ شریف پڑھ دیا تو واجب ادا ہو جائے گا کہ یہ بھی ثناء پر مشتمل ہے، اور ہر ثناء، دعاء ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۸۸)

### عمیدین کی زائد تکبیروں میں سہو

دوسری نمازوں کے برخلاف عید اور بقر عید کی نمازوں میں چھ زائد تکبیریں واجب ہیں، اگر ان میں سے بعض یا کل چھوٹ گئیں تو واجب چھوٹ جائے گا۔



## عیدین کی سب یا بعض تکبیریں بھول گیا

**مسئلہ:** عیدین کی سب واجب تکبیریں یا بعض بھول گیا تو سجدہ سہو واجب

ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج ۲ ص ۵۳)

## تکبیر عیدین چہ سے زائد یا غیر محل میں کہیں

**مسئلہ:** اگر عیدین کی نماز میں امام نے چھ تکبیروں سے زیادہ کہہ ڈالیں یا

غیر محل میں کہیں تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج ۲ ص ۵۳)

## عیدین کی زائد تکبیریں چھوڑ کر امام رکوع میں چلا گیا

**مسئلہ:** امام عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں بھول گیا اور رکوع میں چلا

گیا، تو یاد آتے ہی لوٹے، اور کھڑا ہو کر تکبیریں کہے اور پھر رکوع اور سجدہ کرے نماز

ہو جائیگی، مگر اس صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (شامی ج ۱ ص ۷۸۲)

## امام عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع بھول گیا

**مسئلہ:** اگر امام عیدین کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع میں جاتے

ہوئے تکبیر کہنا بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے، اور رکعت کی تکبیر بھولا تو نہیں۔

(عالمگیری، بہار شریعت ج ۲ ص ۵۳)

**تنبیہ:** جمعہ و عیدین کی نماز میں سہو ہوا، اور ہجوم زیادہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ

سہو نہ کرے۔ (عالمگیری، ردالمختار، بہار شریعت ج ۲ ص ۵۳)

## صلوٰۃ التسیح

## صلوٰۃ التسیح کی فضیلت

اس نماز کو صلوٰۃ التسیح اس لئے کہتے ہیں کہ اسمیں ہر رکعت میں پچتر بار

تسیح پڑھی جاتی ہے، اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے، علماء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

فرماتے ہیں کہ اس نماز کی عظمت و بزرگی سننے کے بعد کوئی دین دار مسلمان اسکو چھوڑ ہی نہیں

سکتا، اگر کوئی اس کو نہیں پڑھتا تو وہ دین کے معاملہ میں بہت سستی اور کاہلی کرنے والا ہوگا۔

**حدیث:** حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم، سید عالم ﷺ نے اپنے چچا

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روز ارشاد فرمایا کہ اے چچا کیا میں آپ کو کچھ

عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ نہ دوں؟ کیا آپ کے ساتھ

احسان نہ کروں؟ اس کے بعد فرمایا کہ دس خصلتیں الہی ہیں کہ جب آپ ان کو کریں تو اللہ

تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے، نئے پرانے پوٹیدہ ظاہر سب گناہ بخش دے گا بھول

کر کیا ہو یا جان بوجھ کر کیا ہو، اس ارشاد کے بعد حضور اکرم ﷺ نے صلوٰۃ التسیح

پڑھنے کا طریقہ بیان فرمایا۔

## صلوٰۃ التسیح کا طریقہ

ترمذی شریف میں حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت

میں صلوٰۃ التسیح کا جو طریقہ مذکور ہے وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے چار رکعت صلوٰۃ

التسیح کی نیت کر کے تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر حسب دستور ہاتھ باندھ لے پھر

غَبْرُكَ پڑھے پھر یہ تسبیح سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

پندرہ بار پڑھے اس کے بعد اعوذ باللہ پھر بسم اللہ اور الحمد شریف اور کوئی سورہ

پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے، رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ

پڑھنے کے بعد دس بار پھر رکوع سے سراٹھا کر جب کھڑا ہو دس بار پھر سجدہ میں جا کر سُبْحَانَ

رَبِّيَ الْأَعْلَى کے بعد دس بار، پھر سجدے سے سراٹھا کر جب بیٹھے اس وقت دس بار پھر

دوسرا سجدہ کرے اس میں بھی دس بار یہی تسبیح پڑھے یونہی چار رکعت پڑھے اس طرح ہر

رکعت میں پچتر اور چاروں میں تین سو تسبیح ہوئی۔

**مسئلہ:** پہلی رکعت پوری کرنے کے بعد جب دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو تو

پہلے پندرہ بار اسی تسبیح کو پڑھے پھر بسم اللہ کے بعد الحمد وغیرہ حسب سابق پڑھ کر

دوسری رکعت پوری کر کے قعدہ اولیٰ کرے، قعدہ اولیٰ میں التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھے اور سلام پھیرے بغیر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے اب تیسری رکعت میں پہلے ثناء پڑھے پھر تسبیح پندرہ بار پڑھے اسکے بعد اعوذ باللہ، بسم اللہ وغیرہ حسب سابق مع تسبیح پڑھ کر چار رکعت پوری کر کے سلام پھیرے۔

### صلوة التسبیح میں سہو ہوا

**مسئلہ:** اگر کسی کو صلوة التسبیح میں سجدہ سہو واجب ہو تو سہو کے دونوں سجدوں میں یہ تسبیح نہ پڑھی جائیگی۔ (ردالمحتار، بہار شریعت ص ۲۸ ج ۳)

### کسی جگہ تسبیح بھول گیا یا کم پڑھ دی تو کیا کرے

**مسئلہ:** اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول گیا، یا اس سے کم پڑھی تو اس کے بعد دوسری جگہ پڑھ لے کہ تسبیح کی تعداد پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ جب اس کے بعد تسبیح پڑھنے کا دوسرا موقع آئے وہیں پڑھ لے جیسے قیام کی تسبیح رکوع میں پڑھے مگر رکوع کی تسبیح قومہ میں نہ پڑھے سجدہ میں پڑھے کیونکہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے یونہی پہلے سجدہ میں بھولا تو جلسہ میں نہیں بلکہ دوسرے سجدہ میں کہے بہر صورت اس پر سجدہ سہو نہیں۔

(مستفاد از عالمگیری ص ۶۵ ج ۱)

### مقبوق اور لاحق پر سجدہ سہو کے مسائل

**مقتدیوں کی قسمیں:** امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کئی طرح کے ہوتے ہیں مقتدیوں کی پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو امام کے ساتھ پہلی رکعت سے آخر تک جماعت میں شریک رہے ایسے مقتدیوں کو ”مدرک“ کہتے ہیں۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو پہلی رکعت کے رکوع کے بعد امام کے ساتھ جماعت میں آکر شامل ہوئے اور آخر تک رہے ایسے مقتدیوں کو ”مقبوق“ کہتے ہیں۔ تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو اول اور آخر امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوں اور بیچ کی ایک دو رکعت کسی عذر سے

چھوٹ گئی مثلاً کسی کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے میں اس کو اتنی دیر ہو گئی کہ امام نے ایک دو رکعت پڑھ لی پھر آکر وہ امام کے ساتھ بقیہ نماز میں شریک ہوا ایسے مقتدی کو ”لاحق“ کہتے ہیں۔ چوتھی قسم ایسے مقتدی کی ہے جو ایک رکعت کے بعد امام کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے پھر وضو ٹوٹنے کی وجہ سے وہ وضو کرنے چلا گیا جب وضو کر کے آیا تو امام ایک دو رکعت پڑھ چکا تھا پھر اس نے باقی نماز امام کے ساتھ پڑھی ایسے مقتدی کو ”مقبوق لاحق“ کہتے ہیں۔ مقبوق، لاحق اور مدرک یعنی امام کے ساتھ پوری نماز میں شریک رہنے والے اور اول تا آخر جماعت میں شریک نہ رہنے والے مقتدیوں کے درمیان سجدہ سہو کے مسائل میں تھوڑا بہت فرق ہے اسلئے اس کو الگ بیان کر دیا گیا ہے۔

### مقبوق، امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے

**مسئلہ:** مقبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے خواہ امام کو سہو اس کے نماز میں شریک ہونے سے پہلے یا بعد میں ہو، اور اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا اور اپنی چھوٹی ہوئی نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائیگی، اور اگر اس مقبوق سے اس کی چھوٹی ہوئی نماز میں سہو ہو گیا تو آخر میں جو سجدہ سہو کرے گا وہ دونوں کیلئے کافی ہے۔ (عالمگیری ص ۸۷ ج ۱، بہار شریعت، ردالمحتار)

### مقبوق سہو کا سلام امام کے ساتھ نہ پھیرے

**مسئلہ:** جب امام سجدہ سہو کیلئے سلام پھیرے تو مقبوق سلام نہ پھیرے صرف سجدہ سہو امام کے ساتھ کرے، اگر جان بوجھ کر سلام پھیرے گا تو نماز جاتی رہے گی، اور اگر بھول کر پھیرا اور اس کا سلام بلا وقفہ امام کے ساتھ پورا ہوا تو اس پر دوبارہ سجدہ سہو نہیں اور اگر کچھ دیر کر کے پھیرا تو کھڑے ہونے کے بعد اپنی نماز پوری کر کے دوبارہ سجدہ سہو کرے۔ (ردالمحتار، بہار شریعت ص ۵۵ ج ۳)

## مسبقوق نے امام کے ساتھ دونوں طرف

### سلام پھیر دیا پھر یاد آیا

**مسئلہ:** کسی مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر کسی کے یاد دلانے پر فوراً کھڑا ہو گیا تو اسکی نماز فاسد ہوگئی، اور اگر کچھ دیر پھیر کر یا خود یاد آنے پر کھڑا ہوا تو اسکی نماز ہو جائیگی، مگر اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (شامی ص ۵۳۳ ج ۱)

### مسبقوق کو اپنی چھوٹی ہونی رکعتوں میں سہو ہو گیا

**مسئلہ:** مسبوق نے اپنی چھوٹی ہونی رکعتوں میں بھول کر کوئی واجب ترک کر دیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ (شامی ص ۵۵۷ ج ۱)

### مسبقوق نے مغرب کی دو چھوٹی ہونی رکعتوں

#### کے درمیان قعدہ نہیں کیا

**مسئلہ:** کسی کو مغرب کی نماز امام کے ساتھ ایک رکعت ملی اور دو رکعتیں چھوٹ گئیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعتیں اس طرح پوری کی کہ دونوں رکعتوں کے درمیان قعدہ اولی نہیں کیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ضروری ہے۔ (شامی ص ۶۹۵ ج ۱)

### مسبقوق امام کے سجدہ سہو کرنے کے بعد

#### جماعت میں شامل ہوا

**مسئلہ:** کسی امام پر سجدہ سہو واجب تھا اس نے قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کر لیا اسکے بعد التحیات پڑھنے کی حالت میں کسی مسبوق نے امام کی اقتداء کی یہ اقتداء درست اور صحیح ہے اور بعد میں اس کے ذمہ سجدہ سہو نہیں۔ (ردالمحتار بر حاشیہ شامی ص ۵۲۶ ج ۱)

### مسبقوق سجدہ سہو کے

#### دوسرے سجدہ میں شریک ہوا

**مسئلہ:** امام پر سجدہ سہو واجب تھا اس لیے اس نے سجدہ سہو کیا، جب دوسرے

سجدہ میں تھا اس وقت کسی نے آکر امام کی اقتداء کی یعنی سجدہ میں امام کے ساتھ شامل ہوا تو پہلے سجدہ کی قضاء اس مسبوق کے ذمہ نہیں۔ (عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

### مسبقوق سہو کے سلام کو آخری سلام سمجھ کر کھڑا ہو گیا

**مسئلہ:** امام پر سجدہ سہو تھا اس نے سجدہ سہو کیلئے سلام پھیرا مسبوق نے اس کو نماز کا آخری سلام سمجھ لیا اور اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کرنے کیلئے کھڑا ہو گیا اور امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا تو مسبوق سے سجدہ سہو ساقط نہیں ہوگا اس کو اخیر میں سجدہ سہو کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

### امام نے سلام پھیر کر کچھ دیر بعد سجدہ سہو

#### کیا تو مسبوق کیا کرے

**مسئلہ:** کسی امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور اسے یاد نہ رہا اور دونوں طرف آخری سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گیا اتنے میں امام کو یاد آیا کہ مجھ پر سجدہ سہو کرنا واجب تھا لہذا فوراً سجدہ سہو میں چلا گیا تو اس صورت میں مسبوق کو چاہئے کہ اگر اس نے اس رکعت کا ابھی سجدہ نہیں کیا ہے تو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے پھر جب امام آخری سلام پھیرے تو یہ اپنی بقیہ نماز پوری کرے اور اس درمیان میں مسبوق نے جو قیام، قرأت اور رکوع ادا کیا ہے ان کا شمار نہیں کیا جائے گا سب کا عدم قرار پائیں گے اور اگر لوٹ کر امام کے ساتھ سجدہ سہو نہیں کیا جب بھی اس کی نماز درست ہو جائیگی مگر اس صورت میں اس پر اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا البتہ مسبوق نے اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو نہ لوٹے اگر لوٹے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۶)

### مسبقوق نے امام کے ساتھ سجدہ کیا

#### پھر اس کو خود سہو ہو گیا

**مسئلہ:** مسبوق نے امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا پھر اپنی چھوٹی ہوئی نماز جب

پڑھ رہا تھا اس میں کوئی سہو ہو گیا تو دوبارہ اخیر میں اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

(مبسوط للسرخسی ج ۱ ص ۲۲۹)

## مسبوق نے بھول کر سلام پھیر دیا اور

### دعاء بھی مانگ لی پھر یاد آیا

**مسئلہ:** مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر ہاتھ اٹھا کر عربی میں دعاء بھی مانگ لی پھر اسے یاد آیا کہ مجھے کچھ رکعت پڑھنی باقی ہے اور دعاء کے علاوہ کوئی بات چیت منافی نماز چیز نہیں پائی گئی تو فوراً کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی نماز پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائیگی۔ (شامی ج ۱ ص ۵۶۰)

## مسبوق نے زائد رکعت میں امام کی اقتداء کی

**مسئلہ:** کوئی شخص مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ آخری قعدہ میں شریک ہو اور اس کو یہ علم بھی ہے کہ یہ قعدہ اخیرہ ہے مگر امام کو شک ہو گیا کہ شاید یہ قعدہ اولیٰ ہے اس لئے امام ایک رکعت اور پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گیا تو مسبوق اگر اس زائد رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائیگی۔

(در مختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۵۶۰)

اس صورت میں مسبوق کو اپنی چھوٹی ہوئی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑے ہو جانا چاہئے۔

## مسبوق قعدہ اخیرہ میں امام کے ساتھ

### صرف التحیات پڑھے

**مسئلہ:** امام کے پیچھے مسبوق کو چاہئے کہ التحیات پڑھے اور خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام پھیرنے تک التحیات ختم ہو اگر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے التحیات پوری کر لی تو اس کو اختیار ہے کہ خاموش بیٹھا رہے یا اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھے اور چاہے تو پوری التحیات دوبارہ پڑھے۔ (کبیری ج ۱ ص ۲۲۱)

## مسبوق نے قعدہ اخیرہ میں امام کے ساتھ

### درود شریف پڑھ لیا

**مسئلہ:** مسبوق نے امام کے پیچھے قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھا تو بعد میں اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (کبیری ج ۱ ص ۲۲۱)

**سلام سے ذرا پہلے شریک ہوا تو التحیات پڑھ کر اٹھے**

**مسئلہ:** امام داہنی طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ مسبوق آکر امام کے ساتھ قعدہ میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو بلکہ پوری التحیات پڑھ کر اٹھے۔ (شامی ج ۱ ص ۲۶۳)

**تنبیہ:** اگر تکبیر تحریمہ کہہ کر کھڑا ہی تھا یا بیٹھنے جا رہا تھا کہ امام نے السلام کا لفظ کہہ دیا تو اسکی یہ نماز نہ ہوگی الگ سے پڑھے۔

## امام کے السلام کہہ دینے کے بعد مسبوق شریک ہوا

**مسئلہ:** اگر کوئی امام کے پہلے سلام پھیرتے وقت شریک ہو یعنی لفظ السلام کی "میم" کے بعد اور علیکم ورحمۃ اللہ سے پہلے شریک ہو تو اقتداء صحیح نہ ہوئی کیونکہ سلام کی میم پر نماز ختم ہو جاتی ہے اس لئے وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور دوبارہ تکبیر تحریمہ بھی کرے۔ (شامی ج ۱ ص ۲۳۶)

## مسبوق وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا

**مسئلہ:** رمضان شریف میں اگر کوئی وتر کی نماز میں تیسری رکعت میں شریک ہوا اور تیسری رکعت پالی، یا رکوع میں شریک ہوا ہے تو دونوں صورتوں میں اسے بعد میں دعاء قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اگر رکوع کے بعد شریک ہوا تو اخیر میں دعاء قنوت پڑھے۔ (مراقی الفلاح ص ۲۲۵)

## مسبوق ثناء کب پڑھے

**مسئلہ:** مسبوق کیلئے یہ حکم ہے کہ جب وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پڑھنے کیلئے کھڑا

## مسافر امام کے پیچھے مقیم مثل مسبوق کے ہے

**مسئلہ:** کسی مقیم نے چار رکعت والی نماز ایسے امام کے پیچھے پڑھی جو مسافر ہے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب یہ اپنی رکعت پڑھنے کیلئے کھڑا ہو تو دونوں رکعتوں کو بلا قرأت خاموش ادا کرے جیسے کہ امام کے پیچھے خاموش کھڑا رہتا ہے اور اگر اس کو اپنی چھوٹی ہوئی نماز میں سہو ہو گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے جیسے مسبوق پر، اور اگر اس کو ایک رکعت ملی ہے تو اپنی تین رکعتیں پڑھتے وقت پہلی دو رکعت بلا قرأت خاموش ادا کرے اور آخری رکعت قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ (شامی ص ۵۵ عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

## لاحق امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے

**مسئلہ:** للاحق جو کہ اول و آخر امام کے ساتھ نماز میں شریک رہا مگر وضو ٹوٹنے کی وجہ سے بیچ کی ایک دو رکعتیں اس کی چھوٹ گئی ہوں، تو ایسے شخص کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کرے امام جب تک سجدہ سہو اور سلام میں مشغول رہے وہ چپ چاپ قعدے کی حالت میں بیٹھا رہے جب اپنی چھوٹی ہوئی نماز ادا کرے تو اخیر میں سجدہ سہو کرے اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو کر لیا تو پھر اخیر میں دوبارہ سجدہ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۱۶ ج ۱، فتاویٰ رضویہ ص ۶۶۵ ج ۳)

## لاحق اپنی نماز کس طرح پوری کرے

**مسئلہ:** ایک شخص امام کے ساتھ پہلی رکعت سے شریک رہا بیچ میں اس کا وضو ٹوٹ گیا وہ فوراً وضو کرنے کیلئے گیا جب وضو کر کے آیا اور امام اس وقت تیسری رکعت یا قعدہ اخیرہ میں ہے تو وہ پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز کو پوری کرے گا اور اس میں قرأت نہیں کرے گا خاموش رہے گا پھر اگر امام کی نماز ختم نہیں ہوتی ہے تو امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو کر بقیہ ارکان پورے کرے اگر وہ امام کے ساتھ اپنی چھوٹی ہوئی نماز کو ادا کئے بغیر شامل ہو گیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعت بلا قرأت پوری کرے اسکی نماز ہو جائے گی۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ص ۵۵۶ ج ۱)

ہو تو اس وقت ثناء پڑھے جس وقت جماعت میں شریک ہوا ہے اگر امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہے تو ثناء نہ پڑھے اور اگر آہستہ پڑھ رہا ہے تو پڑھ سکتا ہے اور اگر رکوع یا سجدہ میں شریک ہو اور موقع ہے تو تکبیر تحریمہ کے بعد ہی پڑھ لینا چاہیے۔ (در مختار بر حاشیہ شامی ج ۱ ص ۴۵۶)

## امام مسافر ہے اور مسبوق مقیم تو

### بقیہ نماز کس طرح پڑھے؟

**مسئلہ:** امام مسافر ہے اور مقیم چار رکعت والی نماز میں امام کے ساتھ اس وقت شریک ہوا جبکہ امام کی ایک رکعت ہو چکی تھی تو مقیم مسبوق امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر امام کے ساتھ بیٹھے گا، امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر اپنی تین رکعت چھوٹی ہوئی نماز کو اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت بلا قرأت خاموش ادا کرے، اور رکوع و سجدہ کر کے قعدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور دوسری رکعت بھی بلا قرأت خاموش ادا کرے، رکوع و سجدہ کرے اس رکعت میں بھی قعدہ کرے، اور التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو تو اب تیسری میں فاتحہ پڑھ کر سورہ ملائے اور رکوع و سجدہ کر کے قعدہ اخیرہ کرے۔ اس قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعاء ما ثورہ پڑھے پھر سلام پھیرے، اس طرح چاروں رکعت کے بعد قعدہ کرنا ہے ان میں تین پہلے قعدے واجب ہیں اور چوتھا فرض ہے لہذا تینوں میں سے اگر ایک بھی بھولے سے چھوٹ گیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا، اور اگر قعدہ چھوڑا تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی، اگر چوتھا قعدہ چھوٹ گیا خواہ قعدہ اخیرہ بھول کر تو بہر حال نماز فاسد ہوگی دوبارہ پڑھنی فرض ہے، یونہی مغرب کی نماز میں کوئی شخص تیسری رکعت میں شریک ہو تو امام کے سلام کے بعد جب اپنی چھوٹی ہوئی پڑھے گا تو پہلی رکعت پر قعدہ کرے گا پھر دوسری رکعت پر قعدہ اخیرہ کرے گا اور سلام پھیرے گا اس میں بھی تین رکعتیں اور تین قعدے ہوئے ان میں قعدہ اخیرہ فرض ہے اور دو پہلے والے واجب ہیں ان دو میں سے ایک امام کے ساتھ ادا کر لیا ہے ان میں سے اگر دوسرا قعدہ بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے، اور تیسرا بھولا تو نماز لوٹانی پڑگی۔

## لاحق کو وضو کے وقت شک ہوا اور

## کچھ دیر سوچتا ہوا ٹھہرا رہا

**مسئلہ:** اگر کسی کو نماز میں حدث ہوا یعنی وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے کیلئے گیا جانے کے بعد اس کو شک ہوا کہ وضو ٹوٹا ہے یا نہیں اسی سوچ میں دیر تک ٹھہرا رہا پھر وضو کیا اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔  
(عالمگیری ص ۶۶ ج ۱)

## تعدیل ارکان اور سجدہ سہو

**تعدیل ارکان:** نماز کے ہر رکن کو اطمینان و سکون سے ادا کرنے کو تعدیل ارکان کہتے ہیں نماز میں تعدیل ارکان واجب ہے یعنی ہر رکن، رکوع، سجدہ، قومہ، (رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا) جلسہ (دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا) میں کم سے کم اتنی دیر ٹھہرنا واجب ہے جتنی دیر میں ایک بار سبحان اللہ کہا جاسکے اسے تعدیل ارکان کہتے ہیں۔

بہت سے لوگ نماز پڑھتے وقت تعدیل ارکان کا بالکل خیال نہیں رکھتے رکوع اور سجدہ وغیرہ میں بہت جلد بازی کرتے ہیں نیت باندھتے دیر نہیں ہوتی کہ فوراً رکوع میں چلے گئے رکوع میں جاتے دیر نہیں لگی جھٹ سے سر اٹھالیا ابھی سیدھے کھڑے بھی نہ ہوئے کہ سجدے میں سر دے مارا سجدے سے بالشت بھر سر اٹھایا نہیں دوسرے سجدے میں چلے گئے العیاذ باللہ تعالیٰ اس طرح سے پڑھی ہوئی نمازیں اکارت اور برباد ہو گئیں ان پر ثواب کی امید رکھنا عبث ہے بلکہ اس طرح نماز پڑھنا سخت محرومی اور گناہ ہے ایسے نمازی کو حدیث پاک میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا چور فرمایا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس طرح اپنی نمازوں کو برباد نہ کریں اور تعدیل ارکان کو صحیح ڈھنگ سے ادا کرنے کی عادت ڈالیں۔

## تعدیل ارکان بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے

**مسئلہ:** اگر کسی کا تعدیل ارکان بھول کر چھوٹ گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب

(بہار شریعت ص ۵۱ ج ۴)

ہے۔

## تعدیل ارکان عادتاً یا جان بوجھ کر ادا نہیں کیا

**مسئلہ:** اگر کسی نے جلدی جلدی نماز پڑھنے کی عادت بنا لی ہے کہ تعدیل ارکان ادا نہیں ہوتا یا جان بوجھ کر تعدیل ارکان کو ادا نہیں کرتا تو ان دونوں صورتوں میں نماز واجب الاعادہ ہے یعنی نماز لوٹانی پڑے گی۔

## نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں اور

## تسبیحات مع اصطلاحات

**تکبیر تحریمہ:** اللَّهُ أَكْبَرُ. اللہ سب سے بڑا ہے

**ثناء:** سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى

جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے، اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، اور تیری عظمت بلند ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

**تعوذ:** أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ترجمہ: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں،

مردود شیطان سے۔

**تسمیہ:** بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا

مہربان، رحم فرمانے والا۔

**سورۃ فاتحہ:** الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ کیلئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا، بڑا مہربان، رحم فرمانے

والا، قیامت کے دن کا مالک۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھی سے مدد چاہیں،

ہمیں سیدھا راستہ چلا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان فرمایا، نہ (ان کا راستہ) جن پر

تیرا غضب ہو اور نہ گمراہوں کا۔

**تأمین:** یعنی آمین کہنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما۔

**ضم سورہ :** یعنی الحمد شریف اور آمین وغیرہ کے بعد کوئی سورہ ملانا یا کسی سورہ میں سے تین چھوٹی آیت کی مقدار یا زیادہ پڑھنا۔

**تکبیر رکوع:** رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔

**تسبیح رکوع:** رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھنا۔

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو عظمت والا ہے۔

اس تسبیح کو کم سے کم تین مرتبہ رکوع میں پڑھے یا پھر پانچ، سات یا نو بار۔

**تسبیح قومہ:** رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا۔

ترجمہ: اللہ نے سن لی اس کی جس نے اسکی حمد کی۔ امام کے پیچھے مقتدی یہ کہے۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ترجمہ: اے ہمارے رب تیرے لئے ہی حمد ہے۔

**تکبیر سجدہ:** سجدہ میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔

**تسبیح سجدہ:** سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا۔

ترجمہ: پاک ہے میرا رب جو بہت بلندی والا ہے

دونوں سجدوں میں اس تسبیح کو کم سے کم تین بار یا پھر پانچ، سات یا نو بار پڑھے،

**تکبیر جلسہ:** پہلے سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا

**قعدہ اولیٰ:** چار رکعت اور تین رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد ترائی

دیر بیٹھنا کہ پوری التَّحِيَّاتُ پڑھی جاسکے اسے قعدہ اولیٰ کہتے ہیں۔ قعدہ اولیٰ واجب ہے۔

**التَّحِيَّاتُ:** التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

ترجمہ: تمام جانی مالی اور بدنی عبادتیں اور نمازیں اور جملہ پاکیزگیاں اللہ کیلئے

ہیں۔ سلام ہو۔ آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں سلام ہو ہم

پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا

ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔

**قعدہ اخیرہ:** چار رکعت والی نماز میں چار کے بعد، تین والی میں تین کے

بعد اور دو والی میں دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا، قعدہ اخیرہ کہلاتا ہے۔

قعدہ اخیرہ فرض ہے۔ قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنا واجب ہے اور اس کے بعد

درو شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا سنت ہے۔

**دروود ابراہیم:** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! درود نازل فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر

اور سیدنا محمد رسول اللہ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا ہے سیدنا ابراہیم اور سیدنا

ابراہیم کی آل پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے اے اللہ برکت نازل فرما سیدنا محمد رسول اللہ

پر اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ہے سیدنا ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک

تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے۔

اگر درود ابراہیم یاد نہ ہو تو جو درود یاد ہو وہ پڑھے مگر درود ابراہیم کا پڑھنا افضل ہے۔

**دعائے ماثورہ:** یعنی وہ دعائیں جن کا ذکر احادیث میں آیا ہے ان میں

سے کچھ یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَلَّيْتُ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ

مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ بخش دے مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور

تمام ایمان والے مردوں اور عورتوں کو اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اور جوان میں زندہ ہیں اور جو مر چکے بیشک تو دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاعْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَاَرْحَمِنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ  
ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور بیشک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحِيَاةِ وِفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَآْثِمِ وَالْمَغْرَمِ ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ  
ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں کانے دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور تاوان سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے قہر سے۔

(۴) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .  
ترجمہ: اے اللہ اے ہمارے رب ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائیاں عطا فرما اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچالے اس دعا کو 'اللہم' کے بغیر نہ پڑھے۔

اسلام: دعائے ماثورہ کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کَبْرًا۔  
ترجمہ: تم سب پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

تمت بالخیر

## ہر نماز کے بعد یہ مناجات پڑھیں

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو  
یا الہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو  
یا الہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات  
یا الہی جب پڑے محشر میں شور دارو گیر  
یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے  
یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر  
یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن  
یا الہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں  
یا الہی جب ہمیں آنکھیں حساب جرم میں  
یا الہی جب حساب خندہ بے جا لائے  
یا الہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں  
یا الہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط  
یا الہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے  
یا الہی جو دعائے نیک ہم تجھ سے کریں  
یا الہی جب رضا خواب گراں سے سراٹھائے  
یا الہی لے چلیں جب دفن کرنے قبر میں

جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو  
شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو  
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو  
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو  
صاحب کوثر شہ جو دو عطا کا ساتھ ہو  
سید بے سایہ کے ظل روا کا ساتھ ہو  
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو  
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو  
ان تبسم ریز ہونٹوں کی عطا کا ساتھ ہو  
چشم گریبان شفیع مرتجی کا ساتھ ہو  
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو  
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو  
رب سلیم کہنے والے غم زدا کا ساتھ ہو  
قدسیوں کے لب سے آئین ربنا کا ساتھ ہو  
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کا ساتھ ہو  
غوث اعظم پیشوائے اولیاء کا ساتھ ہو



## دارالعلوم انوار رضا نوساری کیلئے قارئین کرام سے اپیل

دارالعلوم انوار رضا، سرزمین گجرات کا ایک عظیم دینی ادارہ ہے، جو پیر طریقت حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ نوساری، سورت اور آس پاس کے دیگر علاقوں میں اپنی بہترین کارکردگی کی بنیاد پر یہ ادارہ نمایاں مقام رکھتا ہے جس میں فی الوقت ۱۳۵ بیرونی طلبہ کے طعام و قیام کا انتظام ہے۔ درجہ حفظ، قرأت اور عالمیت کے شعبوں کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کلاس، سلائی کلاس اور انگریزی زبان کی تعلیم کا معیاری انتظام بھی اس ادارہ میں کیا گیا ہے۔ ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ کے بعد ۱۱ شوال المکرم سے مقامی اور بیرونی بچیوں کیلئے بھی شعبہ عالمیت و قرأت و دینیات کا پروگرام طے کیا گیا ہے۔ اس لئے تمام ہی محترم حضرات سے بالخصوص حضور مفتی محمد مجیب اشرف صاحب قبلہ کے جملہ مریدین و معتقدین سے گزارش ہے کہ ان دونوں اداروں کی بہترین کارکردگی کیلئے ان اداروں کا بھرپور تعاون فرمائیں۔

### ☆ آپ ادارہ ہذا کا تعاون اس طرح کر سکتے ہیں ☆

- (۱) کسی ایک طالب علم یا طالبہ کے تعلیمی خرچ کی ذمہ داری قبول فرمائیں۔
- (۲) کسی ایک مدرس کی تنخواہ اپنے ذمہ لے لیں۔
- (۳) ہر ماہ اپنی آمدنی کا کچھ حصہ ادارہ ہذا کیلئے وقف فرمائیں۔
- (۴) ادارہ ہذا میں دینی و نصابی کتابیں وقف کر کے طلبہ و طالبات کی مدد فرمائیں۔

(مولانا) غلام مصطفیٰ قادری برکاتی

بانی و مہتمم دارالعلوم انوار رضا، رضا پارک،

نوبین نگر سوسائٹی، نوساری، 396445 گجرات (انڈیا)

فون نمبر۔ Phone. 02637-250092 (fax)

موبائل۔ Mob. 09825257862